عمران سیریز

سُپّر ایجنٹ صفدر

مظہر کلیم ایم اے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران نے کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اُتر کر وہ اوپر کی منزل پر جانے والی لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"جی فرمایئے" ـــــ لفٹ کے باہر کھڑے باوردی دربان نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"اجی ہم نے کیا فرمانا ہے ـــــ فرمائیں گے تو آپ ـــــ ہم تو عرض کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے اس کے قریب رک کر عاجزانہ سے لہجے میں کہا۔

"زیادہ بات مت کریں ـــــ آپ کیا چاہتے ہیں" ـــــ دربان کی گردن پہلے سے بھی زیادہ اکڑ گئی تھی اور اس بار اس کا لہجہ بھی پہلے کی نسبت زیادہ کرخت تھا۔

"میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے جناب! ـــــ آپ بڑے افسر ہیں ـــــ جو آپ کا مزاج یار چاہے گا۔ وہی ہوگا" ـــــ عمران

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نے پہلے سے زیادہ عاجزانہ لہجے میں کہا۔ اس کے جسم پر اپنا مخصوص ٹیکنی کلر لباس تھا اور آج تو اس نے سر پر باقاعدہ پھندنے والی ترکی ٹوپی بھی پہن رکھی تھی۔ اس لئے ہیئت کے لحاظ سے وہ کسی تھیٹر کا مسخرہ ہی لگ رہا تھا۔ اور پھر چہرے پر بہنے والا حماقت کا آبشار اس سب کے علاوہ تھا۔

"دیکھو! ــــ میں تمہاری عزت کر رہا ہوں ــــ اور تم ہو کہ سر پر چڑھے آ رہے ہو ــــ چلو ہٹو ایک طرف ــــ ابھی ایک بڑے افسر نے آنا ہے" ــــ دربان اس بار آپ جناب کے چکر سے نکل کر تم پر اتر آیا تھا۔ لہجہ ظاہر ہے کہ سخت سے کرخت تر ہوتا جا رہا تھا۔ اور چہرے پر بھی غصے کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"آپ سے بڑا افسر بھی اس دنیا میں ہے جناب! ــــ مجھے تو آپ یہاں کے بڑے افسر لگ رہے ہیں" ــــ عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"دیکھو! ــــ خوشامد کی ضرورت نہیں ــــ میں کہتا ہوں کہ دفع ہو جاؤ۔ بڑے افسر نے آنا ہے ــــ چلو جاؤ یہاں سے۔ ورنہ پولیس کو بلوا لونگا۔ سمجھے" ــــ دربان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"پولیس ــــ ارے باپ رے ــــ وہ بڑی بڑی مونچھوں اور موٹے پیٹ والی پولیس ــــ اوہ ــــ وہ تو شکل سے ہی جلاد لگتے ہیں ــــ ان کے مقابلے میں تو آپ شہزادہ سیف الملوک لگتے ہو ویسے یار! ــــ ایک بات ہے۔ کچھ رقم سے کام نہیں چل سکتا" عمران نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"افسر کے جانے کے بعد اوپر جانے دوں گا ــــ اور وہ بھی صرف تمہیں ــــ مجھے تم پر رحم آ گیا ہے" ــــ دربان نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہٹانے کی کوشش کی۔

"کمال ہے افسر نے تمہیں کیا دینا ہے ــــ الٹا تمہیں سیلوٹ مارنا پڑے گا ــــ میں نے تو تمہیں روپے بھی دیئے ہیں پھر بھی" عمران کا لہجہ اس بار خاصا بلند تھا۔

"اوہ! ــــ میں تمہارا سر توڑ دوں گا ــــ مجھ پر رشوت کا الزام لگاتے ہو ــــ نکلو یہاں سے جلدی" ــــ دربان کو شدید غصہ آ گیا۔

"کیسے نکلوں ــــ سو روپے دیتے ہیں ــــ میرے سو روپے واپس کر دو۔ میں چلا جاتا ہوں" ــــ عمران کا لہجہ اور زیادہ بلند ہو گیا۔

"کیا بات ہے ــــ کیا جھگڑا کر رہے ہو" ــــ اسی لمحے ایک کمرے سے ایک بابو سے آدمی نے باہر نکلتے ہوئے کہا وہ اپنے پچکے ہوئے چہرے کو بارعب بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"صاحب! ــــ یہ شخص مجھ پر رشوت کا الزام لگا رہا ہے۔ یعنی خوامخواہ" ــــ دربان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں یہاں سپرنٹنڈنٹ ہوں ــــ ابھی جیل میں سڑوا دوں گا۔ یہ دربان تو بے حد ایماندار ہے ــــ تم خوامخواہ اس پر الزام لگا رہے ہو ــــ چلو جاؤ دفع ہو جاؤ" ــــ سپرنٹنڈنٹ نے آتشی شیشوں کے پیچھے دھندلی آنکھوں کو پھاڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تو تم اس کے حصہ دار ہو ——— ٹھیک ہے۔ پچاس پچاس کرو گے یا دس نوّے کا حساب ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دربان! ——— اسے دھکّے دے کر یہاں سے نکال دو ——— ابھی اسی وقت" ——— سپرنٹنڈنٹ کا غصّہ اب عروج پر پہنچ گیا تھا۔

"پہلے میرے سو رُوپے واپس کرو ——— ورنہ میں ابھی یہیں شور مچا دُوں گا" ——— عمران اڑ گیا۔

"یہ لو اپنے دس رُوپے ——— اور شکل گم کرو اپنی" ——— دربان نے جلدی سے جیب سے دس رُوپے کا نوٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔

"یہ تو ہوا تمہارا حصّہ ——— اب سپرنٹنڈنٹ صاحب! ——— آپ بھی نوّے رُوپے نکالیں ——— جلدی کریں" ——— عمران اب سپرنٹنڈنٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہیں ——— کیا بکواس ہے ——— میں نے تم سے کب پیسے لئے ہیں ——— تم پاگل تو نہیں ہو" ——— سپرنٹنڈنٹ اب بُری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اچھا! ——— ابھی بڑا افسر آئے گا ——— میں اس سے کہتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کہ کیسے تم میری رقم ہضم کر سکتے ہو" ——— عمران کا لہجہ بھی سخت ہو گیا۔

"تم کیا بکواس کر رہے ہو ——— خوامخواہ الزام لگاتے ہو" ——— سپرنٹنڈنٹ کا زرد چہرہ مزید زرد پڑ گیا۔

"ارے عمران صاحب آپ! ——— ارے سر سلطان تو آپ کا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

شدت سے انتظار کر رہے ہیں ——— اور آپ یہاں کھڑے ہیں" ——— اچانک لفٹ کا دروازہ کھلا اور سر سلطان کے پرسنل سیکرٹری نے باہر نکلتے ہوئے عمران کو دیکھ کر کہا۔

"یہ سپرنٹنڈنٹ صاحب مجھے میرے نوّے رُوپے نہیں واپس کر رہے ——— دربان نے تو دس رُوپے دے دیئے ہیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر ——— سر ——— یہ الزام ہے مجھ پر سر" ——— سپرنٹنڈنٹ سیکرٹری خارجہ کے پی۔ اے کو دیکھ کر اس قدر بوکھلایا کہ اس کی عینک گرتے گرتے بچی۔

"اوہ! ——— تو تم اوپر جانے والوں سے مل کر رشوت لیتے ہو ——— ہونہہ! ——— جانتے ہو یہ کون صاحب ہیں ——— ان کے انتظار میں سر سلطان بیٹھے ہیں اور تم ——— تمہیں نہیں کہا گیا تھا کہ عمران صاحب آئیں تو انہیں فوراً اوپر بھیجو ——— پھر تم نے انہیں کیوں روکا ہے" ——— پرسنل سیکرٹری سپرنٹنڈنٹ اور دربان دونوں پر چڑھ دوڑا۔

"مم ——— مم ——— مگر صاحب! ——— وہ تو بڑے افسر صاحب" ——— دربان کی اکڑی ہوئی مونچھیں گر چکی تھیں اور گردن جھک گئی تھی اس کا چہرہ بوکھلاہٹ کی شدت سے پھڑکنے لگا تھا۔

"یہی تو وہ افسر ہیں ——— یہ سر سلطان سے بھی بڑے افسر ہیں" پرسنل سیکرٹری نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب! ——— جناب! مجھ سے غلطی ہو گئی ——— میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں صاحب! ——— مجھے معاف کر دیں" ———

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دربان یکلخت عمران کے پیروں پر جھک گیا۔

"ارے ارے تم نے تو دس روپے واپس کر دیئے ہیں ___ اور اس دور میں اس سے بڑی ایمانداری کیا ہو سکتی ہے ___ لیکن یہ سپرنٹنڈنٹ صاحب ___ یہ نوّے روپے نہیں دے رہے ___ چلو ٹھیک ہے ___ میں سر سلطان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے کیسے سپرنٹنڈنٹ بھرتی کر رکھے ہیں" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ج ___ ج ___ جناب! ___ م ___ م ___ میں غریب آدمی ہوں، آپ مجھ سے نوّے روپے لے لیں ___ میں ابھی کسی سے مانگ کر لے آتا ہوں۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے ___"

سپرنٹنڈنٹ کی آنکھوں سے اب آنسو رواں ہو گئے۔ اُسے یقین تھا کہ اب نوکری تو گئی سو گئی، باقی عمر جیل میں کٹ جائے گی۔ سر سلطان سے بھی بڑا افسر ___ اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"تو میں جھوٹ بول رہا ہوں ___ تمہارا یہی مطلب ہے ___ ٹھیک ہے ابھی پتہ لگ جاتا ہے" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے لفٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اسی لمحے ایک دھماکہ ہوا اور عمران نے مڑ کر دیکھا تو سپرنٹنڈنٹ بے چارہ فرش پر بے ہوش ہو کر گر چکا تھا۔

"ارے ___ ارے ___ کیا ہوا اُسے" ___ عمران تیزی سے واپس دوڑا۔ دربان اور پرسنل سیکرٹری اُسے ہوش میں لانے میں مصروف ہو گئے۔ ارد گرد کے کمروں سے بھی لوگ نکل نکل کر آنے لگے تھے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"ارے ارے ہٹو ___ یہ تو میرا عزیز تھا ___ بیچارہ سپرنٹنڈنٹ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی سے جھک کر اس نے سپرنٹنڈنٹ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا، عمران دوڑ کر لفٹ میں سوار ہوا اور اس نے دوسری منزل کا بٹن دبا دیا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

سپرنٹنڈنٹ صرف خوف کی وجہ سے بیہوش تھا۔ اس کی جان کو کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے عمران مطمئن تھا۔

چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل پر پہنچا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سر سلطان کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہاں گیلری میں موجود چپڑاسی اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں کوئی عجوبہ نظر آ گیا ہو۔ لیکن عمران کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ کوئی عملی قدم نہ اٹھا سکے اور عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

بڑے سے کمرے میں اس وقت چار افراد موجود تھے۔ درمیان میں سر سلطان بیٹھے تھے۔ عمران کو اس حالت میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ سب بُری طرح چونک پڑے۔

"یہ کیا" ___ سر سلطان نے بڑے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"خاموش رہیں" ___ عمران نے کہا اور کاندھے پر لدے ہوئے سپرنٹنڈنٹ کو بڑے اطمینان سے اس نے ان کے درمیان موجود بڑی سی میز پر لٹا دیا۔ اور پھر اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا دیئے۔

سر سلطان سمیت باقی تین آدمی حیرت سے بُت بنے بیٹھے تھے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ان کے چہروں پر اُبھر آنے والے تاثرات ایسے تھے جیسے کسی نے اچانک انہیں میجک سنٹر میں بھیج دیا ہو۔

چند لمحوں میں ہی سپرنٹنڈنٹ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ——— کون ہے یہ" ——— ؟ سر سلطان پہلی بار دھاڑے۔

"یہ بے چارہ آپ کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ ہے ——— میں نے اس سے صرف اتنا پوچھا کہ سر سلطان کو جانتے ہو۔ اور یہ آپ کا نام سنتے ہی بیہوش ہو گیا ——— بڑا رعب داب ہے آپ کا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے سپرنٹنڈنٹ کراہتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اور اس نے سچویشن سمجھی تو وہ اس بُری طرح بوکھلا کر اُٹھا کہ دھڑام سے نیچے فرش پر گر گیا۔

"ارے ارے ——— اس قدر کمزوری ——— کمال ہے ——— کیا تنخواہ نہیں ملتی تمہیں" ——— عمران نے جلدی سے اُسے سنبھالتے ہوئے کہا اور سپرنٹنڈنٹ کی حالت ایسی ہو گئی جیسے وہ واقعی کسی طویل بیماری سے اٹھا ہو۔ سر سلطان اور دوسرے بڑے افسروں کو دیکھ کر اس کے ذہن پر نجانے ایک لمحے میں کتنی قیامتیں ٹوٹ پڑی تھیں۔

"مم ——— مم ——— میں نے نوے روپے نہیں لئے جناب! ——— قسم لے لیں ——— میں غریب آدمی ہوں ——— میں مر جاؤں گا ——— میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں صاحب! ——— میری بیوی بیمار ہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

خدا کے لئے مجھ پر رحم کریں" ——— سپرنٹنڈنٹ اس قدر بوکھلایا ہوا تھا کہ اس نے عمران کے سامنے ہی ہاتھ جوڑ کر رونا شروع کر دیا۔

ارے تو پہلے کیوں نہیں بتایا ——— ارے تمہاری بیوی تو میری بہن ہے ——— کمال ہے بھئی وہ بیمار ہے ——— حیرت ہے ——— اچھا یہ لو یہ رکھ لو ——— میری بہن کا علاج کرانا" ——— عمران نے جلدی سے جیب سے بڑے نوٹوں کی گڈی نکال کر سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھ پر رکھی اور پھر اُسے بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف لے جانے لگا۔ اب تو بیچارے سپرنٹنڈنٹ کی حالت دیکھنے کے قابل ہو چکی تھی۔

"ٹھہرو" ——— اچانک سر سلطان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور سپرنٹنڈنٹ نہ صرف تیزی سے مُڑا بلکہ اس نے نوٹوں کی گڈی پھینک کر ایک بار پھر ہاتھ جوڑ دیئے۔

"اِدھر آؤ" ——— سر سلطان نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جج ——— جج ——— جناب! ——— میں مر جاؤں گا ——— قسم لے لیں میں نے ———" سپرنٹنڈنٹ اب باقاعدہ ہچکیاں لے لیکر رو رہا تھا

"تم اس شیطان کے مذاق کا نشانہ بنے ہو ——— میں تمہاری حالت سمجھ رہا ہوں ——— پہلے تم یہ نوٹ اٹھاؤ" ——— سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جج ——— جج ——— جی ——— میں ———" سپرنٹنڈنٹ کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔

"میں کہتا ہوں نوٹ اٹھاؤ" ——— سر سلطان نے سخت لہجے میں کہا اور سپرنٹنڈنٹ نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی اٹھائی اور سر سلطان کی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

طرف کانپتے ہوئے ہاتھوں سے بڑھائی۔

"اسے جیب میں ڈالو" ——— سر سلطان نے کہا اور سپرنٹنڈنٹ نے جلدی سے گڈی جیب میں ڈال لی۔

"تمہارا نام کیا ہے ——— کس برانچ میں ہو" ——— ؟ سر سلطان نے نرم لہجے میں کہا۔

"جج — جج — جی میرا نام ذوالفقار ہے ——— میں ٹرانسفر برانچ میں سپرنٹنڈنٹ ہوں جناب! ——— مم — مگر جناب! ——— میرا کوئی قصور نہیں" ——— سپرنٹنڈنٹ مسلسل کانپ رہا تھا۔

"تمہارا واقعی کوئی قصور نہیں ہوگا ——— یہ سارا قصور اس شیطان کا ہے ——— بہرحال تم یہ نوٹ رکھو۔ اپنی بیوی کا علاج کراؤ ——— اور میں ابھی تمہاری ترقی کے آرڈر کر دیتا ہوں ——— میں تمہیں اسی سیکشن میں چیف سپرنٹنڈنٹ تعینات کر رہا ہوں ——— جاؤ" ——— سر سلطان نے کہا۔

"جج — جج — جی ———" سپرنٹنڈنٹ کی آنکھیں ایک بار پھر چمکنے لگیں۔

"ارے ارے! ——— اب بیہوش نہ ہو جانا ——— اب میرے پاس دوسری گڈی نہیں ہے" ——— عمران جو اس دوران ایک خالی کرسی پر بیٹھ چکا تھا یکلخت بول پڑا۔

جاؤ اب اپنا کام کرو ——— جاؤ ——— ابھی آرڈرز پہنچ جائیں گے"۔ سر سلطان نے نرم لہجے میں کہا اور سپرنٹنڈنٹ اس طرح مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے کسی ماہر ہپناٹائز کا معمول ہو۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"ہاں! ——— اب تم بتاؤ کہ یہ کیا حرکت تھی" ——— سپرنٹنڈنٹ کے باہر جاتے ہی سر سلطان، عمران کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ارے پہلے اس غریب کی ترقی کے آرڈرز تو کر دیجئے ——— ورنہ وہ تو مجھے واپس ہی نہ جانے دیگا" ——— عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

اور سر سلطان نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور پھر پی۔ اے کو سپرنٹنڈنٹ ذوالفقار کی ترقی کے آرڈرز ٹائپ کرا کر دستخطوں کے لئے بھیجنے کا کہہ کر انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

"آج پتہ چلا کہ ترقی کیسے ملتی ہے ——— اب میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس طرح بیہوش ہو جایا کرے۔ تب ہی ترقی مل سکتی ہے ——— ویسے سر سلطان! ——— آپ کتنی بار بیہوش ہو کر اس سیٹ پر پہنچے ہیں" ——— عمران نے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

تم جہاں سے گذرتے ہو ——— کوئی نہ کوئی حرکت کئے بغیر نہیں رہ سکتے ——— اچھا ان سے ملو ——— یہ سر دلاور ہیں۔ پاکیشیا میں ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری کے انچارج ہیں" ——— سر سلطان نے سنجیدہ ہو کر ایک فلسفی نما بوڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"دلاور اور خفیہ ——— یہ تو دو متضاد الفاظ ہیں ——— کیوں جناب!" عمران نے منہ بناتے ہوئے سر دلاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر سلطان! ——— یہ کیسی لغویات ہیں ——— کیا آپ نے ہمیں اسی لئے یہاں بلوایا تھا" ——— سر دلاور نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"سر سلطان لغویات! ـــــ واہ! اسے کہتے ہیں تخلص" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر دلاور! ـــــ میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ اس قسم کی حرکتیں اور باتیں کرنا اس کی عادتِ ثانیہ بن چکی ہے ـــــ اس لئے آپ پلیز تحمل سے کام لیں ـــــ اور سنو عمران! ـــــ بہت ہو چکی۔ اب مزید بکواس کی تو میں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا ـــــ یہ میجر جنرل انصاری ہیں ـــــ ملٹری سیکرٹ سروس کے ڈی سیکشن کے انچارج ـــــ اور یہ ہیں جناب صمدانی صاحب ـــــ اور یہ سائنسدان ہیں سر دلاور کی لیبارٹری میں ـــــ اور یہ علی عمران ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا خاص نمائندہ" ـــــ سر سلطان نے جلدی جلدی تعارف کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے گا سر سلطان! ـــــ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہے ـــــ اگر یہ ایکسٹو کے نمائندے ہیں تو ہمیں صدر مملکت سے دوبارہ بات کرنا پڑے گی" ـــــ میجر جنرل انصاری نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"آپ حضرات اس شیطان کو نہیں جانتے ـــــ آپ پاکیشیا کے صدر سے بات کریں یا ایکریمیا کے صدر سے ـــــ بہرحال بات پھر اسی پر آکر رک جائے گی" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب میجر جنرل انصاری صاحب! ـــــ آپ کب ڈی سیکشن کے انچارج مقرر ہوتے ہیں ـــــ میرے خیال میں تو ڈی سیکشن کے انچارج جنرل شبیر تھے" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کا تقرر حال ہی میں ہوا ہے ـــــ جنرل شبیر بہادر میں اس لئے انہوں نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے" ـــــ سر سلطان نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایکسٹو کو تو اس کی اطلاع نہیں دی گئی" ـــــ عمران کا لہجہ یکلخت خشک ہو گیا۔ اور سب اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگے جیسے ان کے سامنے کوئی نیا آدمی نمودار ہو گیا ہو۔

"اس میں میرا قصور سمجھ لیں ـــــ مجھے ایک اہم دورے پر باہر جانا پڑ گیا تھا اس لئے ضروری ڈاک رک گئی تھی ـــــ آئی ایم سوری" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا۔

"لیکن سر سلطان! ـــــ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ یہ فرض شناسی کے خلاف ہے ـــــ آپ جانتے ہیں کہ ایکسٹو ایسے معاملات میں بے حد سخت ہیں" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"میں نے معافی مانگ لی ہے ـــــ اس لئے پلیز ایکسٹو سے میری سفارش کر دیجئے گا ـــــ آئندہ ایسی کوتاہی نہ ہو گی" ـــــ سر سلطان نے منت بھرے لہجے میں کہا اور باقی تینوں کے چہروں پر سر سلطان جیسے آدمی کو منت کرتے دیکھ کر زلزلے کے آثار سے نمودار ہو گئے۔

"او کے! ـــــ آئندہ محتاط رہیں ـــــ اور ہاں! مسئلہ کیا ہے" عمران نے اب پوری طرح سنجیدہ موڈ میں کہا۔

"سر دلاور لیبارٹری میں ایک اہم پراجیکٹ میں مصروف ہیں۔ صمدانی صاحب اس پراجیکٹ میں ان کی مدد کر رہے ہیں ـــــ یہ پراجیکٹ دفاعی نوعیت کا انتہائی اہم ترین ہتھیار ہے اس پراجیکٹ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں ایک رکاوٹ پڑ گئی ہے۔ اس کے لئے ایک ایسے فارمولے کی ضرورت پڑ گئی ہے جو صرف ایکریمیا کے پاس ہے اور اس فارمولے کی حفاظت کے لئے انہوں نے ایک پورا سیکشن ترتیب دیا ہوا ہے ـــــ پاکیشیا نے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کئی ڈی ایجنٹ اس کوشش میں ہاتھ دھو بیٹھے ہیں ـــــ ہمیں وہ فارمولا ہر قیمت پر چاہیئے"، سر سلطان نے کہا۔

"فارمولا چاہیئے ـــــ کچھ تفصیل کا بھی تو پتہ چلے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ سائنسی مسئلہ ہے سر! ـــــ ویسے اتنا بتا دوں کہ یہ فارمولا سپر سانک خلائی جیٹ جہازوں کے انجن کے فیول ایڈجسٹمنٹ کا فارمولا ہے ـــــ اور اس فارمولے کی مدد سے ہی ایکریمیا، روسیاہ پر بھی سبقت لے چکا ہے ـــــ اس لئے اس فارمولے کو جسے سائنسی زبان میں ریڈ ٹاک کہتے ہیں ـــــ ایکریمیا نے سپر ٹاپ سیکرٹ رکھا ہوا ہے ـــــ ان کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے جس کے متعلق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ان کی ریاست ڈاف میں موجود صحرائے تاہیتی میں کہیں زیر زمین خفیہ طور پر رکھا ہوا ہے۔ یہ صحرا انتہائی دشوار گذار ہے ـــــ یہاں اس قدر گرد باد اور طوفان چلتے رہتے ہیں کہ کوئی جہاز بھی اس کی فضا سے نہیں گذر سکتا ـــــ اس صحرا کے گرد ایکریمیا نے اپنے خفیہ ایجنٹوں کا ایک جال سا پھیلا رکھا ہے۔ لیبارٹری کے اندر بھی ایسے انتظامات ہیں کہ اندر سے پورے صحرا کی مکمل اور مستقل نگرانی کی جاتی ہے ـــــ اس لیبارٹری میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

رہنے والے کسی صورت زندہ باہر نہیں آ سکتے ـــــ اس لیبارٹری میں اس فارمولے کے مطابق وہ اپنی ضرورت کے پرزے تیار کرتے ہیں اور وہاں بھی اصل فارمولے تک صرف چند سائنسدانوں کی ہی رسائی ہے ـــــ اس فارمولے کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ اسے ایک چھوٹی سی مائیکرو فلم میں محفوظ کیا گیا ہے ـــــ اب وہ فلم کہاں ہے ـــــ اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہمیں نہیں معلوم ـــــ ہمارا ہتھیار اس فارمولے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا" ـــــ سائنس دان صمدانی نے کہا۔

"نہیں بن سکتا تو نہ بنایئے ـــــ کوئی اور ہتھیار بنا لیجئے۔ مثال کے طور پر ریوالور کا کوئی نیا ڈیزائن۔ جس میں ایک گولی آگے اور ایک پیچھے ـــــ واہ! کیا آئیڈیا ہے" ـــــ عمران کا ذہن ایک بار پھر پٹڑی سے اترنے لگا۔

"عمران پلیز! ـــــ جس ہتھیار کی بات ہو رہی ہے اس پر پاکیشیا نے اپنے پورے وسائل خرچ کر دیئے ہیں ـــــ اگر یہ ہتھیار تیار ہو جائے تو کم از کم پاکیشیا دفاعی لحاظ سے مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا ـــــ اس ہتھیار کا فارمولا صمدانی صاحب کی ایجاد ہے لیکن اس ہتھیار میں ایک خامی عملی طور پر سامنے آئی ہے اور وہ خامی صرف اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے اگر اس فارمولے پر بنا ہوا پرزہ اس میں ایڈجسٹ کیا جائے ورنہ یہ بے کار ہے۔ اور اب یہ پاکیشیا کے لئے موت اور زندگی کا مسئلہ بن چکا ہے۔ چونکہ اس ہتھیار کا تعلق ملٹری سے ہے اس لئے ڈی سیکشن نے اس

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

فارمولے کے حصول کے لئے کئی ٹاپ ڈی ایجنٹ بھیجے۔ لیکن وہ سب مارے گئے ——— چنانچہ صدر مملکت نے سفارش کی ہے کہ ایکسٹو اس فارمولے کے حصول پر کام کرے" ——— سر سلطان نے کہا۔

" اگر آپ کو اس فارمولے کے متعلق اس قدر معلومات ہیں تو پھر باقی ملکوں کو بھی اس کا علم ہوگا ——— کیا انہوں نے اسے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی" ——— عمران نے کہا۔

" ہمیں جو رپورٹیں ملی ہیں اس کے مطابق روسیاہ۔ ولیٹرن کارمن۔ شوگران اور سرالش نے بھی اس کے حصول کے لئے بیشمار کوششیں کی ہیں ——— لیکن آج تک کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ ایکریمیا نے اس کی حفاظت کا ایسا انتظام کیا ہے کہ بڑے سے بڑا ایجنٹ بھی ناکام ہو گیا ہے ——— میں نے تو صدر مملکت سے کہا تھا کہ ایکسٹو کو آزمائش میں نہ ڈالیں۔ اس فارمولے کا حصول ناممکن ہے لیکن ان کا خیال ہے کہ ایکسٹو کے لئے یہ ناممکن نہیں ہے" میجر جنرل انصاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ نے کتنے ایجنٹ بھیجے ہیں اپنے انچارج بننے کے بعد" ؟ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

" میں نے دو ایجنٹ بھیجے تھے کرنل بختیار اور میجر اسلم ——— یہ دونوں ہمارے سیکشن کے سپر ایجنٹ تھے ——— لیکن دونوں ہی مارے گئے" ——— جنرل انصاری نے جواب دیا۔

" کیسے مارے گئے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

" کرنل بختیار تو جیسے ہی ایکریمیا کے ایئرپورٹ پر اترے۔ انہیں وہیں گولی مار دی گئی ——— جب کہ میجر اسلم وہاں پہنچ کر دوسرے روز ہوٹل کے کمرے میں مردہ پائے گئے۔ ان کی گردن کاٹ دی گئی تھی" ——— میجر جنرل انصاری نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ کے سیکشن سے باقاعدہ ان کے بارے میں اطلاعات ایکریمیا کو بھیجی گئی تھیں" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" میرے سیکشن سے اطلاعات ——— نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے" ——— جنرل انصاری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" اور اب بھی آپ کو یہی بتایا گیا ہے کہ یہاں جو فیصلہ ہو ——— وہ آپ نے آگے پہنچانا ہے ——— کیونکہ ایکریمیا والے جانتے ہیں کہ ایکسٹو نے اگر یہ مشن ہاتھ میں لے لیا تو ان کے لئے مشکل ہو جائے گی" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" میں نے بتانا ہے ——— کیا مطلب! ——— کیا آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں" ——— جنرل انصاری نے یکلخت بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" اطمینان سے بیٹھ جائیں انصاری صاحب! ——— میں جانتا ہوں کہ آپ صدر مملکت کے قریبی عزیز ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو برداشت کر لیا جائے ——— اپنے کوٹ کی جیب سے وہ مائیکرو ٹیپ نکال کر سر سلطان کو دے دیں جس میں آپ اس میٹنگ کی کارروائی ٹیپ کر رہے ہیں" ——— عمران نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

یکلخت جیب سے ایک چپٹا سا ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ ـــ یہ مجھ پر الزام ہے ـــ میں احتجاج کرتا ہوں" ـــ جنرل انصاری نے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں اب بوکھلاہٹ نمایاں ہو گئی تھی۔

"مائیکرو ٹیپ باہر نکالیں ـــ جلدی" ـــ عمران نے یکلخت اچھل کر جنرل انصاری کا گریبان پکڑ کر ریوالور ان کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے کہا۔

جنرل انصاری نے ایک جھٹکے سے اپنے آپ کو چھڑا کر دروازے کی طرف لپکنا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختے ہوئے فرش پر جا گرے۔ عمران نے یکلخت ان کے پیٹ میں زوردار گھٹنا مار کر انہیں فرش پر اچھال دیا تھا۔

"اب حرکت نہ کرنا ـــ سمجھے ـــ میں جانتا ہوں کہ تم ایکریمیا کے ہی ایجنٹ ہو" ـــ عمران نے آگے بڑھ کر جنرل انصاری کے سینے پر پیر رکھتے ہوئے کہا۔

لیکن اسی لمحے جنرل انصاری کے جبڑے یکلخت حرکت میں آئے۔

"تت ـــ تت ـــ تم کبھی ریڈ ٹاک نہیں حاصل کر سکتے ـــ کبھی نہیں" ـــ جنرل انصاری نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی گردن ڈھلک گئی۔ منہ سے نیلے رنگ کے جھاگ کے بلبلے سے نکلنے لگے۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا کہ تم خودکشی کر لو ـــ مجھے تم جیسے غلیظ خون میں ہاتھ نہ رنگنے پڑیں" ـــ عمران نے نفرت بھرے لہجے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر ان کے کوٹ کا کالر اٹھایا اور اس میں لگا ہوا ایک عام سا سیپ کا بٹن توڑ کر اس نے اسے زمین پر رکھا اور اوپر سے پوری قوت سے ریوالور کا دستہ مار دیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بٹن کے ٹکڑے فرش پر بکھر گئے۔ لیکن اب سیپ کے ان ٹکڑوں کے درمیان باریک ترین ٹوٹے ہوئے پرزے بھی پڑے صاف نظر آ رہے تھے۔

سر سلطان سمیت باقی افراد یوں بیٹھے ہوئے تھے جیسے کسی نے انہیں جادو کی چھڑی لگا کر مجسموں میں تبدیل کر دیا ہو۔

"ہاں اب بتائیں صمدانی صاحب! ـــ آپ کو یہ سب تفصیلات کا کیسے علم ہوا کہ وہاں اس فارمولے کی حفاظت کا یہ انتظام کیا گیا ہے" ـــ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر یوں صمدانی سے مخاطب ہو کر کہا جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے سر دلاور نے بتایا تھا" ـــ صمدانی نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں! ـــ تو سر دلاور! آپ کو کہاں سے یہ معلومات ملیں"۔ عمران سر دلاور کی طرف مڑ گیا۔

"یہ جنرل ـــ جنرل کیا غدار تھا ـــ" سر دلاور نے جیسے اپنے آپ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں ـــ وہ بتائیں ـــ وقت ضائع نہ کریں" ـــ عمران کا لہجہ کرخت ہو گیا۔

"اوہ! ـــ یس سر! ـــ دراصل اس فارمولے کا ذکر آج سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

چار سال قبل ایک سائنس کانفرنس میں آگیا تھا ——— اور وہ بھی اتفاق سے ایک ایٹمی سائنسدان سر ولنگٹن ایسے ہی کہہ بیٹھے تھے۔ اس وقت یہ ہتھیار ہمارے سامنے نہ تھا ویسے مجھے اس سے دلچسپی ہوگئی ——— چنانچہ میں نے سر ولنگٹن سے اکیلے میں بات کی ——— سر ولنگٹن میرے استاد رہے ہیں ——— انہوں نے مجھے اس کی تفصیلات بتائیں ——— اور ساتھ ہی اس کے حفاظتی انتظامات کے متعلق بھی سرسری سا بتایا ——— اس دوران انہیں کہیں سے فون آگیا اور وہ اٹھ کر چلے گئے۔ لیکن وہ اتفاق سے سیڑھیوں سے گر گئے ان کی نظر خاصی کمزور تھی اور وہ کافی بوڑھے تھے ——— لیکن وہ فطری طور پر لفٹ سے الرجک تھے اس لئے سیڑھیوں سے نیچے اترتے اور چڑھتے تھے ——— سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے ان کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ وفات پا گئے۔ اس طرح مزید اس کے متعلق بات چیت نہ ہو سکی ——— پھر جب اس ہتھیار کی تیاری کے دوران یہ رکاوٹ پیدا ہوئی تو مجھے سر ولنگٹن کی بات یاد آئی ——— میں نے صمدانی صاحب سے اس پر ڈسکس کیا تو انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ اس کی موجودگی کے بغیر ہتھیار بے کار ہے ——— چنانچہ میں نے اس کے حصول کے لئے صدر مملکت سے بات کی تو انہوں نے مجھے ڈی سیکشن کے جنرل شبیر صاحب سے بات کرنے کے لئے کہا ——— لیکن جنرل شبیر صاحب ان دنوں شدید بیمار تھے اس لئے بات نہ ہو سکی ——— پھر جنرل شبیر ریٹائر ہو گئے اور چارج جنرل انصاری نے لیا تو میں نے ان سے بات

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کی۔ انہوں نے پہلے تو مجھے اس فارمولے کے حصول سے باز رکھنے کی کوشش کی ——— لیکن میں جانتا تھا کہ اس کا حصول پاکیشیا کے لئے کتنا ضروری ہے۔ چنانچہ میرے اصرار پر انہوں نے پہلے ایک ایجنٹ بھیجا اور یقین دلایا کہ فارمولا مل جائے گا ——— لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ ایجنٹ مارا گیا ہے اور انہوں نے اس آئیڈیے کو ڈراپ کر دیا ——— میں نے پھر صدر مملکت سے بات کی تو ان کے کہنے پر انہوں نے دوسرا ایجنٹ بھیجا ——— لیکن وہ بھی مارا گیا اس پر میں نے واقعی یہ آئیڈیا ڈراپ کر دیا۔ لیکن جب رپورٹ صدر مملکت کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اب اس فارمولے کا حصول پاکیشیا کے لئے موت زندگی کا مسئلہ بن گیا ہے ——— چنانچہ انہوں نے مجھے صمدانی صاحب کے ساتھ سر سلطان سے ملنے کے لئے کہا ——— سر سلطان کو جب میں نے تفصیل بتائی تو انہوں نے جنرل انصاری کو بھی بلا لیا اور کہا کہ ایکسٹو کے نمائندے کو تفصیلات بتانے کے لئے ان کی موجودگی بھی ضروری ہے ——— چنانچہ یہ بھی یہاں آگئے اور اس کے بعد آپ آئے" ——— سر دلاور نے بڑی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ان کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا جیسے وہ عمران کی بجائے صدر مملکت سے بات کر رہا ہو

"جنرل انصاری سے آپ نے خود ملاقات کی تھی" ——— عمران نے پوچھا۔

"نہیں ——— ان سے میری فون پر بات چیت ہوتی رہی تھی ——— انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ لیبارٹری میں آکر بات چیت کرتے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہیں۔ لیکن صدر مملکت کے انتہائی سخت آرڈرز ہیں کہ کوئی غیر متعلق آدمی چاہے وہ خود صدر مملکت ہی کیوں نہ ہوں، لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے ——— البتہ آج سر سلطان کے بلانے پر ہمیں یہاں آنا پڑا ——— کیونکہ آپ وہاں نہ جا سکتے تھے اور سر سلطان کے مطابق آپ سے بالمشافہ گفتگو بہتر رہتی تھی ——— جنرل انصاری سے پہلی بار ہمیں ملاقات ہوئی ہے" ——— سر دلاور نے جواب دیا۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے ——— اب آپ تشریف لے جا سکتے ہیں میں ایکسٹو سے بات کروں گا ——— اگر وہ راضی ہو گئے تو یہ فارمولا ضرور حاصل ہو جائے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں مجبوری ہے" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا اور سر دلاور اور صمدانی نے سر سلطان کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے ——— آپ کو تکلیف ہوئی ——— شکریہ" ——— سر سلطان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سر دلاور اور صمدانی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سر سلطان سے مصافحہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے۔

"ایک منٹ پلیز! ——— سر سلطان! ——— مجھے ابھی خیال آیا ہے کہ جنرل انصاری نے لازماً اس میٹنگ میں سر دلاور اور صمدانی کی موجودگی کی اطلاع دی ہو گی ——— اور ہو سکتا ہے کہ ان کے تعاقب کا ایمرجینسی ایجنٹوں نے بندوبست کر رکھا ہو تاکہ وہ خفیہ لیبارٹری تلاش کی جا سکے ——— اس لئے آپ ایسا کریں کہ انہیں نمبر ٹو راستے سے جا کر چھوڑ آئیں ——— میں اس دوران یہیں آپ کا انتظار کروں گا کیونکہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

انہوں نے لازماً مجھے بھی مارک کیا ہو گا" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے" ——— سر سلطان نے کہا اور پھر انہوں نے ان دونوں کو عقبی کمرے کی طرف چلنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں اس طرح عمران کو دیکھتے ہوئے سر سلطان کے پیچھے چل پڑے، جیسے عمران انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت قسم کی چیز ہو۔ ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے ذہنی طور پر سخت مرعوب ہو چکے ہیں۔

سر سلطان کے جانے کے بعد عمران اٹھا اور اس نے فرش پر پڑی ہوئی لاش کی مکمل اور بھرپور تلاشی لینا شروع کر دی اور جلد ہی وہ جنرل انصاری کی پتلون کی ایک خفیہ جیب سے ایک پتلی سی ڈائری برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے یہ ڈائری کھولی اور پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

ڈائری میں مختلف نمبرز لکھے ہوئے تھے۔ عمران ان نمبروں پر غور کرتا رہا۔ اور پھر اچانک اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

اسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور سر سلطان اندر داخل ہوئے۔

"ارے اتنی جلدی آپ واپس آ گئے ——— کیا یہ لیبارٹری اسی بلڈنگ کے ساتھ ہے" ——— عمران نے سر سلطان کو دیکھتے ہی بری طرح چونک کر کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"لیبارٹری یہاں کیسے ہو سکتی ہے ——— میں نے ان کی کار پارکنگ سے منگوالی تھی اور وہ خفیہ راستے سے نکل کر اس پر چڑھ کر چلے گئے ہیں" ——— سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا جیسے انہیں عمران کی بات کی سمجھ نہ آئی ہو اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"کیا ہوا ——— ؟ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے ——— کیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا" ——— سر سلطان نے بری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے یا تو اب مجھے ریٹائر ہو جانا چاہیئے ——— یا آپ کو۔ کیا ایجنسی ایجنٹوں کو ان کی کار کا علم نہیں ہو گا ——— کیا وہ کار کو اچانک غائب جاتے ہوئے دیکھ کر چونک نہ پڑے ہوں گے ——— ؟ اب یقیناً ان دونوں کی کار کا تعاقب ہو رہا ہو گا ——— اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کار میں ہی کوئی ایسا آلہ فٹ کر دیا ہو کہ انہیں تعاقب کی بھی ضرورت نہ پڑی ہو" ——— عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— واقعی مجھ سے بڑی حماقت ہو گئی ——— اب کیا کیا جائے" ——— سر سلطان نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا تھا۔

"اب کیا ہو سکتا ہے ——— کیا آپ کو لیبارٹری کا علم ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ——— مجھے تو علم نہیں ہے ——— البتہ معلوم کیا جا سکتا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"اچھا چھوڑیں ——— اب یہ پروگرام کنفرم ہو گیا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیسا پروگرام" ——— ؟ سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ مجھے بلانے سے پہلے یہ میلہ کیوں اکٹھا کر لیتے ہیں ——— کیا آپ ان سے فون پر بات کر کے مجھ سے بات نہ کر سکتے تھے" ——— ؟ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دراصل تم سنجیدہ تو ہوتے ہی نہیں اس لئے میں نے سوچا کہ ان سب لوگوں کی موجودگی میں کچھ تو سنجیدہ ہو گے ——— اور پھر دوسری بات یہ کہ نجانے تم کون کون سے سوال کرو ——— لیکن یہ جنرل انصاری کے متعلق تمہیں کیسے پتہ چلا" ——— سر سلطان نے کہا۔

"یہ جنرل انصاری احمق آدمی تھے ——— مائیکروٹیپ کا ایریل کالر ہول میں لگائے اکڑے بیٹھے تھے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کالر ہول میں ایریل ——— لیکن وہاں تو مصنوعی سرخ گلاب تھا۔ سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"یہ سرخ گلاب تو عام سا ہے ——— لیکن پھول کے اندر جو زیرہ ہے وہ عام گلابوں جیسا نہیں ہے اس کے پوائنٹس نیلگوں رنگ کی روشنی دے رہے تھے ——— یہ مائیکروٹیپ کے ایریل کی مخصوص نشانی ہے۔ اگر یہ کوٹ کے اندر ہوتا تو میں کبھی بھی مائیکروٹیپ سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

آگاہ نہ ہو سکتا ——— بس اتفاق ہی سمجھیے کہ جنرل انصاری اسے کالر ہول میں لگا کر آ گئے اور مجھے اس کی موجودگی کا پتہ چل گیا۔ ویسے بھی جس انداز میں دونوں ڈی ایجنٹ مارے گئے ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں سے ان کے جانے کی مکمل تفصیلات بھیجی جاتی رہی ہیں ——— لیکن شاید میرا شک اس حد تک نہ جاتا" ——— عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار سر ہلانے لگے۔

" واقعی بہ ——— یہ تمہارا ہی کام ہے ——— اب کیا کرو گے" ---؟ سر سلطان نے پوچھا۔

" اب کیا کرنا ہے ——— اب سر دلاور کی لیبارٹری سے وہ ہتھیار ہی اڑانا ہو گا ——— تاکہ نہ رہے وہ ہتھیار۔ اور نہ اس کے لئے ریڈ ٹاک حاصل کرنا پڑے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب! ——— میں سمجھا نہیں ——— یہ تم کیا کہہ رہے ہو" ——— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا، ان کی آنکھیں تعجب سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

" مطلب میں سمجھاتا ہوں ——— اب آپ واقعی ریٹائر ہو جائیں اور کسی ویرانے میں بیٹھ کر تسبیح پڑھا کریں" ——— عمران نے خوشگوار سے لہجے میں کہا۔

" دیکھو عمران! ——— میں مانتا ہوں کہ میرا ذہن تمہاری طرح نہیں سوچ سکتا ——— لیکن اگر تم نے اسی طرح مسلسل طنز جاری رکھا تو میں واقعی ریٹائر ہو جاؤں گا ——— اور صدر مملکت سے کہہ کر سر رحمان کو یہ سیٹ دلا دوں گا" ——— سر سلطان نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" ارے ارے ——— پھر تو بیچارے ایکسٹو کو بوریا بستر اٹھا کر قبرستان میں بیٹھ کر قوالی کرنی پڑے گی ——— پلیز! ——— آپ ابھی مزید سو سال ریٹائر نہ ہوں" ——— اس بار عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" اچھا تم مجھے مطلب سمجھا رہے تھے" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں! ——— اب تو واقعی سمجھانا پڑے گا ——— مجبوری ہے ——— جنرل انصاری کی وجہ سے ایکریمیا والے یہ تو جان گئے ہیں کہ ہم کوئی ہتھیار بنا رہے ہیں جو انتہائی اہم دفاعی نوعیت کا ہے اور جس میں ریڈ ٹاک جیسا پرزہ استعمال ہوتا ہے ——— اس ریڈ ٹاک کے استعمال کی وجہ سے وہ اس ہتھیار کی اصل نوعیت سمجھ گئے ہوں گے ——— چنانچہ وہ اب لیبارٹری کی تاک میں ہوں گے جس کا موقع انہیں آج مل گیا ہے ——— اب لازماً انہوں نے پورا زور اس لیبارٹری پر لگا دینا ہے اور کسی نہ کسی روز وہ یہ ہتھیار اڑا لے جانے میں بہر حال کامیاب ہو جائیں گے ——— اگر آپ سر دلاور اور صمدانی کو یہاں نہ بلاتے ——— یا اگر بلاتے تو پھر جنرل انصاری کو نہ بلاتے ——— تو پھر لیبارٹری محفوظ رہتی اور میں ریڈ ٹاک کے حصول کے لئے کام کرتا ——— لیکن اب ریڈ ٹاک سے پہلے ہمارے لئے اس ہتھیار کو بچانا ضروری ہے ——— لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہم لامحدود عرصہ کے لئے تو لیبارٹری کی حفاظت نہیں کر سکتے ——— اس لئے اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ ہم خود

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

یہ ہتھیار اُڑا لیں۔ ایکریمین ایجنٹوں سے پہلے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے کیا ہوگا ـــــ کیا انہیں پتہ نہیں چل جائے گا کہ ہتھیار تم نے اڑایا ہے" ـــــ سر سلطان نے اور زیادہ اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ابھی تک مطلب نہیں سمجھے ـــــ میں تو سوچ رہا تھا کہ کسی تعلیم بالغاں کے سنٹر میں استاد لگ جاؤں ـــــ لیکن آج تجربہ ہوا کہ بوڑھے طوطوں کو پڑھانا کم از کم میرے لئے ناممکن ہے اس کا مطلب ہے کہ آمدنی کا یہ سکوپ بھی گیا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پھر پٹڑی سے اُتر رہے ہو ـــــ ٹھیک ہے! ـــــ میں صدر ملکت سے ریٹائرمنٹ کی بات کرتا ہوں" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔

"بے شک ریٹائر ہو جایئے ـــــ باقی ساری عمر پنشن کے کاغذات بنوانے میں گذر جائے گی" ـــــ عمران نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ سر رحمان جانے اور تم ـــــ بھگتتے رہنا" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"ارے ارے ـــــ پلیز! ـــــ یہ غضب نہ کیجئے گا ـــــ ورنہ مجھے تو پنشن بھی کسی نے نہیں دینی ـــــ اچھا بتاتا ہوں۔ ویسے آپ کے ہاتھ میں یہ دھمکی اچھی آئی ہے ـــــ چلو خیر۔ مجبوری ہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں سوچ رہا ہوں کہ سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو روسیاہی ایجنٹ بنا دوں ـــــ مثلاً صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر ـــــ نہیں۔ صفدر ٹھیک رہے گا ـــــ ہاں ٹھیک ہے ـــــ سُپر ایجنٹ صفدر ہی ٹھیک رہے گا وہ یہ مشن صحیح انداز میں کرنے کی قابلیت بھی رکھتا ہے ـــــ وہ روسیاہ سے یہاں آئے گا اور لیبارٹری سے ہتھیار اڑا کر لے جائے گا ـــــ ہتھیار تو بہرحال واپس لیبارٹری میں پہنچ جائے گا۔ لیکن ایکریمین ایجنٹ جان چھوڑ جائیں گے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے ریڈ ٹاک کے پیچھے لگ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تو تم ڈرامہ کرو گے ـــــ تجویز تو واقعی انتہائی اچھی ہے" ـــــ سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈرامہ نہیں چلے گا جناب! ـــــ یہ سب کچھ بالکل اصلی ہوگا۔ قطعی اصلی ـــــ ورنہ یہ ایکریمین ایجنٹ ڈرامے کی بُو سونگھ لیں گے اور پھر سارا کھیل بالکل اسی طرح خراب ہو جائے گا جس طرح آپ نے خفیہ دروازے پر کار منگوا کر کھیل خراب کر دیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان آنکھیں پھاڑے رہ گئے۔

"اوہ! ـــــ واقعی تمہارا ذہن لاجواب ہے ـــــ اس قدر گہرائی میں سوچنا کم از کم میرے بس میں نہیں ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اصلی کیسے ہوگا ـــــ صفدر کو تو معلوم ہوگا کہ یہ سب کچھ اصلی نہیں ہو رہا" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے ـــــ صفدر تو لازماً حقیقت سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

آگاہ ہوگا ——— اس لئے ہم چاہے جتنی بھی کوشش کریں۔ یہ بہرحال ڈرامہ ہی رہے گا ——— لیکن اس کی بھی ایک صورت ہے ——— صفدر کا ذہن تبدیل کرنا پڑے گا" ——— عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"صفدر کا ذہن تبدیل کرنا پڑے گا ——— کیا اب تمہارا ذہن بھی فیل ہو رہا ہے" ——— سر سلطان کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

"صفدر کو مسلسل ریلیکس فائیو کے پندرہ انجکشن لگانے پڑیں گے اس کے بعد ہپناٹزم کے ذریعے اس کے ذہن کو بدلنا ہوگا۔ اور پھر مزید پندرہ انجکشن اسے ریلیکس نائن کے لگیں گے ——— اور وہ پہلے والی پوزیشن میں آجائے گا۔ لیکن اس کا ذہن بدل چکا ہوگا ——— وہ اپنے آپ کو واقعی روسیاہی ایجنٹ ہی سمجھے گا اور اسی انداز میں کام کرے گا ——— اس کے ذہن سے ٹیم کی آشنائی بھی ختم کرنا ہوگی ——— اور ساتھ ہی پلاسٹک سرجری سے اس کا چہرہ بھی بدلنا ہوگا ——— روسیاہی سپر ایجنٹ ایس۔ اے دان کو میں جانتا ہوں۔ وہ بالکل صفدر کے قد و قامت میں ہے۔ اسے اغوا کر کے اس کی جگہ صفدر کو دینی ہوگی" ——— عمران نے کہا۔

"اس طرح تو روسیاہ کو بھی اس ہتھیار کا علم ہو جائے گا" ——— سر سلطان نے پریشان لہجے میں کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ——— اب بھی ہو نا ہے۔ وہ لوگ ایکریمین ایجنٹوں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے پیچھے لگے رہتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"تو پھر تو یہ ہتھیار روسیاہ پہنچ جائے گا" ——— سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— اصل فارمولا نہیں پہنچے گا ——— اصل فارمولا تو پہلے ہی ایکسٹو کے پاس پہنچ چکا ہوگا ——— اس کی جگہ نقلی فارمولا اصل سپر ایجنٹ لے کر جا رہا ہوگا اور پھر ایکریمین ایجنٹ اس سپر ایجنٹ کو ختم کر کے وہ نقلی فارمولا لے اڑیں گے ——— اس کے بعد روسیاہ جانے اور ایکریمیا والے جانیں ——— وہ دونوں آپس میں لڑتے رہیں گے ——— بس اصل فارمولے میں تھوڑی سی گڑبڑ کرنی پڑے گی۔ اس طرح وہ کبھی صحیح ہتھیار نہ بنا سکیں گے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"میری سمجھ میں تو تمہارا یہ پلان نہیں آرہا ——— بڑا الجھا ہوا پلان ہے یہ ——— اس سارے کھیل کی بجائے اگر اصل فارمولا ہی محفوظ کر لیا جائے اور لیبارٹری ختم کر دی جائے تو زیادہ بہتر نہیں ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"نہیں ——— ایکریمین اور روسیاہی ایجنٹ دونوں ہی اس طرح مطمئن نہیں ہوں گے ——— یہ مسلسل پیچھے لگے رہیں گے اور پھر یہ ہوگا کہ ہم واقعی ایک نہ ایک دن اس فارمولے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ——— بہرحال میں اس پر مزید غور کرتا ہوں ——— دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے ——— آپ اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کریں تاکہ پلان کے بنتے ہی اس پر کام شروع

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہو جائے" ——— عمران نے کہا۔

"اچھا تو اس جنرل انصاری کا کیا کرنا ہے" ——— سر سلطان نے فرش پر پڑی ہوئی جنرل انصاری کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"صدر مملکت سے بات کر لیجیے ——— اور پھر ہارٹ اٹیک اور جنازہ اور پھر کفن دفن ——— اور کیا کرنا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کمرے کا دروازہ کھلا اور لمبا تڑنگا مضبوط جسم اور بھاری چہرے والا نوجوان بڑے اعتماد بھرے انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا اور کمرے میں رکھی ہوئی میز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا یہ عام سا دفتر تھا۔ میز پر مختلف کاغذات بکھرے ہوئے تھے نوجوان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

نوجوان چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر وہ اٹھا۔ کرسی کو ذرا سا پیچھے ہٹایا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز پر بکھری ہوئی چند کتابوں میں سے ایک کتاب اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ پھر اس نے ایک صفحے کے کونے کو اس طرح موڑ کر کتاب بند کر دی جیسے کتاب پڑھتے ہوئے نشانی لگائی جاتی ہے۔ کتاب اس نے میز پر رکھ دی اور اٹھ کر کرسی کو آگے کی طرف کھسکایا اور دوبارہ بیٹھ گیا اسی لمحے میز کے عقب میں موجود دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اس کے اندر آتے ہی نوجوان احتراماً اُٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا تمہیں کوڈ پوری طرح یاد نہیں رہا ——— تم نے کتاب کا غلط صفحہ موڑ دیا ہے" ——— اُدھیڑ عمر آدمی نے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"غلط صفحہ ——— میں نے صفحہ نمبر ایک سو بارہ ہی موڑا ہے۔ اور یہی کوڈ ہے" ——— نوجوان نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ایک سو بارہ نہیں ——— ایک سو چودہ صفحہ موڑنا تھا"۔ اُدھیڑ عمر کا لہجہ اور خشک ہو گیا۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ ایک سو تیرہ صفحے کو کوڈ بنا لیتے ہیں۔ یہی میرا ذاتی نمبر بھی ہے" ——— نوجوان نے جواب دیا اور اُدھیڑ عمر آدمی اس بار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— کوڈ مکمل ہو گیا ہے" ——— کیا تمہیں اس قدر طویل کوڈ سے اُلجھن تو نہیں ہوتی" ——— اُدھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس! ——— یہ کوڈ وغیرہ تو اب ہماری زندگی کا ایک جز بن چکے ہیں ——— کوڈ جس قدر طویل ہو گا آدمی کی صحیح شناخت ہو جاتی ہے ——— اب آپ خود دیکھیں کبھی کوئی غلط آدمی اس کوڈ کو مکمل کر سکتا ہے" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ! ——— اس بار میں نے تمہارے لئے پاکیشیا کا مشن منتخب کیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہے ——— پاکیشیا میں ہمارے ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا ایک خفیہ لیبارٹری میں ایک اہم دفاعی ہتھیار کی تکمیل میں مصروف ہے اس ہتھیار کی اہمیت اس طرح سمجھی جا سکتی ہے کہ ایکریمین ایجنٹ دن رات اس کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں ——— انہوں نے وہ خفیہ لیبارٹری تلاش کر لی ہے چونکہ ہمارے ایجنٹ ان کی کارکردگی سے باخبر رہتے ہیں اس لئے ان کے حرکت میں آتے ہی مجھے اطلاعات مل گئی ہیں ——— اب ہم نے ایکریمین ایجنٹوں سے پہلے فارمولا حاصل کرنا ہے اور میں نے اس کام کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے" ——— اُدھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ——— میں تیار ہوں" ——— نوجوان نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے انتخاب کی دو وجوہات ہیں ——— ایک تو یہ کہ تم سپر ایجنٹ ایس۔ ون ہو اور اس مشن کے لئے ٹاپ سپر ایجنٹ کی ہی ضرورت ہے ——— دوسری بات یہ کہ تم پاکیشیا کے سب سے بڑے خطرے علی عمران سے واقف ہو اور پہلے بھی پاکیشیا جا چکے ہو" ——— اُدھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"علی عمران کی تفصیلات تو میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں ——— میں اُسے آسانی سے ڈیل کر لوں گا" ——— نوجوان نے کہا۔

"نہیں ——— یہ غلطی نہ کرنا ——— اگر علی عمران کو تمہاری پاکیشیا میں موجودگی کی بھنک بھی پڑ گئی تو پھر تمہاری کامیابی مشکوک ہو جائے گی" ——— اُدھیڑ عمر آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"کیا مطلب! ـــــ کیا علی عمران سے بالا بالا ہی مشن مکمل کرنا ہے"۔ نوجوان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ـــــ مجھے معلوم ہے کہ عام ایکریمین ایجنٹ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے ـــــ لیکن علی عمران اگر تمہارے مقابلے میں آگیا تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا" ـــــ ادھیڑ عمر نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــــ پھر آپ اپنے ایجنٹ کی صلاحیتوں کو ابھی تک نہیں سمجھ سکے ـــــ علی عمران واقعی انتہائی ذہین ـــــ پھرتیلا ـــــ ہوشیار اور چالاک آدمی ہے ـــــ وہ اکیلا دس سپر ایجنٹوں پر بھاری ہے ـــــ لیکن گذشتہ مشن کے دوران مجھے تجربہ یہ ہوا ہے کہ پاکیشیا میں عمران سے مقابلہ کئے بغیر کوئی مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ نجانے کس طرح اُسے علم ہو جاتا ہے اور پھر وہ سپر سانک طیارے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کام شروع کر دیتا ہے اس لئے میں نے ابھی ابھی جو پلان بنایا ہے اس میں اس علی عمران کو استعمال کر کے اس سے یہ فارمولا اڑایا جائے گا" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نشے میں ہو ـــــ یا پھر گھاس چر کے آئے ہو ـــــ علی عمران تمہارے کہنے پر اپنے ملک کا اہم ترین دفاعی فارمولا چرا کر تمہیں دے گا" ـــــ ادھیڑ عمر باس نے انتہائی بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے کہنے پر نہیں ـــــ بلکہ وہ مجبوراً ایسا کرے گا باس"۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"وہ کس طرح ـــــ مجھے تفصیل بتاؤ ـــــ تمہارے ذہن میں کیا پروگرام ہے" ـــــ؟ باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"باس! ـــــ عمران میرا دوست ہے ـــــ لیکن وہ میری اصل حیثیت سے واقف نہیں ہے ـــــ میں اگر اس پر نئی ایجاد این سکس گرام آزماؤں تو میں اس کے ذہن کو آسانی سے کنٹرول کر سکتا ہوں ـــــ اس کے بعد وہ میرے حکم کے مطابق سب کچھ کر سکے گا۔ اس طرح میں ایکریمین ایجنٹوں کے سامنے آئے بغیر فارمولا حاصل کر لوں گا" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ تمہارا خیال غلط ہے ـــــ این سکس گرام مشین انتہائی پیچیدہ ہے ـــــ وہ صرف اسی صورت میں کامیابی سے استعمال ہو سکتی ہے جب کہ اس کا معمول اس پر ذہنی طور پر تیار ہو ـــــ تم یہ چکر بازی ذہن سے نکال دو اور ڈائریکٹ ایکشن کرو" ـــــ باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــــ جیسے آپ کا حکم" ـــــ نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ لو فائل ـــــ اس میں تمام رپورٹیں موجود ہیں ـــــ آگے تمہارا اپنا کام ہے ـــــ مجھے بہر حال وہ فارمولا چاہئے" ـــــ باس نے میز کی دراز سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکال کر نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــــ میں آج ہی پاکیشیا روانہ ہو جاتا ہوں" ـــــ نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تم نے تمام پروگرام اپنے سیکشن کے ذریعے پورا کرنا ہے ـــــ پاکیشیا میں موجود روسیاہی ایجنٹوں کو تم نے نہیں چھیڑنا ـــــ کیونکہ جس طرح ہمارے ایجنٹ ایکریمین ایجنٹوں کی نگرانی کرتے ہیں اسی طرح وہ ہماری نگرانی کرتے ہیں ـــــ اس لئے ان سے لنک ہوتے ہی تم سامنے آجاؤ گے" ـــــ باس نے کہا۔

"یس باس! ـــــ میں سمجھتا ہوں ـــــ آپ بے فکر رہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو تین روز کے اندر فارمولا آپ کی میز پر موجود ہوگا" ـــــ نوجوان نے کہا اور پھر باس کے سر ہلانے پر وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار شہر سے دور ایک پہاڑی کے دامن میں واقع اس کی ذاتی رہائش گاہ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

"سر! ـــــ پاکیشیا سے فون آیا ہے کسی علی عمران کا" ـــــ رہائش گاہ میں داخل ہوتے ہی اس کے ذاتی ملازم نے کہا۔

علی عمران کا ـــــ پھر ـــــ"؟ نوجوان نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے فون نمبر دیا ہے کہ جیسے ہی آپ آئیں انہیں فون کرلیں ـــــ فون نمبر میں نے پیڈ پر لکھ دیا ہے" ـــــ ملازم نے جواب دیا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا فون سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ سٹینڈ کے ساتھ رکھے ہوئے پیڈ پر فون نمبر درج تھا۔ نوجوان نے فون نمبر کو ایک نظر دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے فارن کال کے لئے مخصوص نمبر پریس کئے۔ لنک ہوتے ہی اس نے عمران کا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بتایا ہوا فون نمبر پریس کر دیا۔

"ارے کس کی زبان کھجلائی ہے ـــــ بھائی نیم کے پتوں کا عرق پیا کرو ـــــ خارش کے لئے بہترین دوا ہے" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں سولوف بول رہا ہوں روسیاہ سے" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سولف ـــــ یعنی اب سولف جیسی حقیر سی دوا بھی پاکیشیا سے شفٹ ہو کر روسیاہ پہنچ گئی ہے ـــــ بھئی کچھ نہ کچھ تو پاکیشیا میں بھی رہنے دو" ـــــ عمران کا جواب سنائی دیا اور سولوف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"سولف نہیں ـــــ سولوف" ـــــ سولوف نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوہ سولحاف! ـــــ ارے تم ہو بھائی! ـــــ کہاں چلے گئے تھے جب سے تم گئے ہو ہمیں سردی زیادہ لگنے لگی ہے ـــــ اور سردی تو لگنی ہی ہے جب سولحاف غائب ہو جائیں" ـــــ عمران نے کہا اور سولوف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اچھا بتاؤ کیسے فون کیا تھا" ـــــ؟ سولوف نے اب براہ راست بات شروع کر دی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران کی زبان اسی طرح چلتی رہے گی۔ ایک مشن کے دوران اس کی دوستی بس اتفاقاً ہی عمران سے ہو گئی تھی اس مشن میں عمران کا کوئی انٹرسٹ نہ تھا کیونکہ یہ مشن ناراک میں ایکریمیا کے خلاف تھا۔ عمران کا نام اس نے سنا ہوا تھا۔ اس لئے وہ اس کی بابت اچھی طرح جان گیا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"بس ریسیور اٹھایا۔ نمبر ڈائل کئے اور فون ہو گیا ـــــ تمہاری طرف کیا طریقہ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اچھا میں فون بند کر رہا ہوں ـــــ گڈ بائی" ـــــ سولوف نے جان بوجھ کر کہا۔

"ارے ارے بند نہ کرنا ـــــ میری بات سنو! ـــــ کیا تم چند روز کے لئے پاکیشیا نہیں آسکتے ـــــ میری کل سالگرہ ہے اور میں نے پوری دنیا سے تمام دوستوں کو مدعو کیا ہوا ہے ـــــ تمہارے مطلب کے دوست ہوں گے" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واہ! ـــــ یہ تو واقعی بڑی خوشی کا موقع ہے ـــــ ٹھیک ہے میں کل پہنچ جاؤں گا" ـــــ سولوف نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"جس فلائیٹ سے آنا ہو ـــــ مجھے اطلاع کر دینا۔ میں ایئرپورٹ پر تمہیں ریسیو کر لوں گا ـــــ کیونکہ تمہاری عاشقانہ طبیعت سے ڈر لگتا ہے ـــــ ایسا نہ ہو کہ ایئرپورٹ پر ہی تمہیں کوئی خوبصورت چہرہ نظر آجائے اور تم اس کے پیچھے ـــــ اور میری موم بتیاں پھونک مارنے کے انتظار میں جل جل کر ختم ہو جائیں" ـــــ عمران نے کہا اور سولوف قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

میں کل شام کی فلائیٹ سے پہنچوں گا ـــــ لیکن میں میک اپ میں ہوں گا ـــــ تم جانتے تو ہو" ـــــ سولوف نے کہا۔

ارے میک اپ کہیں زنانہ نہ کر لینا ـــــ ورنہ ڈیڈی کو رپورٹ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مل جائے گی ـــــ اور وہ آجکل بڑی مضبوط جوتیاں پہننے لگ گئے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور سولوف کے حلق سے ایک بار پھر زوردار قہقہہ نکلا۔

"او کے! ـــــ زنانہ نہیں ـــــ مردانہ میک اپ میں آؤں گا۔ گڈ بائی" ـــــ سولوف نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامرانی کی چمک تھی۔ اس نے پاکیشیا تو جانا ہی تھا اس طرح وہ اب نیا پروگرام بنا سکتا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے خاص کمرے میں آیا اور پھر اس نے فائل کھول کر اس کا مطالعہ شروع کر دیا تاکہ صورتحال کے مطابق وہ اپنا پروگرام فائنل کر سکے۔ فی الحال اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ اکیلا پاکیشیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر ضرورت پڑی تو پھر اپنے سیکشن کو بلا لے گا۔ ورنہ جو پروگرام اس کے ذہن میں تھا اس کے مطابق اسے یقین تھا کہ وہ عمران کے ذریعے ہی اپنا مشن آسانی سے پورا کر لے گا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

صفدر اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر سپیکنگ" ——— صفدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر" ——— صفدر نے کتاب ایک طرف پھینکتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم ایک اہم مشن کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو" ——— ایکسٹو کا لہجہ نرم تھا۔

"یس سر! ——— یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں سر! ——— میں ہر وقت ذہنی طور پر تیار رہتا ہوں سر" ——— صفدر نے جواب دیا لیکن اس کے ذہن میں یہ خیال ضرور آیا تھا کہ آج ایکسٹو نے حکم دینے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کی بجائے یہ پوچھنے کی ضرورت کیوں سمجھی ہے۔

"کیا تم پاکیشیا کے خلاف کام کرو گے ——— عمران اور سیکرٹ سروس کے خلاف" ——— ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں سمجھا نہیں سر! ——— پاکیشیا کے خلاف میں کام کروں" ——— صفدر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو! ——— ایک اہم ترین مسئلہ سامنے ہے ——— پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری میں ایک اہم دفاعی ہتھیار تیار ہو رہا ہے اس کا علم ایکریمین اور روسیاہی ایجنٹوں کو ہو گیا ہے اور وہ اس کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں ——— اس لئے اس ہتھیار اور فارمولے کو بچانے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم ایک ڈرامہ کھیلیں اور وہ ڈرامہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم روسیاہی سپر ایجنٹ بن کر لیبارٹری سے یہ فارمولا حاصل کرو اور فرار ہو جاؤ ——— تاکہ ایکریمین ایجنٹوں کو یہی پتہ چلے کہ فارمولا روسیاہ کے پاس چلا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ آپس میں لڑتے رہیں گے ——— لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اس طرح ایکشن کرو کہ یہ ڈرامہ محسوس نہ ہو بلکہ اصل حقیقت ہو ——— تمہارے قد و قامت اور جسم کا روسیاہ میں ایک سپر ایجنٹ ایس۔ ون ہے اس کا نام سولوف ہے وہ عمران کا دوست ہے ——— عمران نے اسے اپنی سالگرہ کا بہانہ بنا کر یہاں بلوایا ہے ——— اس کے بعد تم اس کی جگہ لے سکتے ہو ——— اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران اس فارمولے کا دفاع کریں گے ——— اور تم نے سولوف کے میک اپ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں یہ فارمولا حاصل کرنا ہے ——— پاکیشیا کی سرحد پر ایک بار پھر تبدیلی ہوگی ——— اصل سولوف ایکریمین ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا جائے گا اور وہ فارمولا ایکریمین ایجنٹ لے اڑیں گے ——— لیکن ان کے پاس نقلی فارمولا جائے گا اور اصل فارمولا واپس لیبارٹری پہنچ جائے گا ——— پھر ہمارا یہ فارمولا محفوظ ہو جائے گا اور روسیاہ اور ایکریمین ایجنٹ آپس میں لڑتے رہیں گے" ——— ایکسٹو نے کہا۔

"سر! ——— میں تو تیار ہوں اور بالکل اصل ایکشن بھی کروں گا لیکن سر! ——— روسیاہ اور ایکریمین دونوں جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کا کیا ہوگا" صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے پروگرام تیار کر لیا گیا ہے ——— اس فارمولے کو حتمی شکل دینے کے لئے ایکریمیا سے ایک فارمولا ہم نے حاصل کرنا ہے ——— اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس بظاہر ایکریمیا میں اپنا فارمولا واپس لینے جائے گی۔ لیکن اس کا اصل مشن ان کا فارمولا حاصل کرنا ہوگا" ——— ایکسٹو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سر! ——— میں تیار ہوں" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سوچ لو ——— دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تمہارا ذہن ہپناٹزم کے ذریعے بدل دیا جائے تاکہ تمہارے ایکشن میں واقعی اصلیت آجائے" ——— ایکسٹو نے کہا۔

جیسے آپ مناسب سمجھیں سر! ——— ویسے میں اپنی طرف سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تو پوری کوشش کروں گا کہ میرا مشن ڈرامہ محسوس نہ ہو ——— لیکن اس کے باوجود بھی ہو سکتا ہے کہ کہیں کوئی ایسا اقدام ہو جائے جس سے ایکریمین ایجنٹ مشکوک ہو جائیں ——— اس لئے آپ جیسا مناسب سمجھیں میں حاضر ہوں" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"گڈ! ——— تم ایسا کرو کہ بادانی کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچ جاؤ ——— وہاں عمران موجود ہوگا ——— تم عمران سے اس معاملے میں ڈسکس کر لینا ——— پھر جیسے تم دونوں فیصلہ کرو ویسے ہی ہو جائے گا" ——— ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے رسیور رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لیا۔ یہ واقعی اس کی زندگی کا ایک انوکھا مشن تھا جس میں اس نے اپنے ہی ساتھیوں اور اپنے ہی ملک کے خلاف کام کرنا تھا۔ یہ اس کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج بھی تھا اور اس نے یہ چیلنج قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ویسے اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ عمران کو قائل کر دے گا کہ وہ اس کا ذہن تبدیل نہ کرے۔ کیونکہ ذہن تبدیل ہونے کے بعد وہ لطف محسوس نہ کر سکے گا جو سب کچھ جانتے بوجھتے محسوس ہو سکتا تھا۔ اس نے ڈریسنگ روم میں جا کر لباس تبدیل کیا اور پھر فلیٹ بند کر کے وہ سیڑھیاں اترتا نیچے موجود اپنے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری کے ساتھ بادانی کالونی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ یہ شاید ایکسٹو کا کوئی نیا اڈہ تھا اس سے پہلے وہ کبھی اس کوٹھی میں نہ گیا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بادانی کالونی میں داخل ہونے کے بعد اُسے کوٹھی نمبر بارہ تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی۔ یہ خاصی بڑی کوٹھی تھی۔ اور کالونی کے مین روڈ کے اوپر ہی تھی۔ اس لئے صفدر نے کار پھاٹک کے باہر روکی اور نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف کی شکل نظر آئی۔

"اوہ! ــــ صفدر صاحب آپ! ــــ میں پھاٹک کھولتا ہوں"۔ جوزف نے کہا اور کھڑکی سے غائب ہو گیا۔

صفدر مسکراتا ہوا دوبارہ سٹیرنگ پر آ بیٹھا اور پھر پھاٹک کھلتے ہی وہ کار اندر لے گیا۔ اس کی آنکھوں میں کوٹھی کی اندرونی حالت دیکھ کر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ کوٹھی کو اس انداز میں سجایا گیا تھا۔ جیسے وہاں کوئی فنکشن ہونے والا ہو۔ صفدر نے جیسے ہی کار پورچ میں روکی۔ راہداری سے عمران باہر آ گیا اس نے باقاعدہ زری کی چمکدار شیروانی پہن رکھی تھی۔ کڑک سفید پاجامہ اور سلیم شاہی جوتی کے ساتھ وہ بڑا وجیہہ لگ رہا تھا۔

"ارے کیا شادی تو نہیں ہو رہی آپ کی عمران صاحب ــــ؟" صفدر نے کار سے اترتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"جوزف ــــ جوزف" ــــ عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور جوزف جو پھاٹک بند کر کے واپس آ رہا تھا دوڑتا ہوا برآمدے میں آ گیا۔

"یس باس" ــــ جوزف نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاؤ جلدی سے جا کر کسی حلوائی سے دس بارہ کلو مٹھائی اُدھار

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لے آؤ۔ تاکہ میں صفدر کا منہ مٹھائی سے بھر دوں ــــ مجھے تو آج پتہ چلا ہے کہ میں اب تک کنوارہ کیوں پھر رہا ہوں۔ بس صفدر کا منہ مٹھائی سے بھرنے کی دیر ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"باس! ــــ عورت شیطان ہوتی ہے اس لئے باس مٹھائی کی بجائے اگر ــــ" جوزف نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔ لیکن شاید صفدر کی وجہ سے وہ خاموش ہو گیا۔

"ارے افریقی احمق! ــــ شیطان کے بغیر تو زندگی ہی سپاٹ ہو جاتی ہے ــــ اب دیکھو اگر شیطان نہ ہوتا تو آدم و حوا جنت میں پڑے خراٹے لے رہے ہوتے اور بور ہو رہے ہوتے"۔ عمران نے لیکچر دینا شروع کر دیا۔

"بس بس اب یہ لیکچر بند کرو ــــ اور مجھے بتاؤ کہ یہ چکر کیا ہے" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میری سولہویں سالگرہ ہے ــــ پوری سولہ موم بتیاں خریدنی پڑی ہیں ــــ ویسے یار صفدر! ــــ اس مہنگائی کے دور میں یہ بوڑھے آخر کیا بیچ کر موم بتیاں خریدتے ہوں گے ــــ غضب خدا کا۔ جب اسّی نوّے موم بتیاں خریدنی پڑ جاتی ہوں گی تو مریع زمین تو بک ہی جاتی ہو گی ــــ اور ہر سال اگر مربع بکتا رہے تو مرنے سے پہلے ہی آدمی خود مربع بن جاتا ہو گا" ــــ عمران کی زبان چل پڑی اور صفدر تو ہنستا رہا۔ البتہ جوزف خاموشی سے ایک طرف چلا گیا۔

"آپ نے سولہ موم بتیوں کا خوامخواہ خرچہ کیا ــــ ایک دو ہی کافی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تھیں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ آنے والے مہمان صرف فیڈر تحفے میں دے کر چلے جاتے ـــــ اور جو لیا تو مجھے گود میں اٹھا کر پچکارنا شروع کر دیتی" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں اندر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

"ایکسٹو نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے سپر ایجنٹ بننا ہے اور آپ یہاں سالگرہ کا چکر چلائے ہوئے ہیں" ـــــ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سپر ایجنٹ! ـــ اور تم ـــ کمال ہے ـــ میرے خیال میں ایکسٹو کو اب کم دکھائی دینے لگا ہے" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں! ـــ میں سپر ایجنٹ کیوں نہیں بن سکتا" ـــــ صفدر نے بھی خوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"تم بن سکتے ہو تو بن جاؤ ـــ میں تو تمہیں شکل سے بڑا شریف آدمی سمجھتا تھا ـــ چلو میں اپنا خیال بدل لیتا ہوں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سپر ایجنٹ شریف آدمی نہیں ہوتے" ـــــ صفدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"خاک ہوتے ہیں ـــ خالی ایجنٹ تین تین چار چار ساتھ لگائے پھرتے ہیں کہ ان میں سے رات گذارنے کے لئے کوئی دانہ چن لو۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اور تم سپر ایجنٹ بننا چاہتے ہو ـــ تو تمہارے پاس تو پھر پوری البم ہوگی" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر بکلخت قہقہہ مار کر ہنس پڑا وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ وہ طوائفوں کے دلال کو ایجنٹ کہہ رہا تھا۔

"ایسی ایجنٹی تو واقعی میرے بس کا روگ نہیں ہے ـــ میں سیکرٹ سروس کی بات کر رہا ہوں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا یعنی خفیہ خدمت ـــ تو میرے بھائی ابھی اس ملک میں ایسا قانون نہیں بنا کہ ایسی خدمت کو کھلے عام سرانجام دیا جا سکے حدود آرڈیننس نافذ ہے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے ـــ آپ کی مرضی ـــ اب آپ سے بحث تو کم از کم میں نہیں کر سکتا ـــ پھر میں واپس جاؤں اور کوئی تحفہ وغیرہ لے آؤں آپ کی سولہویں سالگرہ کے لئے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تحفہ! ـــ واہ ارے جوزف! ـــ وہ مٹھائی ـــ تم تو واقعی سپر ایجنٹ ہو ـــ" عام ایجنٹ دانہ کی بات کرتے ہیں۔ تم تحفہ کہہ رہے ہو ـــ واہ کیا خوبصورت لفظ ہے تحفہ" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر اس بار واقعی شرمندہ ہو گیا۔ عمران کا ذہن واقعی نکتہ رسی میں خوب چلتا تھا۔

"ہاں تو تم تحفے کی بات کر رہے تھے ـــ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا ـــ تحفہ شادی شدہ نہ ہو۔ اس کی سزا زیادہ ہے قانون

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اس بار منہ بناتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا تھا کہ وہ عمران کو واپس جانے کی دھمکی دے۔

"ارے ارے اتنی جلدی بھی کیا ہے ـــــ ابھی تو دن ہے۔ سالگرہ تو رات کو ہوتی ہے ـــــ آخر سولہویں سالگرہ ہے دن کو تو ستر اسی سالوں والی سالگرہ ہی منائی جا سکتی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر ہنستے ہوئے بیٹھ گیا۔

"کیا واقعی تم روسیاہی سُپر ایجنٹ بننے کے لئے تیار ہو" ـــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل تیار ہوں ـــــ ایکسٹو کی مرضی ہے وہ جس طرح چاہے گا ہم نے تو صرف حکم کی تعمیل کرنی ہے" ـــــ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ـــــ تو پھر تمہارا ذہن تبدیل کر دیا جائے۔ کیا خیال ہے۔ بس انجکشنز لگوانے پڑیں گے پیٹ میں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پیٹ میں ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا مجھے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے جو پیٹ میں انجکشن لگیں گے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تو اور میں کیا سمجھوں ـــــ ظاہر ہے تم ملک سے غداری کرنے پر تلے ہوئے ہو ـــــ اور ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کسی محبِ وطن کو کوئی پاگل کتا کاٹ لے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"آپ اسے غداری کہہ رہے ہیں ـــــ ویسے عمران صاحب! اگر آپ میرا ذہن تبدیل نہ کریں تو زیادہ بہتر ہے ـــــ اس طرح میں اس لطف سے محروم ہو جاؤں گا جو مجھے آپ اور اپنے ساتھیوں کے خلاف کام کرتے ہوئے محسوس ہوگا" ـــــ صفدر کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"سوچ لو ـــــ کم از کم میں تو رتی برابر بھی لحاظ نہ کروں گا ـــــ اور تم کہیں لحاظ کے چکر میں مارے جاؤ" ـــــ عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ـــــ میں نے ایک مشن مکمل کرنا ہے اور حقیقت میں کرنا ہے تو پھر لحاظ کیسا ـــــ البتہ اگر کوئی ممبر میرے ہاتھوں مارا گیا تو شاید بعد میں مجھے افسوس رہے" ـــــ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تمہارے ہاتھوں اور سیکرٹ سروس کا ممبر مارا جائے ـــــ ایسی کوئی بات نہیں سُپر ایجنٹ صاحب! ـــــ یہاں بڑے بڑے سُپر ایجنٹ یہ تصور لے کر آتے ہیں ـــــ لیکن آخر میں ناکامی ان کا مقدر بن جاتی ہے" ـــــ عمران کا لہجہ یکلخت خشک ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں دیکھوں گا کہ ناکامی کسے کہتے ہیں"۔ صفدر کا لہجہ بھی یکلخت خشک ہو گیا تھا۔

"گڈ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ واقعی تمہارا ذہن تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ ویسے میں نے ایکسٹو سے یہی کہا تھا کہ صفدر کا ذہن تبدیل کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن اس کا اصرار تھا کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی ـــــ صفدر اچھا اداکار ہے۔ وہ اپنی اداکاری میں اصلیت کا رنگ بھر سکتا ہے اور اب

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تمہاری باتوں سے مجھے ایکسٹو کی مردم شناسی کا قائل ہونا پڑا ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ!۔۔۔ بہرحال یہ میری زندگی کا ایک انوکھا اور یادگار مشن ہوگا۔۔۔ اب پروگرام بتایئے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروگرام بڑا سیدھا سادھا ہے۔۔۔ روسیاہی سپر ایجنٹ سولوف کو میں نے بلوایا ہے۔۔۔ وہ واقعی سپر ایجنٹ ہے۔ اور جتنی آسانی سے وہ میرے بلانے پر آنے کے لئے تیار ہوگیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے یہاں آنے کا پروگرام رکھتا تھا اس کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ روسیاہ کو بھی اس فارمولے کی اطلاع مل چکی ہے اور اس نے سولوف کو ہی اس مشن کے لئے مقرر کیا ہوگا۔۔۔ سولوف شاید اب نیا چکر چلانے کے موڈ میں ہے۔ وہ مجھے استعمال کرنا چاہتا ہوگا۔۔۔ وہ آج شام کی فلائٹ سے آرہا ہے۔ میں اسے ایئرپورٹ لینے جاؤں گا۔۔۔ تم نے ایئرپورٹ پہنچ جانا ہے۔ وہ میک اپ میں ہوگا۔ لیکن میں اس سے ملوں گا تو تم اسے آسانی سے پہچان لوگے۔۔۔ اس کے بعد میں اسے یہاں کوٹھی میں لے آؤں گا۔۔۔ ہوسکتا ہے اس کے آدمی خفیہ طور پر نگرانی کریں اس لئے تم نے یہاں نہیں آنا۔۔۔ تم اس کی شکل وصورت چال ڈھال۔۔۔ انداز گفتگو۔۔۔ سب نوٹ کرلوگے۔۔۔ اور پھر تم نے اس کا میک اپ کرنا ہے اور اپنا کام شروع کردینا ہے۔۔۔ ایئرپورٹ کے بعد تم ہمارے دشمن کے روپ میں ہی سامنے آؤ گے اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لئے تم کہاں رہتے ہیں۔۔۔ کیا کرتے ہو۔۔۔ یہ سب کچھ تمہارے اپنے ذہن پر منحصر ہے۔ البتہ میں تمہیں ایک فائل دے سکتا ہوں جس میں وہ ساری معلومات جو میں سولوف کے متعلق اکٹھی کرسکتا تھا میں نے کردی ہیں۔۔۔ تاکہ تمہیں اپنے ہیڈ کوارٹر رابطے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔ تم نے کام عام جاسوسوں کے انداز میں نہیں کرنا۔۔۔ بلکہ سپر ایجنٹ کے طور پر کام کرنا ہے یہ بات ذہن میں رکھنا۔۔۔ اس فائل میں اس لیبارٹری کا محل وقوع اور اس فارمولے کے متعلق بھی تفصیلات درج ہیں۔۔۔ جب تم یہ فارمولا حاصل کرلو گے تو تم اسے لے کر فوری طور پر اسی کوٹھی میں پہنچو گے۔۔۔ یہاں ٹائیگر موجود ہوگا۔ تم اسے کوڈ ورڈ ریڈ ٹاک کہو گے تو وہ تم سے فارمولا لے لیگا اور تمہیں خفیہ راستہ بتادے گا۔۔۔ تم اپنا میک اپ صاف کرکے اس خفیہ راستے سے نکل کر اپنے فلیٹ میں چلے جاؤ گے"۔۔۔ عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس دوران اصل ایجنٹ سولوف یہیں رہے گا۔۔۔ اور پھر وہ فارمولا لے کر یہاں سے نکلے گا۔ لیکن آپ اسے کس طرح ڈیل کریں گے"۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔۔۔ ایکسٹو کا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی، میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے اٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"یس" ——— عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران سے بات کراؤ" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"عمران بول رہا ہوں ——— سپر ایجنٹ صفدر بھی یہاں موجود ہے اور اپنی صلاحیتیں دکھانے کے لئے بے چین ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"صورت حال بدل گئی ہے ——— نعمانی اور جولیا نے ابھی اطلاع دی ہے کہ لیبارٹری سے فارمولا غائب ہو چکا ہے ——— اور ایک سائنسدان بھی غائب ہے" ——— ایکسٹو نے کہا۔

"اوہ! ——— اس کا مطلب ہے کہ ایکریمین ایجنٹوں نے ہم سب سے زیادہ پھرتی دکھائی ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ اس سائنسدان کو ایئرپورٹ کے قریب کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے ——— وہ لیبارٹری میں اسسٹنٹ تھا ——— اور ایک اہم پرزے کی ڈلیوری لینے کے لئے سرکاری طور پر ایئرپورٹ جا رہا تھا ——— اس کی باقاعدہ تلاشی لی گئی تھی لیکن اس وقت وہ فارمولا اس سے نہیں ملا تھا ——— لیکن اس سائنسدان کی ایک جراب اتری ہوئی پائی گئی ہے ——— اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کام کیا گیا ہے ——— اسے کسی طرح ایسی جراب مہیا کی گئی ہے جس کے اندر فارمولا چیک نہیں کیا جا سکا" ——— ایکسٹو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے کہا۔

"تو پھر اب" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمام ممبرز کی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ ایئرپورٹ اور دیگر مقامات کی نگرانی کی جا رہی ہے" ——— ایکسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب پھر اس ڈرامے کی تو ضرورت رہی نہیں ——— ایکریمین ایجنٹوں کا ایک آدمی میری نظر میں ہے۔ میں اس سے معلوم کرتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی تم سپر ایجنٹ بننے کا خواب ہی دیکھ رہے تھے کہ سپر ایجنٹوں نے کام بھی دکھا دیا ——— میں لباس بدل لوں۔ باہر میرا انتظار کرو" ——— عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ صفدر ظاہر ہے اب کیا کہہ سکتا تھا شانے اچکاتا ہوا باہر کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ سارا منصوبہ ہی پلٹ گیا تھا۔

چند لمحوں بعد عمران دوڑتا ہوا باہر آیا اور صفدر کو کار میں بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ جلدی سے دروازہ کھول کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"چلو جلدی کرو ——— کنٹری کلب چلو ——— مجھے یقین ہے کہ فارمولا ابھی تک باہر نہ گیا ہوگا" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کار موڑی اور پھاٹک کی طرف بڑھا دی وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کنٹری کلب کے مالک مرچنٹ کو چیک کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس کے متعلق عام خیال تھا کہ اس کا تعلق ایکریمین ایجنٹوں سے رہتا ہے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سولوف ایئرپورٹ جانے کے لئے کار میں بیٹھنے ہی والا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی سے نکلنے والی پن نے اس کی کلائی پر ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ یہ ٹاپ ایجنسی کے باس کی طرف سے کال کی مخصوص نشانی تھی۔ سولوف نے چونک کر گھڑی کا ونڈ بٹن دبایا اور گھڑی کو منہ کے قریب کر لیا۔

"یس باس!۔۔۔ ایس۔ ون اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ سولوف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سولوف!۔۔۔ ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ لیبارٹری سے فارمولا ایکریمین ایجنٹوں نے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کے ذریعے اڑا لیا ہے اس لیبارٹری اسسٹنٹ کو ایئرپورٹ کے قریب گولی مار دی گئی ہے ہمارے ایجنٹ ایکریمین ایجنٹوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔۔۔ اس لئے اب تمہارے جانے کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔ اگر ایکریمین

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایجنٹ قابو میں نہ آئے تو پھر شاید تمہیں اس فارمولے کے حصول کے لئے ایکریمیا جانا پڑے۔۔۔ فی الحال تم اپنا مشن ڈراپ کر دو۔ اوور" دوسری طرف سے باس کی کرخت آواز سنائی دی۔

"اوہ باس!۔۔۔ انہوں نے حیرت انگیز تیزی سے کام کیا ہے اوور"۔۔۔ سولوف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں!۔۔۔ دراصل لیبارٹری میں چیکنگ کا نظام ایسا تھا کہ میرا خیال تھا کہ فارمولا آسانی سے نہ اڑایا جا سکے گا۔۔۔ لیکن انہوں نے اندر کا آدمی گانٹھ لیا۔۔۔ بہرحال فارمولا کہیں نہیں جا سکتا۔ وہ ہم نے ہر حال میں حاصل کرنا ہے۔۔۔ تم فوری روانگی کے لئے تیار رہنا۔۔۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر سکتا ہوں۔ اوور" باس نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر!۔۔۔ میں تیار رہوں گا۔ اوور"۔۔۔ سولوف نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کا لفظ سنتے ہی اس نے ونڈ بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور کار سے نیچے اتر کر وہ دوبارہ اندر کمرے میں آ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور عمران سے رابطہ قائم کرنے کے لئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"علی عمران سے بات کراؤ۔۔۔ روسیاہ سے بول رہا ہوں"۔ سولوف نے تیز لہجے میں کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"وہ موجود نہیں ہیں ـــــ کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا دیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اُسے کہہ دینا کہ سولوف کا فون آیا تھا ـــــ ایک ضروری کام کی وجہ سے وہ اس کی سالگرہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا انتظار نہ کیا جائے" ـــــ سولوف نے پیغام دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ پیغام پہنچ جائے گا" ـــــ بھاری آواز والے نے جواب دیا۔

"او۔کے" ـــــ سولوف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا موڈ آف ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھا اور الماری کھول کر اس نے شراب کی بوتل نکالی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر وہ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن آدھی بوتل پینے کے بعد اس نے ناگوار سا منہ بناتے ہوئے بوتل کو کارک لگا کر اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔ اُسے شراب پینے میں بھی لطف نہ آ رہا تھا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور رسالوں، کتابوں سے بھرے ہوئے ایک ریک کی طرف بڑھنے لگا۔

ابھی وہ ریک تک پہنچا بھی نہ تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی وہ چونک کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس" ـــــ سولوف نے رسیور اٹھا کر سخت لہجے میں کہا۔

"ایس۔ون! ـــــ ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ ایکریمین ایجنٹ لینٹری فارمولا لے کر پاکیشیا سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے انہوں نے اس کا پہلے سے انتظام کر رکھا تھا ـــــ انہوں نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا ہوا تھا ـــــ یہ طیارہ قبرص کے لئے بک کرایا گیا ہے ـــــ تم جانتے ہو کہ قبرص میں ایکریمین ٹاپ ایجنسی کا خفیہ ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ فارمولا لازماً وہیں پہنچے گا۔ پاکیشیا سے اس طیارے کو چلے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گذر چکا ہے اور قبرص پہنچنے کے لئے اُسے چار گھنٹوں کا مزید سفر طے کرنا ہے جبکہ تم اگر یہاں سے اپنے فیلکن طیارے پر جاؤ تو ان سے آدھا گھنٹہ پہلے قبرص پہنچ سکتے ہو" ـــــ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر! ـــــ بالکل پہنچ سکتا ہوں" ـــــ سولوف نے جواب دیا۔

"تو تم روانہ ہو جاؤ اور یہ فارمولا حاصل کر کے واپس آؤ۔ یہ سُن لو۔ چاہے اس فارمولے کے لئے تمہیں آدھا قبرص کیوں نہ تباہ کرنا پڑے مجھے فارمولا ہر حالت میں چاہیئے" ـــــ باس نے کہا۔

"میں اسے حاصل کر لونگا ـــــ لینٹری کو میں اچھی طرح جانتا ہوں میں اس کی رُوح سے بھی فارمولا حاصل کر لوں گا" ـــــ سولوف نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے! ـــــ وِش یُو گڈ لک" ـــــ باس نے کہا اور سولوف نے رسیور رکھا اور بھاگتا ہوا باہر موجود اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اب اس کے اعصاب پر چھائی ہوئی بوریت یکلخت دور ہو گئی تھی اور اب وہ ہر لحاظ سے پوری طرح چاق و چوبند ہو چکا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کنٹری کلب کی وسیع و عریض عمارت کی سائیڈ میں پارکنگ کے لئے کافی کھلی جگہ بنائی گئی تھی۔ لیکن اس وقت یہ جگہ تقریباً خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں صرف دو چار کاریں ہی نظر آ رہی تھیں صفدر نے جیسے ہی کار روکی، عمران نیچے اتر آیا۔

"جلدی آؤ ـــــ میں مرچنٹ کے دفتر میں جانا چاہتا ہوں" عمران نے صفدر کے لئے وہاں رکنے کی بجائے اسے ہدایت دی اور جلدی سے آگے بڑھنے لگا۔ لیکن وہ ابھی برآمدے تک ہی پہنچا تھا کہ صفدر اس سے آملا۔ مرچنٹ کا دفتر عمارت کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں تھا۔ چنانچہ بغیر کسی رکاوٹ کے عمران اور صفدر مرچنٹ کے دفتر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ دفتر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر بیٹھا ہوا مرچنٹ صاف دکھائی دے رہا تھا وہ کسی سے فون پر باتوں میں مصروف تھا۔ عمران اور صفدر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کو دیکھتے ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ! ـــــ اور یہاں" ـــــ مرچنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تمہارے شاگرد ہمیں آنکھیں دکھانے لگیں ـــــ تو پھر استاد کو آگاہ کرنا تو فرض بن جاتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب! ـــــ میرے شاگرد اور آپ کو آنکھیں دکھائیں یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ مرچنٹ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مرچنٹ! ـــــ تم نے آج تک ہمیشہ ہاتھ پیر بچائے رکھے ہیں ـــــ اس لئے تمہارے ہاتھ پیر ابھی تک سلامت بھی ہیں ـــــ ایکریمین ایجنٹ تمہارے شاگرد ہی ہیں ـــــ انہوں نے آج ایک لیبارٹری سے اہم دفاعی فارمولا اڑایا ہے۔ مجھے وہ فارمولا چاہیئے ـــــ ابھی اور اسی وقت" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری سے فارمولا اڑایا ہے ـــــ ایکریمین ایجنٹوں نے۔ اوہ! ـــــ میں معلوم کرتا ہوں ـــــ کل شام مجھے اطلاع ملی تھی کہ ایک ایکریمین ایجنٹ لینڈری یہاں آیا ہوا ہے ـــــ میں نے سوچا کہ وہ لازماً مجھ سے ملاقات کرے گا۔ لیکن اس نے مجھ سے اب تک کوئی رابطہ نہیں کیا ـــــ آپ تو جانتے ہیں کہ میرا یہ فیلڈ نہیں ہے اور میں یہاں کا باشندہ ہوں۔ ایکریمیا کا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نہیں ـــــ اس لئے میں اس معاملے میں آپ کی پوری مدد کروں گا"۔ مرچنٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں لینڈری کے متعلق کیسے معلوم ہوا تھا" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کل اُسے ایئرپورٹ پر دیکھا گیا تھا ـــــ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا تھا اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ـــــ ویسے لینڈری لازماً ڈسٹار سے ملا ہو گا اور ڈسٹار کم از کم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتا" ـــــ مرچنٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ پتہ کرو" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مرچنٹ نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈسٹار بار" ـــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں مرچنٹ بول رہا ہوں ـــــ ڈسٹار سے بات کراؤ ـــــ وہ جہاں بھی ہو ـــــ سمجھے" ـــــ مرچنٹ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ ہولڈ کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمارے متعلق کچھ نہ بتانا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں عمران صاحب! ـــــ میں جانتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں" ـــــ مرچنٹ نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ـــــ ڈسٹار بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ مرچنٹ نے فون کے ساتھ منسلک لاؤڈر آن کیا ہوا تھا اس لئے وہ ساری گفتگو اطمینان سے بیٹھے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سُن رہے تھے۔

"ڈسٹار! ـــــ میں مرچنٹ بول رہا ہوں ـــــ سُنا تھا کہ لینڈری آیا ہوا ہے ـــــ میں اس کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن وہ مجھ سے ملا ہی نہیں ـــــ کیا بات ہے کچھ زیادہ ہی مصروف ہے" ـــــ مرچنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لینڈری! ـــــ وہ تو چلا بھی گیا۔ کسی خصوصی کام کے لئے آیا تھا ـــــ مجھ سے اس نے کہا تھا کہ میں قبرص کے لئے ایک تیز رفتار طیارہ چارٹرڈ کرا دوں ـــــ وہ میں نے کرا دیا ـــــ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے واپس چلا گیا ہے" ـــــ ڈسٹار نے جواب دیا۔

"اچھا! ـــــ تو پھر کوئی شارٹ مشن ہی ہو گا" ـــــ مرچنٹ نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ـــــ اور نہ ہی اس نے کچھ بتایا ـــــ بلکہ میری تو اس سے براہ راست ملاقات بھی نہیں ہوئی۔ صرف فون پر بات ہوئی تھی ـــــ حالانکہ میں سوچ رہا تھا کہ اس سے تفصیلی ملاقات ہو گی تو میں ایکریمیا میں اپنے چند دوستوں کے نام اُسے پیغامات دوں گا ـــــ لیکن وہ بغیر ملے چلا بھی گیا ہے" ـــــ ڈسٹار نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پھر آ جائے گا ـــــ ایسے لوگوں کا تو آنا جانا رہتا ہی ہے ـــــ اور سناؤ تمہاری اس کھیپ کا کیا ہوا جو کسٹم پر پکڑی گئی تھی" ـــــ مرچنٹ نے کہا۔

"وہ ـــــ اس کا کیا ہو سکتا تھا ـــــ بس پکڑی گئی تو پکڑی گئی۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میری پیچھے بھاگنے کی عادت نہیں ہے۔ تم جانتے تو ہو" ـــــ ڈسٹار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ اچھی عادت ہے ـــــ اس طرح آدمی بہت سی مشکلات سے بچا رہتا ہے ـــــ او۔کے۔ گڈ بائی" ـــــ مرچنٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تھینک یو مرچنٹ! ـــــ بس اتنا کافی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور مرچنٹ سے مصافحہ کر کے وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" یہ بات یقینی ہے کہ فارمولا لینٹری ہی لے گیا ہے" ـــــ صفدر نے عمارت سے باہر نکل کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" ہاں! ـــــ وہ ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ ہے ـــــ میں اسے جانتا ہوں ـــــ اور اب یہ بھی سن لو کہ سولوف کو بھی لازماً اطلاع مل گئی ہو گی اور وہ بھی قبرص میں لینٹری کا انتظار کرے گا" ـــــ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــــ؟ صفدر نے پوچھا۔

" پروگرام کیا ہونا ہے ـــــ ہمارا مقصد تمہیں سپر ایجنٹ بنائے بغیر حل ہو گیا ہے ـــــ اصل فارمولا تو پہلے روز ہی لیبارٹری سے نکال لیا گیا تھا اور اس کی جگہ نقلی فارمولا وہاں رکھا گیا تھا ـــــ اب وہ دونوں آپس میں لڑتے رہیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ـــــ تو اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم" ـــــ صفدر نے منہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بناتے ہوئے کہا۔

" ابھی کہاں ختم ـــــ اصل مشن تو اب شروع ہو گا" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب! ـــــ میں سمجھا نہیں" ـــــ صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" مطلب بھی سمجھ میں آ جائے گا ـــــ تمہیں ایکسٹو نے تفصیل نہیں بتائی کہ ہمارا اصل مشن تو ایکریمیا سے وہ فارمولا ریڈ ٹاک اڑانا ہے۔ جس کے بغیر یہ فارمولا نامکمل ہے ـــــ اب ہم اسے مکمل کریں گے۔ قبرص میں ایکسٹو کے ایجنٹ موجود ہیں۔ وہ خود وہاں ڈرامہ کرتے رہیں گے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

" تم مجھے میرے فلیٹ پر اتار دو اور خود اپنے فلیٹ چلے جاؤ ـــــ میں فلیٹ سے ایکسٹو کو رپورٹ دے دوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر نے کار کا رخ عمران کے فلیٹ کی طرف موڑ دیا۔ عمران اپنے فلیٹ کے سامنے اتر گیا اور صفدر کار آگے بڑھا لے گیا۔

عمران نے فلیٹ میں پہنچتے ہی خصوصی فون سے دانش منزل کال کی۔

" ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

" طاہر! ـــــ میں عمران بول رہا ہوں ـــــ میں نے معلوم کر لیا ہے ایکریمیا والوں نے اپنا ٹاپ ایجنٹ لینٹری اس فارمولے کے لئے بھیجا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تھا اور وہ پوری منصوبہ بندی سے آیا تھا ——— وہ فارمولا لے کر ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے قبرص روانہ ہو گیا ہے ——— تم قبرص اور ایکریمیا میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دو ——— انہیں صرف ڈرامہ کرنا ہے ——— زیادہ تگ و دو کی ضرورت نہیں ہے۔ اب روسیاہ والے جانیں اور ایکریمیا والے" ——— عمران نے کہا۔

"روسیاہ والوں کو بھی شائد اس کی اطلاع مل چکی ہے کیونکہ جوزف نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ روسیاہ سے کسی سولوف کا فون آیا تھا اس نے پیغام دیا ہے کہ وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے سالگرہ میں شامل نہیں ہو سکتا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ مجھ جیسے غریب آدمی کی سالگرہ پر کون آتا ہے ——— ہر ایک کو ضروری کام ہی پڑ جاتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"مجھے یقین ہے کہ تم نے بھی کوئی تحفہ خریدنے کی ضرورت نہ سمجھی ہو گی ——— وہ صفدر بھی خالی ہاتھ منہ اٹھائے چلا آیا تھا۔ حالانکہ میں نے شیروانی بھی بڑی مہنگی سلوائی تھی" ——— عمران نے کہا۔

"عمران صاحب! ——— آپ واقعی سالگرہ منا ڈالیں۔ پھر دیکھیں کیسے کیسے تحائف موصول ہوتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ اصلی سالگرہ ——— ارے کیوں مجھے ساری عمر کنوارہ رکھنے پر تلے ہوتے ہو ——— جب میں نے سب کے سامنے ستر موم بتیاں ہانپتے کانپتے بجھائیں تو جو لیا تو فوراً ہی مجھے گرینڈ فادر کہنا شروع کر دے گی" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا چھوڑو ——— ابھی میں نے تحفے کی تشریح نہیں کی ورنہ تم بھی صفدر کی طرح ہنسنے کی بجائے رونا شروع کر دو گے ——— اب ریڈ ٹاک کا کیا کرنا ہے" ——— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو بہرحال حاصل کرنا ہی پڑے گا" ——— بلیک زیرو نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ صفدر کو اس مشن پر بھیج دو۔ بیچارہ سپر ایجنٹ نہ بننے پر بڑا مایوس نظر آ رہا تھا۔ اس کی بھی حسرت پوری ہو جائے گی" ——— عمران نے کہا۔

"اکیلے نہیں عمران صاحب! ——— صفدر لاکھ ذہین سہی ——— لیکن اکیلے جا کر ریڈ ٹاک حاصل کرنا اس کے بس سے باہر ہے۔ آپ کو کم از کم ضرور ساتھ جانا پڑے گا" ——— بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مگر دو سپر ایجنٹ ایک مشن پر کیسے جا سکتے ہیں ——— جب دو ملاؤں میں مرغی حلال نہیں رہ سکتی ——— تو دو سپر ایجنٹوں میں ریڈ ٹاک ریڈ سائلنس تو ضرور بن جائے گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"جیسے آپ کا حکم ——— میں نے تو اپنا خیال بتایا ہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال کسی حد تک درست ہے ——— لیکن ہمیں اپنے ممبرز کی صلاحیتوں کو بھی کام میں لانا چاہیئے۔ اس لئے صفدر بطور سپر ایجنٹ اس مشن پر ضرور جائے گا ——— لیکن باقی ٹیم کو میں علیحدہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ساتھ لے کر جاؤں گا اس کے بعد جو بھی ریڈ ٹاک حاصل کرے اس کی قسمت" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ——— اس طرح تو گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے ایسا کر لیتے ہیں کہ صفدر کو پہلے موقع دے دیا جائے۔ اگر وہ ناکام رہے تب پھر آپ ٹیم لے کر جائیں" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر! ——— یہاں ناکامی کا مطلب موت ہوتا ہے اس بات کا خیال ہمیشہ ذہن میں رکھا کرو ——— تمہارا کیا خیال ہے کہ صفدر ناکام ہونے کے بعد زندہ واپس آجائے گا ——— ہرگز نہیں ——— پھر اس کی لاش بھی واپس نہیں آسکتی۔ اس لئے ہمارا جانا ضروری ہے۔ ہم صفدر کو انڈر گراؤنڈ تحفظ دے سکتے ہیں۔ مقصد تو ایک ہی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ——— جیسے آپ کا حکم" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے! ——— میں مکمل معلومات حاصل کر لوں۔ اس کے بعد میں دانش منزل پہنچ کر اس سلسلہ میں حتمی فیصلہ کروں گا" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کمرے سے باہر آگیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

رات کا اندھیرا خاصا گہرا ہو چکا تھا۔ سڑکیں اب تقریباً سنسان پڑی ہوئی تھیں۔ صفدر نیشنل پارک میں پھولدار جھاڑیوں کے ایک بڑے جھنڈ کے پیچھے اس طرح چھپا بیٹھا تھا کہ عام گذرنے والے اسے دیکھ نہ سکتے تھے۔

صفدر کی نظریں نیشنل پارک کے سامنے سڑک پار ایک خاکستری رنگ کی تین منزلہ بلڈنگ پر جمی ہوئی تھیں۔ بلڈنگ کے چاروں کونوں میں بڑی بڑی مرکری لائٹس جل رہی تھیں جن کی وجہ سے بلڈنگ کا اردگرد کا کافی علاقہ تیز روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ بلڈنگ کی سپاٹ چھت پر چاروں طرف مشین گنوں سے مسلح افراد چلتے پھرتے نظر آرہے تھے۔ وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھے۔ اس طرح بلڈنگ کے احاطے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ بیرونی چار دیواری پر خاردار تاروں کا جال چاروں طرف بچھایا گیا تھا اور اس کے بعد تقریباً دس گز

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کے فاصلے پر اندر کی طرف پھر خاردار تاروں کی اونچی باڑ نے پوری بلڈنگ کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ اس کے بعد بلڈنگ تک خالی جگہ تھی۔ اس خاردار تار والے حصے میں آٹھ بلڈھاؤنڈ کتے دوڑتے پھر رہے تھے۔ ان کے بھونکنے کی دہشت ناک آوازیں فضا کے سکوت کو بار بار درہم برہم کر رہی تھیں۔ خاردار تار والے حصے کے بعد بلڈنگ تک مسلح فوجی ٹولیوں کی صورت میں گشت کر رہے تھے۔ بلڈنگ کے آس پاس سو مربع گز تک کوئی عمارت نہ تھی۔ اس طرح اس خاکستری رنگ کی بلڈنگ کو ہر لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

اس بلڈنگ کے اندر ایک مخصوص تہہ خانے میں اس لیبارٹری کا صحیح محل وقوع اور اس کا اندرونی نقشہ محفوظ تھا جسے ریڈ ٹاک لیبارٹری کہا جاتا تھا۔ یہاں دن کے وقت بھی کوئی غیر متعلق آدمی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ چاہے وہ کتنا بڑا افسر ہی کیوں نہ ہو۔

بلڈنگ کی حفاظتی گارد کا تعلق فوج سے تھا اور یہ حفاظتی گارد روزانہ تبدیل کر دی جاتی تھی۔ صرف ایکریمیا کا ملٹری سیکرٹ سروس کا چیف ہی جان سکتا تھا کہ کل یہاں کس کی ڈیوٹی ہو سکتی ہے۔

صفدر کئی گھنٹوں سے جھاڑیوں کے پیچھے بیٹھا ان تمام حفاظتی انتظامات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ وہ آج ہی ایک طیارے سے ایکریمیا کی اس ریاست کے دارالحکومت پہنچا تھا۔ اس کے پاس ایکریمین کاغذات تھے۔ اور پاکیشیا سے چلتے ہوئے ایکسٹو نے ہی اسے اس بلڈنگ کی نشاندہی کی تھی کہ پہلے یہاں سے نقشہ حاصل کیا جانا ضروری تھا اس کے بعد ہی وہ لیبارٹری میں داخل ہو کر ریڈ ٹاک

فارمولا یا ریڈ ٹاک بنا ہوا حاصل کر سکتا تھا۔

لیکن صفدر کو خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اس عمارت کی حفاظت اس انداز میں کی جا رہی ہو گی۔ لیکن وہ سپر ایجنٹ تھا اس لئے اس نے بہرحال بلڈنگ میں نہ صرف داخل ہونا تھا بلکہ وہاں سے نقشہ بھی حاصل کرنا تھا۔ اس لئے وہ جھاڑیوں کے پیچھے بیٹھا مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ وہ کس طرح اندر داخل ہو سکتا ہے۔ اس کی پشت پر ایک بیگ لدا ہوا تھا۔ جس میں اس نے ضروری آلات اور اسلحہ رکھا ہوا تھا۔

اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اس عمارت میں جبراً داخل ہوا جائے۔ چنانچہ وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور نیشنل پارک کے مین گیٹ کی طرف اس طرح چل پڑا جیسے وہ پارک کی سیر کرتا ہوا خاصا تھک گیا ہو۔ گیٹ سے نکل کر وہ سڑک پر آیا اور اسی لمحے اسے ایک خیال آ گیا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے بلڈنگ میں داخل ہونے کا لائحہ عمل تیار کر لیا تھا۔ گیٹ سے باہر وہ سڑک پر تیز تیز قدم اٹھاتا دائیں طرف چلنے لگا۔ آتے ہوئے اس نے پارک کے دائیں سائیڈ پر فصلوں پر چھڑکاؤ کرنے والی کمپنی کا بورڈ دیکھا تھا اور اندر احاطے میں ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر بھی اسے نظر آیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمپنی کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

گیٹ پر ایک مسلح چوکیدار کھڑا تھا اور پھاٹک بند تھا۔ لیکن چھوٹی چار دیواری سے اسے اندر عمارت خالی نظر آ رہی تھی وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چوکیدار اسے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دیکھ کر الرٹ ہو گیا۔

"یہ ہیلی کاپٹر کتنی فصل پر ایک دن میں چھڑکاؤ کر لیتا ہے" ——؟ صفدر نے چوکیدار کے قریب پہنچ کر بڑے شریفانہ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم —— آپ صبح منیجر سے مل سکتے ہیں" —— چوکیدار نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ غور سے صفدر کو دیکھ رہا تھا جس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔

"اچھا تو پھر چھٹی کرو" —— صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور چوکیدار کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا۔ جیسے تکے ہاتھ کی ایک ہی ضرب سے چوکیدار لہرا کر نیچے گرنے لگا تو صفدر نے جلدی سے اسے سنبھالا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے بڑی تیزی سے پھاٹک کی ایک سائیڈ میں لٹا دیا۔ اس طرف چونکہ اندھیرا تھا اس لئے اسے اطمینان تھا کہ چوکیدار کو آسانی سے وہاں پڑے نہ دیکھا جا سکے گا۔ اور صفدر نے آگے بڑھ کر بڑے اطمینان سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور اندر داخل ہو گیا۔ اندر واقعی کوئی آدمی نہ تھا۔ اس لئے صفدر کے ہیلی کاپٹر تک پہنچنے میں کوئی مزاحم نہ ہوا۔ صفدر ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا۔ اور اس نے جیب سے ایک مڑی ہوئی تار نکالی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پٹرول ٹینک میں خاصا پٹرول موجود تھا۔ اس لئے صفدر نے اطمینان سے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا اور کچھ بلندی پر جانے کے بعد اس نے خاکستری رنگ کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بلڈنگ کے مخالف سمت ہیلی کاپٹر بڑھا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح رات کو اچانک ہیلی کاپٹر کے فضا میں اڑانے سے بلڈنگ میں موجود افراد چونکنے بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے بلڈنگ کی مخالف سمت میں ہیلی کاپٹر کے جانے کے بعد وہ مطمئن ہو گئے ہوں گے۔

ایک لمبا چکر کاٹنے کے بعد وہ ہیلی کاپٹر کو لے کر خاکستری بلڈنگ کے عقبی طرف آیا اور پھر اس نے ایک جگہ ہیلی کاپٹر کو معلق کر کے بیگ میں سے ایک سب مشین گن کے پارٹس نکالے اور انہیں تیزی سے جوڑنے لگا۔ سب مشین گن کی نال خصوصی قسم کی تھی اس کے آگے ایک نفیس سا سائلنسر لگا ہوا تھا۔ میگزین چیک کر کے صفدر نے سب مشین گن گھٹنوں پر رکھی اور ہیلی کاپٹر کو تیزی سے خاکستری بلڈنگ کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی اتنی رکھی تھی کہ وہ بلڈنگ کی چھت سے ذرا اونچا تھا۔ اب بلڈنگ کی چھت اسے دور سے نظر آنے لگ گئی تھی۔

جیسے جیسے بلڈنگ قریب آتی جا رہی تھی صفدر کے خون کا دوران تیز ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن اس کا ذہن پرسکون تھا۔ پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر بلڈنگ کے اوپر پہنچا۔ صفدر نے جلدی سے اس کے معلق ہونے کا بٹن دبایا اور سب مشین گن سنبھال لی۔ چھت پر چھ مسلح افراد موجود تھے جو سب اب ہیلی کاپٹر کی طرف متوجہ تھے۔ صفدر نے انتہائی پھرتی سے نال کو کھڑکی کے کونے میں رکھا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی مسلسل آوازوں کے ساتھ ہی چھ کے چھ افراد وہیں چھت پر ہی ڈھیر ہو گئے۔ صفدر کے لئے اچھی بات یہ ہو گئی کہ وہ سب اس وقت

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اکٹھے اور چھت کے درمیان کھڑے تھے۔ صفدر نے بجلی کی سی پھرتی سے ہیلی کاپٹر کا بٹن دبایا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر بلڈنگ کی چھت کے درمیان اتار دیا۔

ابھی وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا ہی تھا کہ اچانک ایک مُردہ سپاہی کی جیب سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں اُسے سنائی دیں۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا اور اس سپاہی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"ہیلو — ہیلو — تھری ون! — یہ چھت پر ہیلی کاپٹر کیوں رُک گیا ہے۔ اوور" — ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خراب ہو گیا ہے سر! — پائلٹ ٹھیک کر رہا ہے۔ اوور" صفدر نے کھانستے ہوئے انداز میں کہا۔

"اُسے کہو کہ فوراً یہاں سے ہیلی کاپٹر لے جائے — ورنہ اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور" — دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"یس سر۔ اوور" — صفدر نے اسی لہجے میں کہا اور پھر بٹن دبا کر رابطہ ختم کیا اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سیڑھیوں کے دروازے کی طرف بڑھا۔ سیڑھیوں کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ لیکن جیسے ہی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا۔ پوری بلڈنگ تیز سائرنوں کی آواز سے گونج اٹھی۔ اور اس کے ساتھ ہی نیچے سے بھاگ دوڑ اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رفتار

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تیز کر دی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ نچلی منزل پر پہنچ گیا۔ اسی لمحے اسے نیچے سیڑھیوں سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز اوپر آتی سنائی دی تو اس نے اسی منزل کا بند دروازہ لات مار کر ایک دھماکے سے کھولا اور دوسرے لمحے اچھل کر اندر گھس کر سائیڈ میں کھڑا ہو گیا

دوسرے لمحے چار مسلح سپاہی دوڑتے ہوئے اس پلیٹ فارم پر نمودار ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ صفدر نے اپنی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ایک بار پھر ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں وہیں ڈھیر ہو گئے اور صفدر اچھل کر دوبارہ دروازے سے نکلا اور پھر ان کی لاشیں پھلانگتا ہوا وہ بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا اس سے نچلی منزل کے پلیٹ فارم پر پہنچ گیا۔

اسی لمحے اچانک ایک سائیڈ سے فائرنگ ہوئی اور صفدر کے ہاتھوں میں تھامی ہوئی سب مشین گن اچھل کر ایک طرف جا پڑی صفدر نے تیزی سے غوطہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی عین اس جگہ جہاں وہ ایک لمحہ پہلے موجود تھا گولیوں کی جیسے بارش سی ہو گئی صفدر کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ایک چیخ بلند ہوئی اور پلیٹ فارم کا وہ پورا ٹکڑا خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ٹوٹ کر نیچے جا گرا۔ اب وہاں خلا سا بن گیا تھا صفدر نے دوسرا بم اس خلا میں اچھال دیا اور دوسرے لمحے نیچے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس طرح اس خلا میں نیچے چھلانگ لگا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دی جیسے کوئی آدمی کسی کنوئیں میں کود گیا ہو۔ نیچے کودتے ہی اس نے قلابازی کھائی اور چند لمحوں بعد اس کے قدم زمین سے ٹکرائے تو وہ تیزی سے قلابازی کھا کر یکلخت ایک طرف کو جا گرا۔ اب وہ ایک موٹے سے ستون کی اوٹ میں تھا۔ سامنے برآمدے میں چھ مسلح افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھاتے تیزی سے بھاگتے ہوئے آرہے تھے جب کہ اس خلا کے نیچے جہاں صفدر گرا تھا تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ صفدر نے ایک بار پھر جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے سپاہیوں کے بالکل سامنے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور چھ کے چھ افراد کے جسم اس طرح فضا میں بلند ہوئے جیسے کوئی اولمپک میں ہائی جمپ کا مظاہرہ کر رہا ہو۔ اور پھر وہ ٹکڑوں کی صورت میں تبدیل ہو کر گرے مشین گنوں کے گرنے کی آواز خوفناک دھماکے کی آواز میں دب سی گئی تھی۔

صفدر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے دوڑ کر ایک مشین گن اٹھالی اور تیزی سے آگے دوڑتا گیا۔ درمیانی راہداری کے قریب پہنچ کر وہ رکا اور اس نے خود سائیڈ میں رہ کر راہداری کی طرف مشین گن کی نال کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی راہداری میں سے دو چیخیں بلند ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی صفدر اچھل کر راہداری میں آگیا۔ راہداری کے اختتام پر دو آدمی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ صفدر انہیں پھلانگتا ہوا راہداری کے اختتام میں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ یہ دروازہ ٹھوس لوہے کا بنا ہوا تھا صفدر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے سیڑھیاں اترتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بیگ میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ قوس کی طرح گھوما اور دروازہ ایک خوفناک دھماکے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر جا گرا۔ اور صفدر ایک لمبی چھلانگ لگا کر اندر جا گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جوتوں کے نیچے سپرنگ لگے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن نے گولیاں برسانی شروع کر دیں وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا چاروں طرف مسلسل گولیاں برسائے چلا جا رہا تھا۔ لیکن جب کوئی چیخ بلند نہ ہوئی تو وہ رک گیا۔ اور اس لمحے اس نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو بالکل خالی تھا۔ کمرے کی آخری سائیڈ میں ایک میز اور کرسی موجود تھی جو صفدر کی گولیوں سے داغدار ہو گئی تھیں۔

صفدر دوڑتا ہوا اس میز کی طرف بڑھا۔ میز کی ٹاپ بالکل خالی تھی۔ لیکن صفدر اس کی مخصوص بناوٹ دیکھتے ہی سمجھ گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ پوری قوت سے میز کی ٹاپ پر مارا تو ایک سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کی ایک دیوار درمیان سے کھلتی چلی گئی۔ اندر ایک طویل راہداری تھی۔ صفدر تیزی سے اس راہداری میں داخل ہوا۔ لیکن ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس کے عقب میں دیوار برابر ہو گئی۔ لیکن صفدر ایک لمحے کے لئے نہ ہی رکا اور نہ اس نے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت محسوس کی۔ وہ مسلسل دوڑتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ لیکن اچانک اسے رکنا پڑا۔ راہداری کے اختتام پر

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹھوس دیوار موجود تھی۔ اس نے ایک بار پھر بیگ میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے پہلے جیسا خوفناک دھماکہ ہوا اور دیوار کے درمیان سے ٹکڑے ہو کر دوسری طرف جا گرے۔ صفدر چند لمحے ایک سائیڈ پر کھڑا ردعمل کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ دوڑتا ہوا ٹوٹی ہوئی دیوار کو کراس کر کے دوسری طرف آ گیا۔

یہ ایک بہت بڑا ہال تھا جس میں ہر طرف سرخ رنگ کی الماریاں موجود تھیں۔ ہر الماری کے اردگرد نیلے رنگ کی چمکدار روشنیاں گھوم رہی تھیں۔ صفدر خاموشی سے ان الماریوں کو دیکھتا رہا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے اوپر ریڈ ٹاک کا سٹکر لگا ہوا تھا صفدر کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے جلدی سے پشت پر موجود بیگ اتارا اور بیگ میں سے اس نے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایریل کو کھینچ کر لمبا کر دیا۔ جب ایریل پوری طرح کھل گیا تو صفدر نے ڈبے کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبایا دوسرے لمحے ایریل کے باریک سرے سے سرخ روشنی کی تیز دھار سی نکلی اور پھر جیسے ہی یہ دھار نیلے رنگ کی روشنی سے ٹکرائی، ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی نیلی روشنیاں یکلخت غائب ہو گئیں اور الماری کا پٹ خود بخود کھل گیا۔ اندر ایک موٹی سی سرخ رنگ کی فائل اکیلی پڑی ہوئی تھی۔ صفدر نے جلدی سے ہاتھ اس فائل کو اٹھانے کے لئے بڑھایا۔ لیکن دوسرے لمحے ایک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور الماری بجلی کی سی تیزی سے زمین میں دھنستی چلی گئی۔ صفدر نے بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔ ورنہ لازماً اس کا ہاتھ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کلائی سے کٹ جاتا۔ پلک جھپکنے میں فرش برابر ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر کو ٹوٹی ہوئی دیوار کی طرف سے بے شمار بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ صفدر نے تیزی سے جھک کر فرش پر پڑا ہوا اپنا بیگ اٹھایا اور پھر ایک کونے کی طرف ہٹتا چلا گیا۔

"جو کوئی بھی اندر ہے ——— ہاتھ اٹھا کر باہر آ جائے ——— ورنہ ایک منٹ بعد اس پورے ہال کو بموں سے اڑا دیا جائے گا" ——— ٹوٹی ہوئی دیوار کی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی صفدر نے ہونٹ بھینچ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس بار اس کے ہاتھ میں ایک چار انچ لمبی پتلی سی پٹی تھی۔ صفدر نے جلدی سے اس کا ایک کونا موڑا اور پھر اسے اس طرح ٹوٹی ہوئی دیوار کی طرف اچھال دیا جیسے نیچے تالاب میں پانی کی سطح پر دور تک پھسلنے کے لئے چپٹے پتھر پھینکتے ہیں۔ پتی ہوا میں تیرتی ہوئی ٹوٹی ہوئی دیوار کی دوسری طرف غائب ہو گئی۔

اسی لمحے اس طرف ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ صفدر کو ایک لمحے کے لئے یہی محسوس ہوا جیسے پوری بلڈنگ فضا میں اڑ گئی ہو۔

دھماکہ ہوتے ہی صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے اسی طرح کی دوسری لیکن پہلی سے آدھی چھوٹی پتی نکال کر اسی طرح کونا موڑ کر اسے الماری کے دھنسنے سے ذرا پہلے فرش پر رکھا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے مشین گن کی نال کا رخ اس پتی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوا اور دوسرے لمحے فائل والی الماری زمین سے اس طرح نکل کر باہر آگری جیسے اسے کسی دیو نے نیچے سے اوپر اچھال دیا ہو نیچے گرتے وقت اس میں موجود فائل نکل کر فرش پر گری اور اس کے کاغذ اِدھر اُدھر بکھر گئے۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے تمام کاغذ سمیٹ کر انہیں اپنے بیگ میں ٹھونسا اور پھر تیزی سے اس ٹوٹی ہوئی جگہ کی طرف بڑھا جہاں اس نے پہلی پتی چھینکی تھی۔ اس نے ایک سائیڈ پر رُک کر باہر جھانکا تو وہ چونک پڑا۔ پوری راہداری کی دیوار پھٹ چکی تھی۔ لیکن چھت اسی طرح قائم تھی۔ البتہ فرش میں جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ اور ان گڑھوں میں پڑی ہوئی فوجیوں کی لاشیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

صفدر اچھل کر اس راہداری میں آیا اور پھر وہ آگے جانے کی بجائے پھٹی ہوئی دیوار میں موجود بڑے سے کریک میں سے گذر کر دوسری طرف آگیا۔ یہ ایک برآمدہ سا تھا جس کی دوسری طرف کھلی جگہ تھی اور اس کھلی جگہ سے آگے وہ حصہ تھا جس میں ابھی تک کتے بُری طرح بھونکتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔

عمارت کی چار دیواری کی دوسری طرف صفدر کو ہر طرف پھیلی ہوئی بڑی بڑی جیپیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ جن میں سے فوجی نکل نکل کر دیوار کے ساتھ ساتھ مورچے بنا رہے تھے۔ صفدر برآمدے کے کونے میں ایک لمحے کے لئے رکا رہا اور پھر وہ تیزی سے آگے کو نکلا اُسے اس برآمدے کے کونے سے ایک بڑی سی گٹر لائن باہر کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس گٹر لائن کا صرف چھوٹا سا ٹکڑا باہر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے نظر آرہا تھا۔ جب کہ باقی گٹر لائن زمین کے اندر تھی۔ یہ حصہ بھی برآمدے کی سائیڈ دیوار کی اینٹیں گرنے کی وجہ سے پڑ جانے والے گڑھے کی وجہ سے نظر آرہا تھا۔

صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اچھل کر اس گٹر میں لیٹ گیا اُسے یقین تھا کہ جن اینٹوں نے یہاں کی مٹی اکھیڑ دی ہے انہوں نے لازماً اس گٹر لائن میں ہی کہیں نہ کہیں سوراخ کر دیا گیا ہوگا اور اس کا خیال درست نکلا۔ ایک جگہ سے گٹر کا کافی سا حصہ ٹوٹ کر اندر گرا ہوا تھا صفدر رینگتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے پہلے اپنا نچلا جسم اس ٹوٹے ہوئے حصے میں نیچے لٹکایا اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے۔ ایک ہلکے سے دھماکے سے وہ دوسرے لمحے گٹر کے اندر کھڑا تھا۔ لیکن گٹر کچھ آگے جا کر خم کھا کر دوبارہ عمارت کی طرف مڑ رہا تھا۔ صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر عین اس جگہ جہاں گٹر موڑ کاٹ رہا تھا۔ صفدر نے جیب سے ایک کیپسول نما بم نکال کر پوری قوت سے پھینک دیا اس بار دھماکہ نہ ہوا۔ البتہ کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی گٹر کا وہ حصہ ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ دوسرے لمحے صفدر نے طویل سانس لیا کیونکہ اس مڑے ہوئے حصے میں پیدا ہونے والے خلاء میں اُسے سامنے جاتا ہوا ایک اور گٹر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ گٹر کا یہ موڑ صرف دھوکہ دینے کے لئے بنایا گیا تھا۔ ورنہ اصل گٹر تو سیدھا جا رہا تھا اور پانی یقیناً اس مڑے ہوئے حصے کی جڑ میں موجود انتہائی باریک سوراخوں میں سے اس گٹر میں جاتا ہوگا۔ یہ باریک سوراخ اب نظر آنے لگے تھے۔ صفدر دوڑتا ہوا اس گٹر میں داخل ہوا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور پھر وہ سیدھا دوڑتا چلا گیا۔ کافی دُور آنے کے بعد وہ رُک گیا کیونکہ یہاں پہلی بار اُسے گٹر کی چھت پر دھانا نظر آیا تھا۔ جس پر لوہے کا ڈھکن تھا۔ اور ساتھ ہی لوہے کی سیڑھی اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھی ابھی تک اس گٹر میں اس کے پیچھے کوئی نہ آیا تھا۔ البتہ اوپر چھت پر سے کبھی کبھی ہلکی ہلکی دھمک سی سنائی دے جاتی تھی۔

صفدر سیڑھیاں چڑھتا ہوا ڈھکن تک پہنچا۔ اور پھر اس نے کندھے سے زور لگا کر ایک جھٹکے سے ڈھکن کو اچھالنا چاہا۔ لیکن ڈھکن ذرا سا ہلا تو ضرور، لیکن اپنی جگہ سے علیحدہ نہ ہوا۔ صفدر ایک سیڑھی نیچے ہوا اور پھر اس نے اچھل کر پوری قوت سے ڈھکن پر کاندھے کی ضرب لگائی۔ اس بار ڈھکن تو واقعی اچھل کر دُور جا گرا۔ لیکن صفدر کو ایسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے کاندھے میں کسی نے گرم سلاخ اتار دی ہو۔ درد کی ایک تیز لہر نیچے پاؤں تک تیرتی چلی گئی۔ لیکن ڈھکن ہٹنے سے اندر آنے والی تازہ ہوا نے اس کی تکلیف میں فوراً نمایاں کمی پیدا کر دی اور صفدر ہونٹ بھینچے ذرا سا اوپر ہوا اور اس نے سر باہر نکال کر دیکھا۔ یہ ایک وسیع گراؤنڈ کا کنارہ تھا۔

یہ فٹ بال کا گراؤنڈ تھا اور اس وقت خالی پڑا ہوا تھا۔ خاکستری رنگ کی بلڈنگ دائیں طرف تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر نظر آ رہی تھی۔ البتہ اس کی چھت کے کونوں میں لگی ہوئی مرکری لائٹیں بند تھیں چھت پر اب ایک کی بجائے کئی ہیلی کاپٹر کھڑے نظر آ رہے تھے اور عمارت کا احاطہ سپاہیوں سے بھرا ہوا تھا۔

"ہوں! ـــــ تو ایک آدمی کے لئے یہ پوری فوج چڑھا لائے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہیں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا چند لمحوں میں گٹر سے باہر آ گیا۔

گراؤنڈ کے کنارے پر سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اوپر ایک چوڑا برآمدہ تھا۔ جس کا اختتام ایک بڑے پھاٹک پر ہوتا تھا جو بند تھا۔ صفدر تیزی سے بھاگتا ہوا اس پھاٹک کے قریب پہنچا اور پھر وہ کسی بندر کی طرح پھاٹک پر چڑھتا ہوا دوسری طرف کود گیا۔ آگے مین روڈ تھی جو سیدھی ریگس ریونیو کی طرف جاتی تھی۔ اس کی دونوں سائیڈوں پر کمرشل بلڈنگیں تھیں۔ چونکہ کمرشل بلڈنگوں میں بلڈنگ کی حفاظت کے لئے رات کو دربان رکھے جاتے تھے اس لئے صفدر مین روڈ کی طرف جانے کی بجائے عقبی گلیوں میں گھستا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر ریگس ایونیو میں ایک چار منزلہ ہوٹل کے عقب میں پہنچ کر وہ رُکا اور اِدھر اُدھر دیکھ کر وہ آگ سے بچاؤ کے لئے بنی ہوئی لوہے کی سیڑھیوں پر چڑھتا ہوا تیسری منزل کے فائر ڈور پر آسانی سے پہنچ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا گیا۔ اندر تیسری منزل کی راہداری سنسان پڑی تھی۔ ہر کمرے کا دروازہ بند تھا۔ صفدر جانتا تھا کہ اس منزل کے سٹیوارڈ اس وقت راہداری کے اختتامی موڑ پر نیند میں مدہوش پڑے ہیں۔ اس لئے اس نے مڑ کر احتیاط سے دروازہ بند کیا۔ وہ جاتے وقت اسے اس طرح بند کر گیا تھا کہ وہ آسانی سے کھل بھی سکتا تھا۔ اور کھلا ہوا بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ پھر راہداری میں بچھے ہوئے دبیز قالین پر چڑھتا ہوا وہ کمرہ نمبر چوبیس

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کے سامنے رُک گیا۔ اس نے جیب سے وہی مُڑی ہوئی تار نکالی جس کی مدد سے اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اسی تار سے لاک کو باہر سے کھولنے میں کامیاب ہوگیا۔ آہستہ سے ہینڈل دبا کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر جا کر اس نے اسی طرح آہستگی سے دروازہ بند کر دیا۔ اندر نائٹ بلب جل رہا تھا اور بستر پر چادر اس طرح رکھی ہوئی تھی جیسے کوئی سو رہا ہو۔

صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی باتھ رُوم کا رُخ کیا باتھ رُوم میں گھس کر اس نے دروازہ بند کر کے جلدی سے پشت پر موجود بیگ اتارا اور اس میں ٹھنسے ہوئے کاغذ نکال کر اس نے انہیں تہہ کیا اور واٹر ٹینکی کا ڈھکن اٹھا کر اس نے اندر رکھے ہوئے پلاسٹک کے لفافے کو باہر نکالا اور اس کے منہ پر موجود زپ کھول کر اس نے کاغذ اس لفافے کے اندر رکھ کر زپ بند کی اور تھیلے کو واپس ٹینکی میں رکھ کر ڈھکن کو پہلے کی طرح جما دیا۔ پھر اس نے سب سے پہلے ہاتھوں پر چڑھے ہوئے باریک سے دستانے اتارے۔ اور پھر لباس اتارنے میں مصروف ہوگیا۔ لباس اتار کر اس نے ایک طرف ڈالا اور باتھ رُوم میں موجود وارڈ رُوب کا دروازہ کھول کر اندر ٹنگا ہوا سلیپنگ سوٹ نکال کر پہنا۔ اور پھر اس نے فرش پر پڑا ہوا لباس اٹھا کر وارڈ رُوب کے سب سے نچلے خانے کے آخر میں اس طرح ڈالا جیسے پُرانے کپڑے رکھے جاتے ہیں۔ دروازہ بند کر کے وہ مُڑا اور پھر باتھ رُوم سے نکل کر بیڈ کی طرف آگیا۔ اس نے چادر ہٹا کر بیڈ پر پڑے ہوئے تکیے ہٹائے اور انہیں سرہانے کی طرف رکھ کر وہ بیڈ پر لیٹا اور چادر اپنے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جسم پر ڈال کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ ایک خوفناک ترین مشن کو انتہائی کامیابی سے پورا کر لینے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ اس لئے اس کا ذہن خاصا مطمئن تھا۔

صفدر کو معلوم تھا کہ اب وہ لوگ اسے کسی طرح بھی نہ ڈھونڈ سکیں گے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں نیند بھرتی گئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ گہری نیند سو چکا تھا۔ چونکہ اس مشن میں وہ بُری طرح تھک گیا تھا۔ اس لئے وہ انتہائی گہری نیند سو رہا تھا۔ حالانکہ عام طور پر وہ اتنی گہری نیند سونے کا عادی نہ تھا۔

پھر نجانے کس وقت اچانک دروازے پر ہونے والے زوردار دھماکے سے اس کی آنکھ کھُل گئی۔ دروازہ اس قدر تیزی سے دھڑ دھڑایا جا رہا تھا کہ صفدر اچھل کر اٹھ بیٹھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے نیچے اترتا۔ دروازہ ایک زوردار دھماکے سے کھُلا اور دوسرے لمحے چار مشین گنوں سے مسلح فوجی اچھل کر اندر آگئے۔

"خبردار! ـــــ ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ" ـــــ سب فوجیوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا اور صفدر نے دونوں ہاتھ فوراً اپنے سر پر رکھ لئے۔ کیونکہ فوجیوں کا انداز بتا رہا تھا کہ اگر اس نے ایک لمحے کے لئے بھی دیر کی تو وہ اس پر فائر کھول دیں گے۔

"کک ـــ کک ـــ کیا بات ہے ـــــ کون ہو تم" ـــــ صفدر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نیچے کھڑے ہو جاؤ" ـــــ ایک فوجی نے جو کاندھے پر لگے ہوئے اسٹارز سے میجر لگ رہا تھا۔ انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور صفدر اسی طرح

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سر پہ ہاتھ رکھے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ واقعی اس وقت بُری طرح پھنس گیا تھا کیونکہ تین مشین گنیں اس کے تینوں اطراف سے اس کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔

میجر نے آگے بڑھ کر بڑے محتاط انداز میں اس کی تلاشی لی۔ لیکن ظاہر ہے سلیپنگ سوٹ میں کیا چیز ہو سکتی تھی۔

میجر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے دونوں بازو پکڑ کر نیچے کئے اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی پڑ چکی تھی۔ اب صفدر مکمل طور پر بے بس ہو گیا تھا۔

"جلدی کرو ـــ تلاشی لو اور وہ کاغذات ڈھونڈو" ـــ میجر نے اُسے کرسی پر دھکا دیتے ہوئے چیخ کر سپاہیوں سے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر صفدر کی طرف کر دیا۔ ایک سپاہی اسی طرح مشین گن اٹھائے کھڑا رہا۔ جب کہ باقی دو سپاہیوں نے تیزی سے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس نے جان بوجھ کر چہرے پر شدید حیرت اور اُلجھن کے تاثرات نمایاں کر رکھے تھے۔ کیونکہ ایسی سچوئشن میں حیرت ظاہر نہ کرنا بھی اُسے مشکوک کر سکتا تھا۔

"سر! ـــ کمرے میں کوئی چیز نہیں ہے" ـــ دونوں سپاہیوں نے تھوڑی دیر بعد اعلان کیا۔

"اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھاؤ ـــ اور باتھ رُوم میں دھکیل دو۔ یہ خطرناک آدمی ہے ـــ ہو سکتا ہے اس نے وہاں کوئی ٹریپ لگا رکھا ہو" ـــ میجر نے چیختے ہوئے کہا اور دو سپاہیوں نے صفدر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا۔ اور پھر اُسے دھکیلتے ہوئے باتھ رُوم کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

میجر نے لات مار کر باتھ روم کا دروازہ کھولا اور دونوں سپاہیوں نے زور سے دھکا دے کر صفدر کو اندر دھکیل دیا۔ صفدر لڑکھڑاتا ہوا باتھ رُوم کے درمیان میں جا کھڑا ہوا۔ جب اُسے اندر داخل ہونے پر کچھ نہ ہوا تو میجر اور سپاہی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"تلاشی لو ہر چیز کی ـــ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے" ـــ میجر نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا اور دو سپاہی تو وارڈ روب کی طرف بڑھ گئے جب کہ ایک سپاہی اس ٹینکی کی طرف بڑھا جس کے اندر پلاسٹک کے لفافے میں کاغذات موجود تھے۔ اور صفدر نے ہونٹ بھینچ لئے اس کا دماغ زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔ جو کاغذات اس نے اپنی جان پر کھیل کر اور نجانے کتنے فوجیوں کو ہلاک کر کے حاصل کئے تھے، اتنی آسانی سے اس کے ہاتھوں سے نکلے جا رہے تھے۔

سپاہی نے ٹینکی کے اندر ہاتھ ڈالا اور صفدر کا سانس رُک گیا۔ لیکن دوسرے لمحے سپاہی کا ہاتھ خالی باہر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹینکی بند کر دی۔ اب وہ ایک طرف کونے میں رکھے ہوئے ڈبے کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں استعمال شدہ واشنگ پیپر بھرے ہوئے تھے۔ لیکن صفدر سپاہی کے خالی ہاتھ باہر آنے پر سخت حیران تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ سپاہی کے ہاتھ میں وہ پلاسٹک کا تھیلا کیوں نہیں آیا۔ حالانکہ وہ کافی بڑا تھا۔

"سر! ـــ یہاں بھی کچھ نہیں ہے" ـــ وارڈ روب کی تلاشی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

لینے والے سپاہیوں نے بھی ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اب صفدر مزید حیران ہوگیا۔ کیونکہ کھلی وارڈروب میں اُسے اپنا وہ لباس اور بیگ دونوں نظر نہ آرہے تھے جو اس نے مشن کے دوران استعمال کیا تھا۔ حالانکہ اس نے ان دونوں کو خود الماری کے نچلے خانے میں رکھا تھا۔

" اوہ! ــــ یہ کیسے ممکن ہے ــــ ٹیلی ڈیٹکٹو نے اس کمرے کی نشاندہی کی ہے ــــ ٹھہرو! میں دیکھتا ہوں" ــــ میجر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے پہلے وارڈروب کی طرف بڑھا۔ اس نے اس میں لٹکے ہوئے لباس نکال نکال کر باہر پھینکنا شروع کر دیئے۔ لیکن یہ عام سے لباس تھے۔ میجر نے ان کی جیبیں بھی ٹٹولیں۔ لیکن صفدر نے دانستہ ان میں کوئی ہتھیار نہ رکھا تھا۔ اس کے تمام ہتھیار اسی بیگ میں تھے۔ اور وہ بیگ اور سیاہ چست لباس دونوں واقعی وارڈروب میں موجود نہ تھے۔

وارڈروب سے مایوس ہو کر میجر ٹینکی کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈھکن اٹھا کر اندر ہاتھ ڈالا اور کافی دیر تک پانی میں ہاتھ گھماتا رہا۔ پھر اچانک چونک کر اس نے ہاتھ باہر کھینچا تو صفدر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ میجر کے چونکنے پر ہی سمجھ گیا تھا کہ بیگ اُسے مل گیا ہے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر حیران ہوگیا جب اس نے میجر کا خالی ہاتھ باہر آتے دیکھا۔ میجر نے ہاتھ باہر نکال کر ٹینکی کا ہینڈل گھما دیا اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ٹینکی میں بھرا ہوا پانی کموڈ میں بہنے لگا۔ میجر نے اب خالی ٹینکی کے اندر جھانک کر دیکھا اور پھر منہ بنا کر اس نے ڈھکن ایک دھماکے سے بند کر دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" اسے باہر لے آؤ" ــــ میجر نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا اور خود تیزی سے باہر نکل آیا۔

سپاہی صفدر کو پکڑے باہر آگئے۔ لیکن اس بار ان کی گرفت بھی نرم اور دوستانہ تھی۔ اب میجر کمرے کی تلاشی لینے میں مصروف تھا۔ لیکن صفدر کے چہرے پر اصل حیرت تھی۔ کاغذات بھی غائب تھے اور اس کا لباس اور بیگ بھی۔ حالانکہ اس نے خود انہیں وہاں رکھا تھا اور اس دوران کمرے کا دروازہ بھی اندر سے بند تھا اور عقبی کھڑکی بھی بدستور بند تھی۔ پھر یہ چیزیں کہاں چلی گئی تھیں۔

" ہوں! ــــ اس کا مطلب ہے کہ ٹیلی ڈیٹکٹو سے غلطی ہوگئی ہے ــــ ٹھیک ہے۔ ہتھکڑی کھول دو" ــــ میجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ایک سپاہی نے جلدی سے صفدر کی کلائیوں میں جکڑی ہوئی ہتھکڑی کھول دی۔

" اب کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے یہ ساری کارروائی کس لئے کی ہے" ــــ؟ صفدر نے کلائیوں کو ملتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

" سنو مسٹر اینڈل! ــــ میرا نام میجر سوبرز ہے اور میرا تعلق ملٹری سیکرٹ سروس سے ہے ــــ میں نے تمہارے کاغذات نیچے ہوٹل کے ریکارڈ میں چیک کئے ہیں۔ وہ کاغذات درست ہیں لیکن یہاں سے دور ایک عمارت سے انتہائی اہم سرکاری کاغذات چوری ہوگئے ہیں ــــ اور ان کاغذات کی تلاش کے لئے اس وقت پورے شہر میں فوج پھیلی ہوئی ہے ــــ میرے پاس آرڈر ہیں کہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہم ہر مشکوک جگہ کی تلاشی لے سکتے ہیں ـــــ اور ہر مشکوک آدمی کو گرفتار کر سکتے ہیں" ـــــ میجر نے کرخت لہجے میں کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے ـــــ اور میں نے بھی سرکاری کام میں مداخلت نہیں کی۔ کیونکہ میں ایک عام سا سیلز مین ہوں ـــــ میرا اس چکر سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ـــــ لیکن آپ نے آخر پورے ہوٹل میں میرے کمرے کو ہی کیوں مشکوک سمجھا" ـــــ صفدر نے کہا۔

دراصل ان کاغذات پر ایک مخصوص مادہ لگا ہوا ہے ـــ جسے ٹیلی ڈیکٹو کے ذریعے چیک کیا جا سکتا ہے ـــــ اور ٹیلی ڈیکٹو نے ہمیں اسی کمرے کی نشاندہی کی تھی کہ کاغذات یہاں موجود ہیں۔ لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ ٹیلی ڈیکٹو سے یقیناً غلطی ہو گئی ہے گو تمہارا قد و قامت اس آدمی سے بالکل ملتا جلتا ہے جس نے یہ کاغذات چرائے ہیں ـــــ لیکن نہ ہی یہاں سے وہ لباس ملا ہے جو اس شخص نے واردات کے وقت پہنا ہوا تھا اور نہ کاغذات ملے ہیں ـــــ اس لئے ہم تمہیں چھوڑ کر جا رہے ہیں ـــــ لیکن جب تک کاغذات دستیاب نہیں ہو جاتے، تمہاری نگرانی کی جائے گی"۔ میجر نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ـــ سپاہیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ سب باہر چلے گئے تو صفدر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر کاغذات کہاں گئے۔

چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور نائٹ منیجر دو سٹیوارڈز کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"مسٹر اینڈل! ـــــ ہم مجبور تھے ـــــ یہ تمام کارروائی انتہائی اعلیٰ سرکاری پیمانے پر ہو رہی ہے" ـــــ منیجر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

کوئی بات نہیں ـــــ شہر میں اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔ آپ پلیز مجھے کچھ وہسکی بھجوا دیں" ـــــ صفدر نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا اور منیجر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

ان کے جانے کے بعد صفدر اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے جلدی سے ٹینکی کا ڈھکن اٹھایا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اب اسے وہ لفافہ مل جائے گا۔ لیکن خالی ٹینکی اس کا منہ چڑا رہی تھی۔ وہ ڈھکن واپس رکھ کر وارڈروب کی طرف مڑا۔ لیکن وہ بھی خالی تھی۔ صفدر سر جھکائے واپس کمرے میں آیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی دل گرفتہ اور مایوس ہو گیا ہے۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دماغ خالی خالی سا ہو گیا ہو۔

ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور سٹیوارڈ ٹرے میں وہسکی کی بوتل اور برف کی ٹرے کے ساتھ ایک خالی جام اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے ادب سے بوتل، برف کی ٹرے اور جام میز پر رکھا اور ٹرے اٹھا کر باہر جانے لگا اور پھر رک گیا۔

"سپر ایجنٹ اس قدر گہری نیند نہیں سویا کرتے جناب" ـــــ سٹیوارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔

"عمران ـــــ عمران صاحب آپ" ـــــ صفدر بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں بول رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ کر کانوں تک پہنچتے پہنچتے رہ گئی تھیں۔

"ارے بوکھلانے کی کیا ضرورت ہے ـــــ یہاں ڈکٹا فون موجود ہے ـــــ لیکن میں نے اس پر فی الحال برف کی ٹرے رکھ دی ہے اور تم جانتے ہو کہ ٹھنڈک کی وجہ سے ڈکٹا فون کام نہیں کرتا ـــــ ویسے تمہارا پلاسٹک والا لفافہ اور تمہارا لباس سب کچھ تمہارے بیڈ کے نیچے موجود قالین کے نیچے رکھے ہوئے ہیں" ـــــ سٹیوارڈ نے جو عمران تھا نے جلدی سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا وہ دروازہ کھول کر باہر جا چکا تھا۔

صفدر چند لمحے تو حیرت سے صُم بُکم بنا بیٹھا رہا۔ پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور بیڈ کے نیچے گھس گیا۔ دبیز قالین پر اس نے ہاتھ مارے۔ لیکن اُسے کہیں بھی ابھری ہوئی جگہ نظر نہ آئی۔

اسی لمحے دروازے سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"وہ بالکل درمیان میں ہیں ـــــ لیکن کاغذات ابھی قالین سے باہر نہ نکالنا۔ ورنہ ٹیلی ڈیکٹو دوبارہ اس کی نشاندہی کر دے گا۔ پہلے بانس کا غذ کا تھیلا لے آؤ۔ اس میں انہیں ڈال لینا۔ پھر ٹیلی ڈیکٹو بے بس ہو جائے گا" ـــــ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور صفدر کھسکتا ہوا بیڈ کے نیچے سے باہر نکل آیا۔

"اصل سُپر ایجنٹ تو عمران ہے ـــــ ورنہ میں تو سب کچھ کرنے کے باوجود آسانی سے پکڑا جا چکا تھا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے وہسکی کی بوتل اور جام اٹھایا اور باتھ روم میں جا کر اس نے دو بار جام بھر کر اُسے کموڈ میں انڈیل دیا اور پھر آدھی بوتل اور استعمال شدہ جام واپس میز پر رکھ کر وہ اطمینان سے بیڈ پر لیٹ گیا۔ اب وہ واقعی انتہائی مطمئن نیند سونے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ظاہر ہے اب اُسے عمران کی وہاں موجودگی سے یقینی تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کار خاصی تیز رفتاری سے انتہائی چوڑی سڑک پر اُڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کی ساتھ والی سیٹ پر جولیا اور پچھلی سیٹوں پر کیپٹن شکیل۔ تنویر اور نعمانی بیٹھے تھے وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ سڑک پر تیز رفتار گاڑیوں کی خاصی آمد و رفت تھی۔ لیکن سڑک اس قدر چوڑی تھی کہ رش کا یا کسی رکاوٹ کا احساس تک نہ ہو رہا تھا۔

"صفدر نے اس بار واقعی انتہائی دلیری سے کام کیا ہے۔ میں تو اس کی جرأت پر حیران ہو رہی تھی ——— ورنہ میرے خیال میں تو یہ عمارت ناقابلِ تسخیر تھی" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سُپر ایجنٹ ہے جولیا ——— اور تم ذرا اس کی تعریف کم کرو ——— ورنہ تنویر کی نظروں میں وہ بھی میرے رینک پر آجائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"تم خوامخواہ مجھے ساتھ گھسیٹ لیتے ہو ——— ویسے صفدر کی جگہ اگر میں ہوتا تو میں اس سے بھی زیادہ جرأت کا مظاہرہ کرتا" ——— تنویر کی آواز عقب سے سنائی دی۔

"تم کیا پلان بناتے" ——— ؟ جولیا نے مڑ کر قدرے خشمگین لہجے میں پوچھا جیسے اُسے تنویر کی یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

"میں بم پھینکتا ہوا سیدھا اندر گھس جاتا ——— بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ہیلی کاپٹر اڑاتے ہوئے چھت پر اُترا ——— اگر وہ ہیلی کاپٹر پر فضا میں ہی فائر کھول دیتے تو سُپر ایجنٹ صاحب کی کٹی پھٹی لاش چھت پر پڑی ہوتی" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور جس طرح تم اندر جانے کے لئے کہہ رہے ہو۔ اس طرح تو تمہاری لاش کی ایک بوٹی بھی نہ ملتی ——— وہ بلڈھاؤنڈ کتے ہی تمہارے لئے کافی تھے" ——— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے جولیا! ——— ہم جنسوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا ——— تم خوامخواہ غلط بات کر رہی ہو" ——— عمران نے کہا اور ایک لمحے تک تو سب خاموش رہے۔ لیکن دوسرے لمحے کار میں یکلخت قہقہوں کا جیسے طوفان سا پھٹ پڑا۔

"شٹ اپ! ——— اب اگر بکواس کی تو گردن میں گولی مار دوں گا" ——— قہقہوں کے درمیان تنویر کی پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

"یہ بکواس نہیں مسٹر تنویر! ——— یہ فطری اصول ہے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر عمران کی بات کا جواب دیتا اچانک کار کے اندر ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں گونج اٹھیں۔ وہ سب یہ آوازیں سنتے ہی چونک پڑے اور عمران نے جلدی سے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ بڑھایا تو ٹوں ٹوں کی آواز پر ٹائیگر کی آواز غالب آ گئی۔

"ہیلو۔ ہیلو ـــــ اٹ سٹ سپیکنگ۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"یس ـــ گٹ مٹ اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا اور اس عجیب و غریب کوڈ پر سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ اس بار تنویر بھی مسکرانے میں شریک تھا۔

"کرنل ہاورڈ کا پتہ میں نے چلا لیا ہے ـــــ وہ سینڈ بیچ پر چھٹیاں منا رہا ہے۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سینڈ بیچ پر ـــــ لیکن سینڈ بیچ تو وسیع و عریض علاقہ ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر! ـــــ لیکن اس کا کیبن وہاں مخصوص ہے دس نمبر۔ میں وہیں سے ہی بول رہا ہوں ـــــ اس کے ساتھ چار لڑکیاں بھی ہیں۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"اکٹھی چار ـــــ کمال ہے۔ یہاں ایک نہیں مل رہی اور وہ چار چار اڑاتے ہوتے ہے ـــــ اوکے ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار پھر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر واپس کھینچ لیا۔

"یہ اٹ سٹ اور گٹ مٹ کیا کوڈ ہے" ـــــ؟ جولیا نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مسکراتے ہوتے پوچھا۔

"یہ کنواروں کا کوڈ ہے لیکن مردانہ ـــــ عورتوں کا کوڈ اَٹی سَٹی ہوتا ہے ـــــ اَٹی سَٹی جانتی ہو کسے کہتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔

"میں تو یہ لفظ پہلی بار سن رہی ہوں" ـــــ جولیا نے حیران ہوتے ہوتے کہا۔

"اس کا بہتر مطلب تنویر بتا سکتا ہے ـــــ کیوں تنویر" ـــــ؟ عمران نے کہا اور اس بار تنویر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ہوں ـــ تو یہ کوئی واہیات الفاظ ہیں ـــــ اب تم اس حد تک گر گئے ہو" ـــــ جولیا نے خشمگین لہجے میں کہا۔

"ارے ارے! یہ تو بڑے معصوم الفاظ ہیں ـــــ اَٹی کہتے ہیں کپاس کے دھاگے کی ریل کو۔ اور سَٹی۔ یہ سَٹی نہیں سِٹی ہو گا۔ یعنی شہر۔ یعنی مطلب ہوا کپاس کے دھاگے کا شہر۔ واہ کیا خوبصورت ترجمہ ہے" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب! ـــــ یہ کرنل ہاورڈ کون ہے" ـــــ پیچھے بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بھی کوڈ ہے ـــــ اصل نام ہے کرنل ٹاڈ ـــــ اور دس نمبر کیبن کا مطلب ہے کیبن نمبر دو سو دس" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو یہ ہے گٹ مٹ کوڈ ـــــ لیکن یہ کرنل ٹاڈ دراصل ہے کون" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکریمین بلیک ایجنٹ ہے ـــــ اور اب تم پوچھو گی کہ یہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بلیک ایجنٹ کیا ہوتا ہے ـــــ تو میں پہلے ہی بتا دوں کہ بلیک ایجنٹ کا مطلب ہے ٹاپ سُپر ایجنٹ ـــــ اور اب تم ٹاپ کے معنی پوچھو گی ـــــ تو ٹاپ کا معنی ہے اونچا ـــــ اور اونچے کے معنی تو تم نے ـــــ" عمران کی زبان چل پڑی۔

"بس بس ـــــ میں سارے معنی سمجھ گئی ہوں ـــــ تم مزید سر نہ کھاؤ" ـــــ جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں عمران صاحب! ـــــ ایکریمیا میں بلیک ایجنٹ شاید چار یا پانچ ہی ہوں گے ـــــ یہ براہِ راست صدر ایکریمیا کے ماتحت ہوتے ہیں ـــــ اور ان کے پاس بلیک کارڈ ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ایکریمیا میں کسی بھی جگہ چاہے وہ کتنی ہی ٹاپ سیکرٹ کیوں نہ ہو، جا سکتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گڈ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سبق یاد ہے ـــــ لیکن کپتان صاحب! ـــــ وہ ایک مکتب ہوتا ہے ـــــ مکتب کے معنی سکول ـــــ وہ مرزا غالب والا سکول۔ وہی جسے خلل ہے دماغ کا کہتے ہیں ـــــ مگر وہ لفظ ـــــ یار ایک تو میری یادداشت بھی عین موقع پر کیمرہ لینز کے شٹر کی طرح یکلخت بند ہو جاتی ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید عشق کہنا چاہتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کہنے سے ہی بات بن جاتی تو میں اب تک ایسے ہی کنوارہ نہ پھر رہا ہوتا ـــــ کہنے سے کچھ نہیں ہوتا ـــــ یا جو کرتا ہے وہی بھرتا ہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مطلب ہے خالی جگہ بھرتی ہے ـــــ اور آجکل یہ بھرتی اتنی مہنگی ہو رہی ہے کہ آدمی کو خوامخواہ مکان میں تہہ خانہ بنانا پڑ جاتا ہے۔ اور جب تہہ خانہ بنتا ہے تو ـــــ" کار کی سپیڈ سے زیادہ تیز عمران کی زبان چل رہی تھی۔

"تو تمہارا سر ـــــ اب تم نے بکواس کی تو واقعی میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی" ـــــ جولیا نے بُری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ مرزا غالب سچ کہتے ہیں کہ جب سر پھوڑنا ہی ٹھہرا تو پھر تمہارا ہی سنگ آستاں کیوں ہو" ـــــ عمران نے لہک کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے سر جھکا لیا۔ اس کے ساتھ ہی کار اس بُری طرح لہرائی کہ جولیا جس نے عمران پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا یکلخت گھبرا کر چیخ پڑی۔ کیونکہ کار لہراتے ہی سامنے سے آنے والے ہیوی لوڈ ٹینکر کی طرف تیزی سے بڑھنے لگی تھی۔

"ارے ارے کمال ہے ـــــ تم تو سیٹی والی گڑیا ہو ـــــ واہ! ہاتھ اٹھایا اور سیٹی بج اٹھی" ـــــ عمران نے جلدی سے کار کو موڑتے ہوئے مسکرا کر کہا اور کار ٹینکر سے ٹکراتے ٹکراتے بچ گئی۔ اور جولیا اس بُری طرح چیخنے پر خود ہی شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

"نجانے تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو ـــــ خوف تو تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکا" ـــــ جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"مرزا غالب نے کہا ہے کہ ـــــ" عمران پر آج شعر کہنے کا دورہ پڑا ہوا تھا۔

"میں کہتی ہوں کہ اب تم نے شعر پڑھا تو ـــــ" جولیا یکلخت

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پھٹ پڑی۔

"کمال ہے ـــــ ابھی سے یہ حالت ہے ـــــ بعد تو تم چاند کو چاند کہنے پر چیخ پڑو گی ـــــ کیوں تنویر! ـــــ سوچ لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے چوک پر سے اتنی تیزی سے کار موڑی کہ کار دو پہیوں پر اُٹھ کر کافی دُور تک اسی طرح چلتی گئی۔ اور جولیا نے تو بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ یہ تو شکر تھا کہ یہاں کے قانون کے مطابق سب نے بیلٹیں باندھ رکھی تھیں ورنہ جولیا تو لازماً کھڑکی سے باہر گر چکی ہوتی۔

"اگر اجازت دو تو اس پر میں ایک شعر سُنا دوں" ـــــ عمران نے کار کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ـــــ آپ خوامخواہ مس جولیا کو ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں ـــــ یہ آپ سے بھی زیادہ سپیڈ میں کار چلا سکتی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے ـــــ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ـــــ میں خوامخواہ کار کے ٹائروں کو گھساتا رہا" ـــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس پر شدید مایوسی طاری ہو گئی ہو۔

"تو آپ کرنل ٹاڈ کی جگہ خود لینا چاہتے ہیں ـــــ تاکہ ریڈ ٹاک کی لیبارٹری میں آسانی سے داخل ہو سکیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ریڈ ٹاک کی لیبارٹری میں بلیک ایجنٹ بھی داخل نہیں ہو سکتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اوہ تو اس قدر خفیہ رکھی ہوئی ہے لیبارٹری" ـــــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم اس کرنل ٹاڈ کے پیچھے کیوں جا رہے ہو" ـــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اس سے گُر پوچھنا ہے جس سے وہ چار چار رکھے ہوئے ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا تو منہ بنا کر رہ گئی البتہ باقی سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب! ـــــ صفدر اب کیا کرے گا" ـــــ یکلخت نعمانی نے سوال کیا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"سر پر ہاتھ رکھ کر روئے گا اور کیا کرے گا" ـــــ عمران نے منہ بنا کر جواب دیا اور ایک بار پھر قہقہہ کار میں گونج اٹھا۔

"میرا خیال ہے کہ صفدر اب نقشہ حاصل کرنے کے بعد سیدھا لیبارٹری پر اٹیک کرے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں ـــــ وہ ذہین آدمی ہے ـــــ اس طرح کی حماقت نہیں کر سکتا ـــــ یہ تو صریحاً خودکشی ہو گی" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"کیوں! ـــــ اس میں حماقت کی کیا بات ہوتی ـــــ اس نے عمارت میں داخل ہو کر کونسی حماقت کی تھی ـــــ جرأت کئے بغیر کچھ نہیں بنتا" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ لیبارٹری صحرائے تاپتی میں ہے ـــــ اور یہ صحرا ایسا ہے کہ یہاں ہر وقت ریت کے طوفان چلتے رہتے ہیں ـــــ اور کرنل ٹاڈ اس دنیا میں واحد آدمی ہے جو اس صحرا میں بنے ہوئے صحرائی ریسرچ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کے ایکریمین ادارے میں بغیر کسی پوچھ گچھ کے داخل ہو سکتا ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ! ـــــ تو یہ چکر ہے" ـــــ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو واقعی بڑی دور کی بات سوچی ہے عمران صاحب آپ نے! کیا کرنل ٹاڈ قابو میں آجائے گا" ـــــ؟ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو جولیا کو ساتھ لئے جا رہا ہوں ـــــ ہو سکتا ہے کہ چار کے بعد پانچویں کا بھی سکوپ بن جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے کیا" ـــــ؟ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

بتایا تو ہے گُر پوچھنا ہے ـــــ میرے ساتھ ساتھ تنویر کے بھی کام آجائے گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو تم ابھی بتانا نہیں چاہتے ـــــ ٹھیک ہے۔ پھر تم خود ہی بھگتتے رہنا" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور کھڑکی سے دوسری طرف دیکھنے لگی۔

عمران نے کار ایک پٹرول پمپ کے ساتھ بنے ہوئے ایک کیفے کے سامنے روک دی۔

" آؤ کچھ پیٹ پوجا کر لیں ـــــ پوجا کئے بغیر کام نہیں چلتا" ـــــ عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی سر ہلاتے ہوئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کار سے نیچے اتر آئے۔ انہیں بھی واقعی طلب محسوس ہو رہی تھی۔

کیفے میں چند ہی گاہک تھے۔ چنانچہ آرڈر دیتے ہی سینڈوچز اور برگر ان کی میز پر سپلائی کر دیئے گئے۔ اور وہ سب اس طرح کھانے میں مصروف ہو گئے جیسے اتنا لمبا سفر انہوں نے یہی چیزیں کھانے کے لئے ہی طے کیا تھا۔

کھانے سے فارغ ہو کر انہوں نے بلیک کافی پی اور پوری طرح تازہ دم ہو کر دوبارہ کار میں آ بیٹھے۔

" کہتے ہیں کہ بھوکے پیٹ عشق بھی نہیں ہو سکتا ـــــ میں نے سوچا کہ چلو عشق ہو نہ ہو ـــــ پیٹ بیچارے کو تو کچھ نہ کچھ مل جائے یہ نہ ہو کہ عشق کرتے کرتے پیٹ سے ہاتھ دھو بیٹھیں ـــــ کیوں تنویر" ـــــ عمران نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے مڑ کر تنویر سے کہا۔

" فضول بکواس کرنے کی عادت ہو گئی ہے تمہیں" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سُن لیا جولیا! ـــــ اب یہ صاحب عشق کو فضول بکواس کہہ رہے ہیں" ـــــ عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن جولیا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ منہ پھیرے بیٹھی رہی۔

" بھئی اس قدر ناراضگی اچھی نہیں ہوتی ـــــ اب تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوتا تو میں کیا کر سکتا ہوں" ـــــ عمران نے جھلائے ہوئے شوہر کی طرح کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم واقعی ڈھیٹ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہو" ـــــ جولیا نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ! ـــــ اسی لئے تم اس یونیورسٹی کی اعزازی ڈگریاں بانٹتی پھر رہی ہو ـــــ اچھا سنو! ـــــ اگلے موڑ کے بعد ہم سینڈز بیچ پہنچ جائیں گے ـــــ جولیا! ـــــ تم نے کیبن نمبر دو سو دس میں جانا ہے اور کرنل ٹاڈ کو کسی طرح اس جگہ لے آنا ہے جہاں ہم موجود ہوں گے" ـــــ عمران نے بات کرتے کرتے اچانک سنجیدہ ہو کر کہا جیسے اس نے کبھی مذاق ہی نہ کیا ہو۔

" اوہ! ـــ تو تم اسے اغوا کرنا چاہتے ہو" ـــــ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

" میں اس کا حیدر آبادی اچار ڈالوں گا ـــــ سنا ہے کہ بہت لذیذ ہوتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کار کو سائیڈ پر جانے والی سڑک پر ڈال دیا اس سائیڈ روڈ کے کنارے پر سینڈز بیچ کا بہت بڑا بورڈ لگا ہوا تھا اور کافی کاریں ادھر آ جا رہی تھیں۔

" مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ میں اس کے مطابق کرنل ٹاڈ کو ڈیل کروں" جولیا نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

" کرنل ٹاڈ بلیک ایجنٹ ہے اور کیپٹن شکیل نے تمہیں بلیک ایجنٹ کی تفصیل بتا دی ہے ـــــ یوں سمجھو کہ وہ انتہائی عیار۔ ذہین اور کایاں آدمی ہے اسے آسانی سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا ـــــ ٹائیگر کیبن نمبر تین سو بارہ میں موجود ہے۔ تم نے کرنل ٹاڈ کو اس طرح ڈیل کرنا ہے کہ وہ تمہیں ٹائیگر تک لے جانے پر رضامند ہو جائے۔ اس دوران نعمانی میرے ساتھ رہے گا۔ جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر اس کے کیبن میں موجود لڑکیوں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کو اگر وہ اندر ہوئیں تو باہر لے جائیں گے اور میں کیبن میں داخل ہو کر کرنل ٹاڈ کے سامان کی تلاشی لوں گا ـــــ نعمانی نگرانی کریگا تاکہ کرنل ٹاڈ اچانک واپس نہ آ جائے ـــــ یہ ہے سارا پروگرام ـــــ میں نے اس کارڈ کو ایک نظر دیکھنا ہے جسے بلیک کارڈ کہتے ہیں اور بس" ـــــ عمران نے سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم کارڈ کا فوٹو کھینچو گے" ـــــ ؟ جولیا نے پوچھا۔

" مس جولیا! ـــــ بلیک کارڈ ایسا کارڈ ہے جس کی نہ نقل کی جا سکتی ہے نہ اس کا فوٹو اتارا جا سکتا ہے اور نہ یہ اڑایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ فوراً کارڈ ہولڈر کی نشاندہی کرنل ٹاڈ کو کر دیتا ہے اس لئے میں نے صرف اسے ایک نظر دیکھنا ہے ـــــ کرنل ٹاڈ اس کارڈ کی حفاظت اس طرح کرتا ہے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھنے کی بجائے اپنے مخصوص بریف کیس کے ایک انتہائی خفیہ خانے میں رکھتا ہے اور صرف انتہائی شدید ترین ضرورت کے لئے اسے استعمال کرتا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس بار سب نے واقعی سنجیدگی سے سر ہلا دیئے۔ وہ عمران کی بات سمجھ گئے تھے۔ عمران شائد اسے دیکھ کر اس جیسا نقلی کارڈ تیار کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے استعمال کر سکے۔

" تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ کرنل ٹاڈ کو ہی اغوا کر لو ـــــ وہ ہم میں سے کسی نہ کسی کی قد و قامت سے تو ملتا جلتا ہو گا" ـــــ جولیا نے کہا۔

" اسے چھیڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ـــــ ہمیں صرف بلیک کارڈ چاہیئے اور بس ـــــ اور جب میں اسے دیکھ لونگا تو پھر وہ آسانی سے بن جائے گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

چند لمحوں بعد وہ واقعی سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ یہاں پارکنگ میں بے شمار کاریں کھڑی تھیں اور ہر طرف ساحل پر رنگین چھتریاں پھیلی ہوئی تھیں۔ جس کے نیچے عورتیں اور مرد اس طرح پڑے تھے جیسے مگرمچھ سمندر سے نکل کر ساحل پر دنوں کے حساب سے بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں۔

عمران نے کار پارکنگ میں روکنے کی بجائے کیبنوں کی طرف جانے والی پتلی سی سڑک پر ڈال دیا۔ تقریباً چار کلومیٹر آگے جانے کے بعد دور سے ساحل کے کنارے پھیلے ہوئے مختلف رنگوں کے جدید ترین کیبن نظر آ رہے تھے۔

عمران نے کار ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے روک دی۔ اور ان سب کو اترنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی نیچے اتر آیا۔

"یہ سن لو کرنل ٹاڈ کو معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو پھر یہاں خون کی ہولی بھی کھیلی جا سکتی ہے ـــــ وہ ایسا ہی آدمی ہے ـــــ اس لئے سب لوگ انتہائی محتاط رہیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ ظاہر ہے جس کے متعلق عمران کے یہ خیالات ہوں۔ وہ واقعی کوئی خاص ہی چیز ہو سکتی ہے۔ ورنہ عمران تو بڑوں بڑوں کو گھاس ڈالنے کا عادی نہ تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

صفدر نے بڑے اطمینان سے کاغذات تھیلے میں سے نکالے اور پھر لائٹر جلا کر اس نے ان کو آگ دکھا دی۔ لیکن باوجود کوشش کے ان کاغذات کا ایک کنارہ تک نہ جل سکا۔ ان پر شاید ایسا کیمیکل لگایا گیا تھا کہ وہ آگ پکڑ ہی نہ رہے تھے۔

صفدر نے ہونٹ بھینچے اور لائٹر بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر کاغذات کو واپس تھیلے میں ڈال کر اس نے جلدی سے تھیلا پانی کی ٹینکی میں ڈالا اور ڈھکن بند کر کے وہ باتھ روم سے باہر آ گیا۔ باہر میز پر اس کا مخصوص بیگ پڑا ہوا تھا۔ یہ سفری سیلز مینوں جیسا بیگ تھا۔ صفدر کمرہ پہلے ہی چھوڑ چکا تھا۔ اس لئے اس نے کاغذات جلانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن جب کاغذات نہ جلے تو اس نے انہیں یہیں چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے ان کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا تھا اور وہ اب اس کے لئے بے کار تھے۔ اور وہ نہ چاہتا تھا کہ کسی جگہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تلاشی کے دوران وہ اس سے برآمد ہو جائیں کیونکہ اُسے یقین تھا کہ کاغذات کی تلاش ابھی تک مسلسل جاری ہو گی۔ یہ کاغذات اس قدر اہم تھے کہ ان کی تلاش اتنی آسانی سے ترک نہ کی جا سکتی تھی۔ صفدر کو معلوم تھا کہ جوں جیسے ہی کاغذات وہ خالی تھیلے سے باہر نکالے گا اسی وقت وہ ٹیلی ڈیکٹو ان کی نشاندہی کر دے گا۔ اور پھر ملٹری سیکرٹ سروس والے پاگلوں کی طرح دوڑ پڑیں گے۔ اس لئے اس نے کاغذات کو جلانے کے لئے اپنے کمرے کے ساتھ والے دو کمرے چھوڑ کر ایک خالی کمرے کا انتخاب کیا تھا۔ اس کمرے کا مسافر دو روز سے کہیں گیا ہوا تھا۔ اور بند دروازہ کھولنا صفدر کے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ چنانچہ اپنا کمرہ چھوڑ کر اس نے بیگ اٹھایا اور اپنے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں آ گیا تھا۔ اور اب کاغذات اس کمرے کے باتھ روم کی ٹینکی میں چھوڑ کر وہ جلدی سے کمرے سے باہر آ گیا اور اطمینان سے لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ نیچے ہال میں پہنچ گیا اور اسی لمحے ہال کے مین گیٹ سے چار مسلح فوجی آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کی رُخ لفٹ کی طرف تھا۔ انہوں نے رُکنے یا کسی سے پوچھنے کی تکلیف نہ کی تھی۔

صفدر مسکراتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ اس نے کاؤنٹر پر چابی دی اپنے کاغذات لئے اور پھر بائی بائی کر کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

ہوٹل سے باہر فوج کا سخت ترین پہرہ تھا۔ کسی کو ہوٹل سے باہر نہ جانے دیا جا رہا تھا۔ اس لئے صفدر کو بھی مجبوراً دوسروں کے ساتھ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک سائیڈ پر رُکنا پڑا۔

اُسی لمحے ایک فوجی جیپ تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور سیدھی مین گیٹ کے سامنے رُک گئی۔ اس میں سے جو آدمی باہر نکلا صفدر اُسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ یہ میجر سوبرز تھا۔ جو صفدر کے کمرے کی ناکام تلاشی لے چکا تھا۔ میجر سوبرز جیپ سے اترتے ہی بھاگتا ہوا ہوٹل کے اندر داخل ہو گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ـــــ کیوں انہوں نے ہمیں روکا ہوا ہے"۔؟ صفدر نے پاس کھڑے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کوئی اہم سرکاری دستاویزات چوری ہو گئی ہیں ـــــ اور فوج کا اندازہ ہے کہ یہ دستاویزات اس ہوٹل میں کسی کے پاس موجود ہیں"۔ اس آدمی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور صفدر کندھے اچکا کر رہ گیا۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد میجر گیٹ سے باہر آیا۔ اس نے ایک نظر وہاں موجود لوگوں کو دیکھا۔

"ان کو جانے دو" ـــــ میجر سوبرز نے اونچی آواز سے گیٹ اور پارکنگ کے گرد کھڑے فوجیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے ایک طرف ہٹتے گئے اور لوگ اس طرح تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف لپکنے لگے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ میجر دوبارہ نہ انہیں روک لے۔ لیکن صفدر بجائے بیرونی گیٹ کی طرف جانے کے میجر سوبرز کی طرف بڑھ گیا۔

"سر! ـــ میں نے ہوٹل چھوڑ دیا ہے ـــــ اور اب میں ہوسٹن جانا چاہتا ہوں ـــ کیا مجھے اجازت ہے" ـــــ صفدر نے میجر

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ تم ——— ہونہہ ——— تو تم جا رہے ہو ——— اور تم نے جیسے ہی کمرہ چھوڑا۔ ہمیں کاغذات بھی مل گئے ——— یہ عجیب اتفاق ہے" ——— میجر نے غور سے صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاغذات مل گئے ——— اچھا چلو شکر ہے ——— کہاں سے ملے"؟ صفدر کی اداکاری واقعی بے حد نیچرل تھی۔

"تمہارے کمرے سے تیسرے کمرے میں موجود تھے ——— ٹیلی ڈیٹیکٹو نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اچانک ان کی نشاندہی کی ہے ——— ویسے تم ہوسٹن کیوں جا رہے ہو" ——— میجر نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"جناب! ——— آپ نے میرے کاغذات دیکھے ہیں ——— میں دوا کمپنی کا ایجنٹ ہوں ——— میرا تو بزنس ہی سفر کرنا ہے" ——— صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ہم نے تمہاری دوا ساز کمپنی سے بھی معلومات کی تھیں ——— تم ان کے پرانے آدمی ہو ——— اوکے! تم جا سکتے ہو۔ اگر ہمیں ضرورت محسوس ہوئی تو ہم خود تمہیں ڈھونڈ لیں گے" ——— میجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب! ——— ویسے آپ جب بھی مجھے یاد کریں گے میں حاضر ہو جاؤں گا ——— میں تو ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہوں"۔ صفدر نے بڑے نرم اور عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ٹھیک ہے" ——— میجر نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور خود جلدی سے فوجی جیپ میں سوار ہو گیا دوسرے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لمحے جیپ مڑ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

صفدر اطمینان سے چلتا ہوا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا اس نے واقعی ہوسٹن جانا تھا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں ایک پلاننگ تھی اور وہ اب اس پلاننگ پر عمل کرنا چاہتا تھا۔

ہوٹل سے نکل کر اس نے ٹیکسی پکڑی اور سیدھا ایئرپورٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہوسٹن کے لئے ٹکٹ پہلے ہی حاصل کر لی تھی اور فلائٹ جانے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔

ایئرپورٹ پہنچ کر وہ سیدھا بکنگ کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے ایئرپورٹ کیفے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے ایک فون کرنا ہے" ——— صفدر نے کیفے کے کاؤنٹر پر جا کر بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر! ——— ضرور کیجئے" ——— کاؤنٹر کلرک نے جلدی سے ٹیلیفون صفدر کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو" ——— صفدر نے کہا اور ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس راجر ٹریڈرز" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر ہلٹن سے بات کرائیں ——— میرا نام اینڈل ہے ——— میں ایئرپورٹ سے بول رہا ہوں" ——— صفدر نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ریسیور سے ایک اور آواز ابھری۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"یس ہلٹن سپیکنگ" ——— بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"مسٹر ہلٹن! ——— میں اینڈل بول رہا ہوں ——— میں ہوسٹن جا رہا ہوں ——— آپ میرا پیکٹ ایئرپورٹ پر بھیج دیں۔ میں یہاں موجود ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے پہنچ جائے گا مسٹر اینڈل" ——— دوسری طرف سے ہلٹن نے کاروباری انداز میں جواب دیا اور صفدر نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھا اور جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھا اور پھر واپس مڑ گیا۔

صفدر نے بورڈنگ کارڈ بنوایا اور پھر لیسنجر لاؤنج میں آ کر بیٹھ گیا اس نے بیگ سے ایک رسالہ نکالا اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد ایک خوبصورت سی لڑکی مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی۔

"مسٹر اینڈل" ——— لڑکی نے مسکرا کر صفدر سے کہا۔

"اوہ ہاں" ——— صفدر نے چونک کر جواب دیا۔

"میرا نام لوسیا ہے ——— اور مجھے مسٹر ہلٹن نے بھیجا ہے" لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفے پر صفدر کے قریب بیٹھ گئی۔

"اوہ اچھا اچھا ——— لیکن آپ جیسی خوبصورت لڑکی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی ——— مجھے تو اپنا سفر بھی ملتوی کرنا پڑے گا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ نے بڑے خوبصورت انداز میں میری تعریف کی ہے ——— مجھے اگر پہلے پتہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ ہی چل پڑتی ——— یہ لیجیے

اپنا پیکٹ" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہینڈ بیگ سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے اس کے ہاتھ سے پیکٹ لیا اور جیب میں ڈال لیا۔

"اوکے ——— مجھے اجازت" ——— لوسیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور صفدر کے سر ہلانے پر وہ مسکراتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ صفدر اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

جب وہ لڑکی لیسنجر لاؤنج سے باہر نکل گئی تو صفدر بیگ اٹھائے خاموشی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر نے باتھ روم میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے وہ پیکٹ نکال کر اسے کھولنے لگا۔ پیکٹ کے اندر کسی نارمن نامی شخص کے کاغذات تھے۔ گرین کارڈ۔ آئیڈنٹٹی کارڈ اور دوسرے کاغذات۔ ان کاغذات کے مطابق نارمن ہوسٹن کے محکمہ موسمیات میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا۔ صفدر غور سے نارمن کی تصویر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بیگ کھولا اور اس میں سے میک اپ کا سامان نکالا اور باتھ روم کے آئینے کے سامنے رکھ کر اس نے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا اور پھر اپنے چہرے پر نارمن کا میک اپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ مکمل طور پر نارمن کے میک اپ میں آ گیا تھا۔ اس نے بیگ میں سے اپنے اینڈل والے کاغذات نکالے ان کو اسی طرح پیکٹ میں پیک کیا جیسے نارمن کے کاغذات والا پیکٹ تھا۔ اور پھر اس پیکٹ کو جیب میں ڈال کر وہ بیگ اٹھائے اطمینان سے باتھ روم سے نکل کر واپس لیسنجر لاؤنج میں آ کر بیٹھ گیا۔ ابھی فلائٹ جانے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

یں تقریباً پندرہ منٹ باقی تھے کہ ایک نوجوان اس کے قریب آکر رُکا۔

"مسٹر نارمن! ـــــ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں" ـــــ؟ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں ـــــ اچھی طرح ـــــ آپ فلیک ہیں" ـــــ صفدر نے اُٹھ کر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ! ـــــ آپ کی یادداشت واقعی غضب کی ہے حالانکہ آپ سے پچھلی ملاقات کو ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ میں یہاں اپنے ایک دوست کو سی آف کرنے آیا تھا۔ آپ کو دیکھا تو یہاں آگیا" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ فلیک" ـــــ صفدر نے کہا اور جیب سے اینڈل والے کاغذات کا بنڈل نکال کر خاموشی سے نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے نارمن کی ٹکٹ ـــــ اور وہ اینڈل والا بورڈنگ کارڈ مجھے دے دیجئے" ـــــ نوجوان نے جیب سے ٹکٹ نکالتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے بورڈنگ کارڈ نکالا، اور نوجوان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس سے ٹکٹ وہ پہلے ہی لے چکا تھا۔

نوجوان نے بورڈنگ کارڈ جیب میں ڈالا اور صفدر سے مصافحہ کر کے اس طرح ہنستا ہوا واپس مڑ گیا جیسے اُسے صفدر سے مل کر واقعی دلی خوشی ہو رہی ہو۔ اس کے پسنجر لاؤنج سے جانے کے بعد صفدر بھی اٹھا اور پسنجر لاؤنج سے نکل کر واپس بکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ نارمن کے نام کا بورڈنگ کارڈ لئے دوبارہ پسنجر لاؤنج

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں پہنچ چکا تھا۔ اب اینڈل تو سرکاری طور پر یہیں رہ گیا تھا اور صفدر نارمن کی شکل میں یہاں سے ہوسٹن روانہ ہو رہا تھا۔ اگر تفتیش بھی کی جاتی تو یہی پتہ چلتا کہ اینڈل نے اچانک پرواز کا فیصلہ منسوخ کر کے ٹکٹ واپس کر دیا تھا۔ اس طرح صفدر اب ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔

راجر ٹریڈرز کے دفاتر پورے ایکریمیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور بظاہر وہ ریڈی میڈ گارمنٹس کا کام کرتی تھی۔ لیکن درپردہ اس کا دھندہ یہی تھا۔ اسے معلوم تھا کہ نارمن واقعی کوئی شخص ہوگا جو راجر ٹریڈرز کا ممبر ہوگا اور وقتی طور پر غائب ہو جانے پر اسے بھاری معاوضہ مل گیا ہوگا۔ جس طرح اینڈل واقعی ایک دوا کمپنی کا سیلز مین تھا۔ اور صفدر جتنا وقت یہاں رہا تھا۔ اینڈل بھاری معاوضہ لے کر انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میجر سوبرز کو دوا کمپنی سے یہی اطلاعات ملی تھیں کہ اینڈل ان کا پرانا ایجنٹ ہے۔ انہوں نے اس کے فوٹو کی تصدیق بھی کر دی تھی۔ اس طرح ہر قسم کے شک و شبہے سے انسان بچ جاتا تھا اور جس مشن پر صفدر تھا وہاں اس قسم کا انتظام انتہائی ضروری تھا۔ ورنہ جعلی کاغذات کی بنا پر کسی بھی لمحے وہ گرفت میں آسکتا تھا۔

اس کی فلائٹ کا اعلان ہونے لگا تو وہ اٹھا اور جہاز پر سوار ہونے کے لئے آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً چار گھنٹوں کی مسلسل پرواز کے بعد صفدر ہوسٹن کے ایئرپورٹ کی عظیم الشان عمارت سے باہر نکل رہا تھا اس نے بڑے اطمینان سے ٹیکسی پکڑی اور ساؤتھ ایونیو میں فورسٹار اسکوائر کا پتہ بتا کر بیٹھ گیا۔ نارمن کا فلیٹ فورسٹار اسکوائر

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اسکوائر کی تیسری منزل میں واقع نارمن کے لگژری فلیٹ میں پہنچ چکا تھا۔ یہ فلیٹ ہر لحاظ سے ایک لگژری فلیٹ تھا۔ صفدر نے بڑے اطمینان سے بیگ الماری میں رکھا اور پھر وہاں موجود میز کی دراز کھولی۔ اس کے اندر ایک چھوٹی سی ڈائری موجود تھی۔ اس نے ڈائری نکالی اور کرسی پر بیٹھ کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس ڈائری میں نارمن نے اپنے ہاتھ سے اپنے دفتر کے تمام حالات تفصیل سے لکھے ہوئے تھے۔ وہاں موجود دوسرے ساتھیوں کے نام۔ ان کے حلیئے۔ اپنے دفتر تک پہنچنے کا نقشہ۔ اپنے دستخط غرضیکہ اس میں ہر وہ تفصیل موجود تھی جس کی صفدر کو بطور نارمن ضرورت پڑ سکتی تھی۔

صفدر نے اچھی طرح ڈائری کا مطالعہ کیا اور پھر ڈائری واپس دراز میں رکھ کر اس نے اس کے ساتھ رکھی ہوئی ٹیپ اٹھائی اور اسے میز پر رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈ میں لگا کر سننے لگا۔ یہ ٹیپ نارمن کی آواز کی تھی۔ صفدر اس کا لہجہ اور انداز گفتگو سنتا رہا۔ پھر اس نے ٹیپ بند کی اور وارڈروب کھول کر اس میں لٹکی ہوئی یونیفارم نکال کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے نکلا تو خوبصورت سی یونیفارم اس کے جسم پر موجود تھی۔ اس نے نارمن کے کاغذات کا پیکٹ کھولا اور اس میں موجود کاغذات جیب میں ڈالے اور پھر فلیٹ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بس میں بیٹھا نارمن کے دفتر کی طرف

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بڑھا جا رہا تھا۔

نارمن کا دفتر ہوسٹن کے شمالی حصے میں ایک عظیم الشان عمارت میں واقع تھا۔ یہ ساؤتھ ایکریمیا میں محکمہ موسمیات کا سنٹرل آفس تھا۔ یہاں ساؤتھ ایکریمیا میں موجود تمام علاقوں کے بارے میں موسمیاتی ریکارڈ کی تفصیلات موجود تھیں۔ اور صفدر کو اس سنٹر سے صحرائے تاپتی کی موسمیاتی رپورٹ کا ریکارڈ چاہیئے تھا۔ وہ اگر چاہتا تو نارمن کے ذریعے یہ ریکارڈ آسانی سے حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن بحیثیت سپر ایجنٹ وہ اس قسم کی حرکت نہ کر سکتا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسے رپورٹ غلط ملتی یا یہ راز لیک آؤٹ ہو جاتا۔ اس لئے نارمن کو بھی معلوم نہ تھا کہ ایک روز کے لئے صفدر جب نارمن بن کر اس کی جگہ کام کرے گا تو اس کا مقصد کیا ہو گا۔

اور جب چار بجے صفدر عمارت سے باہر نکل کر فلیٹ میں جانے کے لئے بس میں بیٹھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ اس نے اس رپورٹ کو وہاں سے اڑایا نہ تھا۔ بلکہ اس نے اس کا بڑی باریک بینی سے مطالعہ کیا تھا۔ اور اب یہ رپورٹ اس کے ذہن میں پوری طرح محفوظ تھی۔

فلیٹ پہنچ کر صفدر نے بڑے اطمینان سے نارمن کے کاغذات ڈائری کے ساتھ میز کی دراز میں رکھے۔ اس کی یونیفارم اتار کر وارڈروب میں لٹکائی اور پھر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — راجر ٹریڈرز" —— چند لمحوں بعد ایک کاروباری سی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

آواز سنائی دی۔

"مسٹر ہلٹن سے بات کرائیے ـــــ میں نارمن بول رہا ہوں"۔ صفدر نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔ لہجہ بالکل نارمن کی طرح کا تھا۔

"یس ـــ ہولڈ کیجیے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر کرخت آواز سنائی دی۔

"یس ـــ ہلٹن بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ کرختگی کے ساتھ ساتھ سپاٹ بھی تھا۔

"مسٹر ہلٹن! ـــ میں نارمن بول رہا ہوں ـــــ صحرائے تاپتی میں محکمہ موسمیات کا ایک ریسرچ ادارہ موجود ہے ـــــ کیا آپ کا سلسلہ وہاں ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"صحرائے تاپتی میں ـــــ اوہ نو ـــــ وہاں آج تک کسی کو کوئی کام ہی نہیں پڑا مسٹر نارمن" ـــــ دوسری طرف سے ہلٹن کی آواز سنائی دی۔

"اچھا ٹھیک ہے ـــــ میں خود ہی بندوبست کر لونگا۔ بہرحال میں ابھی چھٹی پر جا رہا ہوں۔ تھینک یو" ـــــ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور خود بیگ اٹھائے باتھ روم میں گھس گیا۔ اس نے بیگ کے خفیہ خانے سے ایک اور بنڈل نکالا۔ اس میں بھی ایک شخص ٹام کے کاغذات تھے۔ یہ کاغذات بالکل اصل تھے۔ اور ٹام ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ تھا جسے خفیہ طور پر ایکریمیا سے باہر بھیج دیا گیا تھا۔ اور اب اس کیس میں اس کی جگہ صفدر نے مستقل طور پر لینی تھی۔ کاغذات کے مطابق ٹام ایک دولتمند نوجوان تھا جس کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک سرمایہ کاری کمپنی تھی۔ جہاں سے اسے لمبی رقم ہر ماہ مل جاتی تھی اور ٹام صرف عیش و عشرت کرنے اور گھومنے پھرنے میں ہی وقت گذار دیتا تھا۔

صفدر نے ان کاغذات کا پوری تفصیل سے مطالعہ کیا اور پھر اس نے بیگ میں سے میک اپ باکس نکال کر اپنے چہرے پر ٹام کا مستقل میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اس نے مستقل طور پر ٹام کے روپ میں رہنا ہے۔ اور نجانے اس کے میک اپ کو کہاں کہاں چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس بار وہ ایسا میک اپ کر رہا تھا جو مستقل تھا۔ اور عمران کی ہی نکالی ہوئی ترکیب کے مطابق وہ ٹام کا ڈبل میک اپ کر رہا تھا تاکہ اگر کہیں کسی بھی وجہ سے ایک میک اپ ختم بھی ہو جائے تو نیچے سے پھر ٹام ہی کا میک اپ نکلے۔ اس طرح میک اپ واش کرنے والے چکر کھا جاتے تھے وہ یہی سمجھتے تھے کہ میک اپ صاف نہیں ہوا۔

اطمینان سے ڈبل میک اپ کرنے کے بعد اس نے بیگ میں سے ہی نیا لباس نکال کر پہنا۔ اور بیگ میں موجود مخصوص قسم کا اسلحہ اس نے کوٹ کی جیبوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا۔ کاغذات اور ایک جدید طرز کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر بھی بیگ سے نکال کر جیب میں رکھنے کے بعد اس نے بیگ بند کیا اور آئینے میں ایک نظر اپنے چہرے کو دیکھنے کے بعد وہ بیگ اٹھائے تیزی سے مڑا۔ باتھ روم سے نکل کر وہ کمرے میں آیا اور پھر کمرے کا بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ آٹومیٹک لاک اس نے لگا دیا تھا۔ جلد ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایئر چارٹرڈ کمپنی کے دفتر لے چلو" ـــــ صفدر نے ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایئر چارٹرڈ کمپنی کے دفتر میں تھا۔

"یس سر! ـــــ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ـــــ منیجر نے بڑے کاروباری لہجے میں پوچھا۔

"کیا آپ کے پاس کوئی چھوٹا لیکن جدید قسم کا ایئر کرافٹ ہے ـــ؟ ایسا ایئر کرافٹ جو ہوائی اڈے کے ساتھ ساتھ کسی سڑک یا میدان چاہے وہ میدان ریتلا ہی کیوں نہ ہو، آسانی سے اتر سکے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

آپ کہاں جانا چاہتے ہیں جناب!" ـــــ؟ منیجر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

میں سیر و تفریح کے لئے جانا چاہتا ہوں ـــ اور میری عادت ہے کہ جو جگہ مجھے پسند آئے ـــ میں وہاں رک جاتا ہوں ـــ میں وہ ایئر کرافٹ تقریباً ایک ماہ کے لئے کرایہ پر لینا چاہتا ہوں۔ میرے پاس ایئر کرافٹ پائلٹ کا انٹرنیشنل لائسنس ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا! ـــ میں سمجھ گیا ـــ ہمارے پاس ایک ایئر کرافٹ ایسا ہے جو آپ کے مقصد پر پورا اتر سکتا ہے ـــ جونا۔ ٹو ـــ یہ بالکل جدید ٹو سیٹر طیارہ ہے ـــ انتہائی تیز رفتار بھی ہے اس میں موسمیات کی نشاندہی کرنے والے آلات بھی ہیں ـــ اور سب سے جدید

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بات یہ ہے کہ بوقت ضرورت آپ اسے بطور ہیلی کاپٹر بھی استعمال کر سکتے ہیں" ـــــ منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ! ـــ واقعی یہ تو بالکل میرے مطلب کا ہے ـــ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں" ـــــ صفدر نے خوش ہو کر کہا۔

"آیئے" ـــــ منیجر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دفتر سے نکل کر پیچھے موجود ایک بڑے گیراج میں آ گئے۔ یہاں ایک سائیڈ پر جونا۔ ٹو موجود تھا۔

صفدر نے اسے اچھی طرح چیک کیا۔ واقعی وہ ایک انتہائی جدید ترین طیارہ تھا۔

"ٹھیک ہے مسٹر منیجر! ـــ میں اسے ہی ہائر کرنا چاہتا ہوں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو آیئے دفتر میں چلتے ہیں" ـــــ منیجر نے کہا اور وہ دوبارہ دفتر میں آ گئے۔

"اپنے کاغذات مجھے دکھایئے" ـــــ منیجر نے کہا اور صفدر نے جیب سے کاغذات اور ایئر کرافٹ پائلٹ لائسنس نکال کر منیجر کے حوالے کر دیئے۔

منیجر نے انٹرکام کا ریسیور اٹھایا اور کسی شخص کو دفتر میں بلایا۔

"معاف کیجئے! ـــ قانوناً یہ کاغذات ہمیں ہوم ڈیپارٹمنٹ اور انٹرنیشنل ایئر کرافٹ لائسنس اتھارٹی سے ویری فائی کرانے پڑتے ہیں"۔ منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے" ـــــ صفدر نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

مطمئن انداز میں جواب دیا۔

اسی لمحے دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ——— نوجوان نے منیجر کے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ مسٹر ٹام کے کاغذات ہیں ——— یہ جونا۔ ٹو ہائر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اسے مکمل طور پر ویری فائی کر کے رپورٹ دیں" ——— منیجر نے صفدر کے دیئے ہوئے کاغذات نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— نوجوان نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کتنی دیر لگے گی" ——— صفدر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ سر! ——— اس دوران آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ——— منیجر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں شراب سے الرجک ہوں اس لئے آپ کوک منگوا لیجیے" صفدر نے جواب دیا اور منیجر نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک کوک لانے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کرایہ وغیرہ اور ضمانت کتنی ہے" ——— ؟ صفدر نے پوچھا۔

یہ باتیں کاغذات کی تصدیق کے بعد ہوں گی سر! ——— ویسے ہماری کمپنی کے ریٹس سب سے کم ہیں" ——— منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ پھر کوک آگئی اور صفدر اطمینان سے کوک پینے میں مصروف ہو گیا۔

اور پھر ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کہ وہی نوجوان جو کاغذات لے کر گیا تھا واپس آیا اور اس نے ایک فائل منیجر کی طرف بڑھا دی۔

"سر! ——— تمام کاغذات مکمل طور پر او۔ کے ہیں" ——— نوجوان نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہا اور منیجر کے سر ہلانے پر وہ واپس چلا گیا۔

منیجر نے فائل کھولی۔ اس میں صفدر کے اصل کاغذات کے ساتھ ان کی تصدیق شدہ نقلیں بھی موجود تھیں۔ اور ساتھ ہی ایک ٹائپ شدہ کاغذ پر رپورٹ تھی جس کے نیچے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ دار آفیسر کے دستخط اور ایئر کرافٹ لائسنسنگ اتھارٹی کے دستخط بھی تھے۔ صفدر واقعی دل میں حیران ہو رہا تھا کہ یہاں کام کتنی جلدی ہو جاتے ہیں۔ اگر یہی کام پاکیشیا میں کسی کو درپیش ہوتا تو نجانے سینکڑوں چکر دفاتر کے لگانے پڑتے اور کام پھر بھی نہ ہوتا۔

"ٹھیک ہے سر! ——— اب بات ہو سکتی ہے ——— یہ آپ کے کاغذات" ——— منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اصل کاغذات فائل سے نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دیئے۔ اور پھر میز کی دراز کھولی اور ایک ٹائپ شدہ کاغذ نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"ضمانت کے طور پر جونا۔ ٹو کی نصف قیمت ——— اور یہ گھنٹوں دنوں۔ ہفتوں اور مہینے کے حساب سے اس کا کرایہ ——— سب کچھ اس میں درج ہے ——— پہلی بار پٹرول ٹینک کمپنی کی طرف سے فل کر کے دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آپ کو کمپنی کی طرف سے اتھارٹی لیٹر دیا جائے گا کہ آپ کسی بھی ایئرپورٹ پر اتر سکتے ہیں اور پٹرول لے سکتے ہیں" ——— منیجر نے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کاغذ کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔

ماہانہ کرایہ اور ہفتہ وار کرایہ میں بڑا معمولی فرق ہے ——— اس طرح تو ہفتہ وار زیادہ فائدہ میں رہے گا" ——— صفدر نے منہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بناتے ہوئے کہا۔

"دراصل آپ پہلے شخص ہیں جو ماہانہ بنیاد پر کرایہ پر لے رہے ہیں ورنہ یہاں تو زیادہ تر گھنٹے چلتے ہیں یا پھر دن ——— ہفتے کی تو نوبت کبھی کبھار ہی آتی ہے ——— بہرحال آپ کو ہم ماہانہ بنیاد پر لینے کی صورت میں دس فیصد خصوصی رعایت دے دیں گے" ——— منیجر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— پھر ٹھیک ہے ——— آپ اسے ایک ماہ کے لئے بک کرلیں ——— کتنی رقم بنی کل" ——— صفدر نے کہا اور منیجر نے کاغذ پر حساب کرنے کے بعد ایک لمبی رقم لکھ کر صفدر کی طرف بڑھا دی۔ صفدر کچھ دیر حساب کتاب چیک کرتا رہا۔ پھر اس نے جیب سے ٹام کی چیک بک نکالی۔ ایک چیک پر رقم کا اندراج کیا اور نیچے ٹام کے مخصوص دستخط کرنے کے بعد اس نے چیک منیجر کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ کو کس وقت روانہ ہونا ہے" ——— ؟ منیجر نے چیک لیتے ہوئے پوچھا۔

"آپ اسے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد سول ایئرپورٹ پر پہنچا دیں ——— میں وہیں سے لے لوں گا" ——— صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— یہ وہاں موجود ہوگا ——— اتھارٹی لیٹر اور اس رقم کی رسید بھی آپ کو وہیں سے مل جائے گی" ——— منیجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ ٹیکسی لے کر شہر میں گھومتا پھرتا رہا۔ اس کے بعد وہ ایئرپورٹ پہنچ گیا۔ جونا۔ ٹو واقعی تیار حالت میں وہاں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر جونا۔ ٹو میں بیٹھا ہوسٹن شہر کے اوپر پرواز کرتا ہوا شمال کی طرف تیز رفتاری سے بڑھا جا رہا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ جونا۔ ٹو نے اس کی بہت بڑی مشکل حل کر دی تھی۔ اب وہ براہِ راست صحرائے تاپتی میں داخل ہو سکتا تھا۔

صحرائے تاپتی ہوسٹن سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر تھا اور صفدر جانتا تھا کہ اسے راستے میں ایک رات ڈالسن میں قیام کرنا پڑے گا کیونکہ وہاں سے پٹرول لینا ضروری تھا۔

پھر تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ ڈالسن کے ایئرپورٹ پر اتر گیا۔ اس نے وہاں کے حکام کو پٹرول فل کرنے کے ساتھ ساتھ طیارے کی دیکھ بھال کے بھی آرڈر دیئے تاکہ کل صبح وہ پرواز کے لئے مکمل طور پر تیار ہو۔ اور خود وہ ڈالسن ایئرپورٹ سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی پکڑ کر ڈالسن کے سب سے بڑے ہوٹل شیراڈ میں پہنچ چکا تھا۔ کمرہ اسے آسانی سے مل گیا اور اس نے کمرے میں جا کر پہلے وہیں کھانا منگوا کر کھایا اور پھر وہ ابھی شہر کی سیر کرنے کا پروگرام بنا ہی رہا تھا کہ دروازے پر تیز قسم کی دستک ہوئی اور صفدر چونک پڑا۔

"یس۔ کم ان" ——— صفدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور چار لمبے تڑنگے نوجوان کمرے میں داخل ہوئے۔

"ہمارا تعلق سنٹرل انویسٹی گیشن سے ہے مسٹر ٹام! ——— یہ میرا کارڈ" ——— ایک نوجوان نے جیب سے کارڈ نکال کر صفدر کو دکھاتے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ فرمایئے! میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ـــــ صفدر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ صحرائے تاپتی کی طرف جانا چاہتے ہیں" ـــــ اسی نوجوان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ ارادہ تو ہے ـــ کیوں کیا بات ہے" ـــــ؟ صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کا مقصد صرف سیر و تفریح ہے" ـــــ؟ نوجوان نے غور سے صفدر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے ـــ اور میں نے وہاں جا کر کوئی خزانہ تو تلاش نہیں کرنا" ـــــ اس بار صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہم نے آپ کے کاغذات کی پوری طرح چھان بین کی ہے آپ کے کاغذات بالکل درست ہیں ـــــ لیکن آپ صحرائے تاپتی میں داخل نہیں ہو سکتے ـــ وہ ممنوعہ علاقہ ہے اس لئے آپ اپنا ارادہ بدل دیں" ـــــ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ممنوعہ علاقہ ہے ـــ وہ کیوں" ـــــ؟ صفدر نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تفصیلات نہیں بتائی جا سکتیں ـــ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے ـــ دیکھیں یہ نوٹیفکیشن" ـــــ نوجوان نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

صفدر نے نوٹیفکیشن کو غور سے پڑھا اور پھر ایک طویل سانس لیتے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوئے واپس کر دیا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب! ـــــ واقعی یہ ممنوعہ علاقہ ہے ـــــ لیکن کیا کوئی خصوصی پرمٹ مل سکتا ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری ـــ ایسا ہونا ناممکن ہے" ـــــ نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوکے ـ ٹھیک ہے ـــ میں صحرا میں داخل نہیں ہوں گا لیکن کیا تاپتی شہر تو جا سکتا ہوں" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ وہاں جا تو سکتے ہیں ـــ لیکن وہاں آپ کی دلچسپی کی کوئی چیز موجود نہیں ہے ـــ وہ تو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ـــ دوسری بات یہ کہ وہاں ہر اجنبی کی مکمل نگرانی کی جاتی ہے ـــ اور اگر آپ سے کوئی غلط حرکت ہوئی تو آپ کو گولی بھی ماری جا سکتی ہے۔ یہ قانون ہے" ـــــ نوجوان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں سوچوں گا ـــ بہرحال غلط حرکت میں نے کیا کرنی ہے ـــ میرا مقصد تو بس گھومنا پھرنا ہے" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو آگاہ کرنا ہمارا فرض تھا ـــ وہ ہم نے ادا کر دیا ہے۔ گڈ بائی" نوجوان نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا اشارہ کرتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ان کے جانے کے بعد اب صفدر سوچنے لگا کہ وہ کیا کرے۔ اب

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تک اس کا خیال تھا کہ یہ لوگ ایک سیاح کو اس طرح چیک نہ کریں گے لیکن اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ واقعی یہاں کے ادارے بیحد تیز اور مستعد واقع ہوئے ہیں۔ اگر اس کے کاغذات اصلی نہ ہوتے تو یقیناً وہ اب تک گرفتار ہو چکا ہوتا۔ اور اس کا مطلب یہی تھا کہ اب اس کی مکمل نگرانی کی جائے گی۔ نوجوان آفیسر کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ لوگ صفدر کی طرف سے مشکوک ضرور ہیں لیکن کوئی قانونی خلا نہ ہونے کی وجہ سے وہ فی الحال اُسے کچھ کہہ نہیں سکتے۔

"بہرحال جو ہوگا دیکھا جائے گا" ——— صفدر نے چند لمحوں بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ اس نے اب شہر کی سیر کرنے کا پروگرام ملتوی کر دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ صحرائے تاپتی میں بہرحال اس نے داخل ہونا ہے اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ ریسٹ کر لینا چاہتا تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل ٹاڈ کا کیبن باقی کیبنوں کی نسبت زیادہ بڑا اور شاندار تھا اور ایک طرف ہٹ کر بنا ہوا تھا۔ کیبن کی کھڑکیوں سے روشنی باہر نکل رہی تھی اور اندر سے مترنم نسوانی قہقہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس کا مطلب تھا کہ کرنل ٹاڈ لڑکیوں کے ساتھ کیبن میں موجود تھا۔

"اب تم اپنی اداکاری شروع کر دو جولیا! ——— اور تم لوگوں نے کرنل ٹاڈ کے جانے کے بعد ان لڑکیوں کو سنبھالنا ہے ——— میں کیبن کی پشت پر ٹھہروں گا" ——— عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی کیبن کے مین دروازے کی طرف بڑھ گئی جب کہ تنویر، کیپٹن شکیل اور نعمانی ایک دوسرے کیبن کی دیوار کی اوٹ میں رک گئے۔ اور عمران کیبن کی پشت کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا دروازے کے باہر پہنچ کر زور سے کراہی اور پھر بند دروازے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کے ساتھ ٹکرا کر اس طرح لہرا کر نیچے بیٹھی جیسے اس کا ذہن چکرا رہا ہو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا اور سانس تیز تیز چل رہا تھا۔ وہ مسلسل کراہ رہی تھی۔

دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔

"اوہ! ــــ کون ہو تم" ــــ دروازے پر کھڑے ایک لمبے تڑنگے لیکن مضبوط جسم والے نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر جولیا کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مم ــــ مم ــــ پلیز میری مدد کرو ــــ مجھے کیبن نمبر تین سو بارہ تک پہنچا دو ــــ مجھے مرگی کا دورہ پڑنے والا ہے ــــ وہاں میری دوا موجود ہے ــــ پلیز" ــــ جولیا نے اپنے جسم کو اس طرح مروڑتے ہوئے کہا جیسے اس کے جسم میں موجود ہڈیاں مڑ تڑ رہی ہوں۔

"اوہ مرگی! ــــ اوہ اچھا ــــ لیکن یہاں کار تو نہیں ہے۔ اور تین سو بارہ تو کافی دور ہے" ــــ نوجوان نے جو کرنل ٹاڈ تھا پریشان لہجے میں کہا۔

"پپ ــــ پپ ــــ پلیز ــــ میری مدد کرو ــــ ورنہ میں مر جاؤں گی" ــــ جولیا نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی شدید تکلیف میں ہے۔

"اوکے! ــــ واقعی تمہاری حالت بتا رہی ہے کہ تم شدید تکلیف میں ہو ــــ ٹھیک ہے ــــ میں تمہیں اٹھا کر لے جاتا ہوں" ــــ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جولیا کو اس طرح اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا جیسے جولیا گوشت پوست کی بجائے پلاسٹک بنی ہوئی بے وزن گڑیا ہو۔ کرنل ٹاڈ کے جسم میں واقعی بے پناہ قوت تھی۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو ــــ میں ابھی آ رہا ہوں ــــ یہ لڑکی واقعی بیحد بیمار ہے" ــــ کرنل ٹاڈ نے مڑ کر دروازے میں کھڑی ہوئی چار نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان لڑکیوں کے جسم پر انتہائی مختصر سا لباس تھا جب کہ کرنل ٹاڈ نے بھی ایک نیکر اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ لڑکیوں کے سر ہلانے پر کرنل ٹاڈ جولیا کو اٹھائے تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

کرنل ٹاڈ کے کچھ دور جانے کے بعد تنویر ساتھ والے کیبن کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کرنل ٹاڈ کے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ لڑکیاں ابھی دروازے میں ہی کھڑی باتیں کر رہی تھیں شاید وہ جولیا کے متعلق ہی تبصرہ کر رہی تھیں۔

"پلیز ایک منٹ" ــــ تنویر نے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس" ــــ ایک لڑکی نے غور سے تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے پاس ان کیبنز کے لاک کی کوئی فالتو چابی ہے۔؟ یہ ساتھ والا کیبن میرا ہے لیکن میں چابی بھول آیا ہوں" ــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اکیلے ہیں" ــــ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"فی الحال تو اکیلا ہوں ــــ البتہ میری فرینڈ ایک گھنٹے بعد پہنچ جائے گی ــــ میں لارڈ ٹاسری کا بیٹا جیمز ہوں" ــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ٹاسری! ــــ اوہ آپ تو بہت بڑی شخصیت ہیں ــــ مارگریٹ! وہ چابیاں لے آنا۔ شائد لاک کھل جائے" ــــ اس لڑکی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نے ایک لمبی سی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اگر آپ میں سے کوئی ایک گھنٹہ میرے ساتھ کمپنی کر سکے تو میں بڑا فراخ دل ثابت ہوں گا" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ سوری! ——— ہم چاروں ہی بکڈ ہیں ——— ایک گھنٹہ تو نہیں البتہ آدھا گھنٹہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ" ——— اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" چلو آدھا گھنٹہ ہی غنیمت ہے ——— ویسے میری فرینڈ خاصی خوبصورت ہے لیکن اب آپ کو دیکھنے کے بعد میں سوچ رہا ہوں کہ کاش میں اُسے وقت نہ دیتا ——— خوامخواہ ایک لاکھ ڈالر ضائع جائیں گے" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک لاکھ ڈالر" ——— لڑکیوں کے منہ سے حیرت کے مارے چیخ سی نکل گئی۔

ہاں ——— کیوں! ——— میں تو ایسے ہی معاوضہ دیتا ہوں ——— ویسے آپ چاروں کو میں تو چار لاکھ ڈالر بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔ رقم کی مجھے پرواہ ہی نہیں ——— بس کمپنی اچھی چاہیئے" ——— تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر ہم چاروں آپ کو آدھے گھنٹے کی کمپنی دیں تو آپ کیا معاوضہ دیں گے" ——— ؟ اسی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے دینے دلانے والی بات چھوڑیں ——— کمپنی کی بات کریں جو آپ کہیں گی مل جائے گا ——— دس ہزار ڈالر آدھے گھنٹے کے لئے کافی نہیں ہیں" ——— تنویر نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دس ہزار ڈالر ——— اور صرف آدھے گھنٹے کے لئے ——— اوہ! ویری گڈ" ——— چاروں لڑکیاں ہی اچھل پڑیں۔ اتنی رقم تو ظاہر ہے کوئی ایک ماہ کے لئے بھی نہ دے سکتا تھا یہاں تو صرف آدھے گھنٹے کے لئے اتنی رقم مل رہی تھی۔

" یہ لیجئے ——— پیشگی لے لیجئے ——— بس پسند کی بات ہے۔ مجھے کمپنی چاہیئے" ——— تنویر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

لڑکی نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی لی اور پھر وہ آپس میں کھسر پھسر کرنے لگیں۔

" ٹھیک ہے لارڈ! ——— ہم آدھے گھنٹے سے زیادہ کمپنی نہ دے سکیں گی ——— ہمارا آدمی آدھے گھنٹے میں واپس آجائے گا۔ وہ بڑا ظالم آدمی ہے" ——— لڑکی نے کہا۔

" کوئی بات نہیں ——— مجھے منظور ہے ——— میں خود اصول پسند آدمی ہوں" ——— تنویر نے کاندھے اُچکاتے ہوئے کہا اور لڑکیوں نے خوشی سے ہنستے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر وہ چاروں آگے بڑھ کر تنویر سے اس طرح لپٹ گئیں جیسے میٹھے پر مکھیاں لپکتی ہیں۔

" ارے ارے ——— پہلے کیبن تو کھول لیں" ——— تنویر نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ کیپٹن شکیل، نعمانی اور شاید عمران بھی اُسے دیکھ رہا ہو گا۔

" ابھی کھل جاتا ہے ——— ہمارے پاس ماسٹر کی ہے" ——— لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر تنویر انہیں لئے ہوئے اس بند کیبن

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کی طرف بڑھ آیا۔ وہ پہلے ہی کیبن کو بند دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اس نے یہ بات کی تھی۔ ماسٹر کی سے کیبن واقعی کھل گیا اور وہ سب لوگ اندر آ گئے۔ اور دروازہ بند کر دیا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف تو کرا دیں" ——— تنویر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تعارف کیا کرانا ہے ——— خوامخواہ وقت ضائع ہوگا" ——— ایک لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— وقت تو میرا ضائع ہوگا ——— اچھا ایسا کرتے ہیں کہ ساحل سمندر پر چلتے ہیں ——— کیبن کافی دنوں سے بند پڑا ہے اس لئے یہاں گھٹن ہے" ——— تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ صرف فلرٹ کرنے تک ہی محدود رہتا تھا ورنہ اس کا کردار بے حد اعلیٰ تھا اور یہاں یہ لڑکیاں تو پاگلوں کی طرح اس کے گلے پڑ رہی تھیں۔

کیا مطلب! ——— کیا تم ———" لڑکیوں نے اس طرح حیران ہو کر تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے انہیں شک پڑ رہا ہو کہ تنویر کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ——— میں دراصل کمپنی کا شوقین ہوں آیئے" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے کیبن سے نکلا اور ساحل کی طرف بڑھنے لگا۔ چاروں لڑکیاں اٹھکیلیاں کرتی ہوئی اس کے آگے پیچھے چلنے لگیں۔ کافی دور آ جانے کے بعد تنویر ریت پر بیٹھ گیا اور لڑکیاں اس پر تقریباً گر سی گئیں۔

"یہ بتاؤ کہ تم کتنے روز کے لئے بک ہو" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"چار روز کے لئے" ——— لڑکیوں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— یہ تو بڑا لمبا عرصہ ہے ——— میں نے تو کل واپس چلے جانا ہے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ پھر نہیں آئیں گے ——— ہوٹل شلٹن سے آپ ہمیں بک کر سکتے ہیں" ——— لڑکیوں نے اس سے چمٹتے ہوئے کہا۔

"دیکھو اطمینان سے بیٹھ جاؤ ——— ہم صرف باتیں کریں گے"۔ تنویر نے اس بار انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اب ان بازاری قسم کی لڑکیوں کی حرکتوں سے اکتا گیا تھا اور لڑکیاں منہ بناتی ہوئی اس کے گرد بیٹھ گئیں۔

تنویر نے ان سے اپنی ریاست کی باتیں شروع کر دیں۔

"ارے آدھا گھنٹہ ہونے والا ہے ——— وہ جیرالڈ آنے والا ہوگا ہمیں کیبن میں پہنچ جانا چاہیئے" ——— ایک لڑکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے ——— ویسے میں اگلے ہفتے ہوٹل شلٹن آؤں گا ——— پھر ایک ہفتے کے لئے بکنگ ہو جائے گی اس کے بعد تمہاری کمپنی کا صحیح لطف لوں گا" ——— تنویر نے بھی ریت سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ضرور ضرور ——— ہم منتظر رہیں گی ——— اب اجازت" ——— لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر تنویر کی طرف بڑھی۔

ارے ارے ——— ابھی نہیں" ——— تنویر نے غوطہ لگا کر ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

طرف سٹتے ہوئے کہا اور لڑکیاں ہنستی ہوئی واپس اپنے کیبن کی طرف دوڑنے لگیں۔

"خدا کی پناہ! ـــــ یہ لڑکیاں ہیں یا شہد کی مکھیاں ـــــ کم بخت چمٹے ہی چلی جا رہی تھیں" ـــــ تنویر نے کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر ان کی کار موجود تھی۔

"بڑے مزے ہو رہے ہیں تنویر" ـــــ کار کے قریب موجود عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مزے ہونے ہیں ـــــ وہ تو بالکل ہی بازاری عورتیں تھیں۔ یہ تمہارا کرنل ٹاڈ تو بالکل ہی گھٹیا آدمی لگتا ہے" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس اپنا اپنا مزاج ہوتا ہے ـــــ بہرحال تم نے اور جولیا نے واقعی کام دکھایا ہے ـــــ آؤ اب جولیا کے پاس چلیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اصل کام ہو گیا ہے یا نہیں" ـــــ؟ تنویر نے کار میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی آسانی سے ـــــ پریشانی تو ہوئی ہی نہیں" ـــــ عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

"عمران صاحب! ـــــ جولیا نے مرگی کے دورے کی بات کی تھی۔ وہاں ٹائیگر کو تو اس کا علم ہی نہ ہو گا ـــــ کرنل ٹاڈ کہیں مشکوک نہ ہو جائے" ـــــ تنویر نے کہا۔

"میں نے کرنل ٹاڈ کے جاتے ہی ٹائیگر کو کال کر کے تفصیل سمجھا دی

تھی۔ اس کے پاس میڈیکل ایمرجنسی باکس موجود ہے اور وہ ڈاکٹر کے روپ میں وہاں موجود ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے جولیا نے اپنے آپ کو بیمار یا منشیات کی مریضہ ہی پوز کرنا تھا۔ اس نے سنبھال لیا ہو گا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور تنویر نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور خاموش ہو گیا۔

تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے کار ایک چھوٹے سے کیبن کی سائیڈ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی باہر نکل آیا۔ لیکن اس کا قد و قامت دیکھتے ہی سب سمجھ گئے کہ یہ ٹائیگر ہے۔

"ڈاکٹر جوزف! ـــــ تمہاری مریضہ کا کیا حال ہے" ـــــ؟ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ! ـــــ وہ بالکل ٹھیک ہے ـــــ" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کرنل ٹاڈ مشکوک تو نہیں ہوا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں! ـــــ میں نے واقعی مرگی والا انجکشن ہی جولیا کو لگایا تھا ـــــ وہ غور سے انجکشن کو دیکھتا رہا ـــــ پھر اس نے جولیا کے متعلق پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ یہ میری مریضہ ہے اور یہ کیبن اسی کا ہے ـــــ میں نے ہی اسے پیدل چلنے کا مشورہ دیا ہوا ہے۔ ویسے امید نہ تھی کہ اس طرح اچانک اس کی طبیعت خراب ہو جائے گی ـــــ اس پر وہ پوری طرح مطمئن ہو کر واپس چلا گیا" ـــــ ٹائیگر نے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ سب لوگ کیبن میں داخل ہو گئے۔ جولیا واقعی ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی۔

"واہ! ـــــ تم تو واقعی سیریس مریضہ ہو" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا بھی ہنستی ہوئی اُٹھ بیٹھی۔

"بڑا مشکل رول تھا عمران! ـــــ ویسے وہ کرنل ٹاڈ بالکل ہی مطمئن گیا ہے" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو مطمئن گیا ہے ـــــ لیکن تنویر نے جب تمہیں اس کے کندھے پر لدا ہوا دیکھا تو اس پر تم سے بھی زیادہ سیریس دورہ پڑ گیا اور اس نے فوراً انتقامی کارروائی کرتے ہوئے ایک کی بجائے چار کو کندھوں پر اٹھا لیا" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کرسی پر بیٹھ کر کہا۔

"آپ خوامخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں ـــــ میں ان متھرڈ کلاس بازاری عورتوں کو منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس نے جولیا کے چہرے پر غصے کے آثار ابھرتے دیکھ لئے تھے۔

"اچھا یہ الزام ہے ـــــ آدھے گھنٹے کے لئے دس ہزار ڈالر الزام ہے غضب خدا کا ـــــ اتنی رقم میں تو وہ چاروں لڑکیاں ہمیشہ کے لئے خریدی جا سکتی تھیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اب آپ نے خود ہی اتنی رقم میری جیب میں ڈال دی تھی ـــــ اب میں وہاں کیا کرتا" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو جولیا کے سر کا صدقہ سہی ـــــ اسے آرام آ گیا یہی بہت ہے" عمران نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"وہ میرا بیگ لے آؤ ـــــ تاکہ اب کرنل ٹاڈ کا کارڈ بھی تیار کر لیا جائے"

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"اب پروگرام کیا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"صفدر کا تحفظ کرنا ہے ـــــ اور کیا پروگرام ہے ـــــ ہم یہاں سے تاپتی جائیں گے ـــــ صفدر لازماً وہاں پہنچے گا۔ وہ ایک شخص ٹام کے روپ میں ہو گا اور ظاہر ہے جیسے ہی وہ صحرا میں داخل ہو گا۔ اسے گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے گی ـــــ جبکہ کرنل ٹاڈ اپنے ساتھیوں سمیت پہلے ہی صحرائے تاپتی میں موجود ریسرچ سنٹر پہنچ چکا ہو گا ـــــ اس کے بعد صفدر کی نگرانی آسان ہو جائے گی" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر کا لایا ہوا بیگ کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے بیگ میں سے ایک پیکٹ نکالا اور اس کو کھول کر اس میں موجود مختلف رنگوں کے سادہ کارڈ نکال کر ان میں سے ایک سنہرے رنگ کا کارڈ نکال کر ایک طرف رکھ لیا۔ اس کارڈ کے گرد سرخ رنگ کا باریک سا حاشیہ تھا۔ باقی کارڈ واپس پیکٹ میں رکھ کر اس نے پیکٹ بیگ میں ڈال دیا اور پھر بیگ میں سے ایک باکس نکال کر وہ اٹھا اور کونے میں رکھی ہوئی میز کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس میز پر ٹیبل لیمپ بھی موجود تھا۔ عمران نے ٹیبل لیمپ جلایا۔

"آپ لوگ باہر ذرا گھوم پھر آئیں ـــــ مجھے تقریباً ایک گھنٹہ لگے گا ـــــ اور میں مکمل توجہ چاہتا ہوں۔ یہ انتہائی نازک ترین کام ہے" عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ سب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ سب اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ دروازہ بند ہونے کی آواز

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سُن کر عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا کارڈ پر جھک گیا۔ اس نے باکس کھول کر اس میں سے ایک چھوٹی سی ٹیوب نکالی اور پھر کام میں مصروف ہو گیا۔ باکس میں ٹیوبوں کے ساتھ مختلف سائز کے قلم اور برش موجود تھے۔

عمران نے واقعی ایک گھنٹے تک سر بھی نہ اٹھایا اور ایک گھنٹے بعد جب اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باریک پوائنٹ والا قلم واپس باکس میں رکھا تو سامنے موجود کارڈ پر عجیب قسم کے نقش و نگار اُبھر چکے تھے۔ سنہرے رنگ کے کارڈ کی سطح اب گولڈن براؤن ہو چکی تھی۔ اس کے درمیان میں ایک عقاب کی تصویر تھی جس کی چونچ میں ایک چھوٹا سا ہیرا تھا۔ عقاب بالکل اصلی لگ رہا تھا اور ہیرے میں سے بھی مختلف رنگوں کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ عقاب کے پنجوں میں ایک چڑیا پھڑک رہی تھی۔ اور ان کے نیچے عجیب و غریب انداز میں بی اور اے کے حروف لکھے ہوئے تھے۔ بی کے دونوں خالی دائروں میں بھی دو باریک سی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اوپر والے دائرے میں ایک سانپ پھن اٹھائے ہوئے تھا جب کہ نیچے والے دائرے میں ایک آدمی کا چہرہ تھا جس نے کالے رنگ کا نقاب پہنا ہوا تھا۔ آنکھوں میں سُرخی نمایاں تھی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور اس کے ساتھی اندر آ گئے۔

"ہو گیا کام" ——— جولیا نے پوچھا۔

"ہاں! ——— لیکن میرا دماغ سُن ہو گیا ہے ——— اس قدر پیچیدہ اور مشکل کارڈ بنایا ہوا ہے انہوں نے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اشتیاق آمیز انداز میں میز کی طرف بڑھے۔

"اس کو ہاتھ نہ لگانا ——— اس پر مخصوص کیمیکل لگا ہوا ہے۔ ابھی اسے خشک ہونے میں چند منٹ ہیں ——— عمران نے کہا اور وہ سب ہاتھ پیچھے کر کے میز پر جھک گئے۔

"کمال ہے ——— یہ تم نے بنایا ہے سب کچھ ——— یہ تو بڑے سے بڑا مصور بھی نہیں بنا سکتا" ——— جولیا کے لہجے میں واقعی بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔

"بس تمہارا تصور کر لیا ——— پھر مصوری چل پڑی ——— کہتے ہیں کہ مصوروں کو کوئی نہ کوئی تصویر سامنے رکھنی پڑتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! ——— میں اس سے بھی اچھی تصویریں بنا سکتا ہوں ——— یہ سانپ، عقاب اور چڑیا بنانا کیا مشکل ہے" ——— تنویر نے جل کر کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ سب چونک پڑے۔ دروازے میں کرنل ٹاڈ ہاتھ میں ریوالور لئے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سرخی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے میز سے کارڈ اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔

"یہ ہے وہ آدمی جناب" ——— اچانک کرنل ٹاڈ کے پیچھے اندر آنے والی ایک لڑکی نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس لڑکی کا چہرہ بُری طرح سوجھا ہوا تھا۔ چہرے پر نیل پڑے ہوئے تھے جیسے اس پر تشدد کیا گیا ہو۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ہونہہ! ـــــ تو تم نے میرے ساتھ گیم کھیلی ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔

"کیسی گیم جناب! ـــــ ویسے میں لڈو گیم بڑی اچھی کھیل لیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو! ـــــ تم نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ سارا چکر چلایا ہے۔ یہ لڑکی بیمار بن کر آئی ـــــ میں اس کی اداکاری سے دھوکہ کھا گیا لیکن کیبن میں جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے مخصوص بیگ کو کھولا گیا ہے ـــــ اس کا میکنزم ایسا ہے کہ وہ اوّل تو کسی اور سے کھل نہیں سکتا۔ اور اگر کھل جائے تو مجھے فوراً پتہ چل جاتا ہے ـــــ اس پر میں نے ان لڑکیوں سے پوچھ گچھ کی۔ اور پھر ان سے دس ہزار ڈالر کی رقم برآمد ہو گئی ـــــ پھر انہوں نے بتایا کہ یہ آدمی لارڈ بن کر انہیں آدھے گھنٹے کے لئے باہر لے گیا تھا ـــــ اس پر مجھے شک گذرا تو میں اسے لے کر یہاں آ گیا ـــــ اور یہاں اس آدمی کی موجودگی بتا رہی ہے کہ گیم کھیلی گئی ہے ـــــ اب تم مجھے بتاؤ کہ کیا گیم کھیلی گئی ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"زائچہ بنا کر بتاؤں یا ویسے ہی بتا دوں ـــــ ویسے تو اتنا بھی بتا سکتا ہوں کہ تمہارا نام کرنل ٹاڈ ہے اور تم ایکریمیا کے بلیک ایجنٹ ہو۔ باقی کچھ پوچھنا ہے تو اس کے لئے زائچہ بنانا پڑے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تو تم مجھے جانتے ہو ـــــ ٹھیک ہے۔ اب تمہیں بہت کچھ بتانا ہو گا" ـــــ کرنل ٹاڈ کا چہرہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"پھر فیس لگے گی ـــــ میں اب فٹ پاتھوں پر بیٹھنے والا نجومی نہیں ہوں کرنل ٹاڈ" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو! ـــــ میرے مخصوص بیگ میں سے کوئی چیز چوری نہیں کی گئی ـــــ سب کچھ موجود ہے ـــــ لیکن تمہاری یہ گیم اور پھر تمہارا میرے متعلق سب کچھ جاننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم لوگ کسی خاص مقصد کے چکر میں ہو ـــــ اور یہ بھی سن لو کہ میرا نشانہ بے خطا ہے اس لئے میں ایک سیکنڈ میں تم سب کو گولی مار سکتا ہوں ـــــ اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم مجھے سچ سچ سب کچھ بتا دو"۔ کرنل ٹاڈ نے کہا۔

"کرنل ٹاڈ! ـــــ مجھے افسوس ہے کہ تمہیں قتل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی تمہاری موت واقع ہو گی ـــــ تمہارے جسم میں موجود ٹی۔ ٹرٹی تمہارے ہیڈ کوارٹر تمہاری موت کی اطلاع دے دیگا ـــــ اس لئے مجبوراً تمہیں زندہ تو رکھنا ہی ہے۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تمہیں چھیڑے بغیر آگے بڑھ جائیں ـــــ لیکن تم نے خود مصیبت کو دعوت دے ڈالی ہے ـــــ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم اب بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جاؤ گے۔ لیکن اتنا بتا دوں کہ میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ اور پاکیشیا ـــــ بہرحال ہو گا ـــــ تم نے وہ بیگ کھولا تھا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ہاں! ـــــ میری سیکرٹری تمہیں یہاں لے آئی ـــــ اور میرا باڈی گارڈ تمہاری عورتوں کو باہر لے گیا تو میں تمہارے کیبن میں گیا اور میں نے ہی وہ مخصوص میکنزم استعمال کر کے تمہارے بیگ کی زیارت کی ہے ـــــ باقی رہا مقصد، تو تم بلیک ایجنٹ ہو۔ اب اتنا کام تو تم بھی کر لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر باقی لوگ بے کار ہیں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سنو! ـــــ اگر تم نے ان میں سے کسی پر بھی فائر کھولا تو تمہاری موت یقینی ہو جائے گی ـــــ تمہارے ہاتھ میں ریوالور ہے اور میری جیب میں ہے ـــــ اور میرا نشانہ تم سے زیادہ اچھا ہے ـــــ اگر تمہیں بلیک ایجنسی کا زعم ہے تو وہ تم میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے پورا کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے یکلخت انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"اگر تم بتا دو کہ تمہارا مقصد کیا تھا تو ہو سکتا ہے میں واپس چلا جاؤں میں خوامخواہ کی قتل و غارت پسند نہیں کرتا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ میں صرف تمہارے بیگ کی زیارت کرنا چاہتا تھا اور بس" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مجھے یقین آ گیا ہے اس لئے میں واپس جا رہا ہوں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ قدم قدم پیچھے ہٹتا ہوا یکلخت دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔

"دیواروں کے ساتھ ہو کر لیٹ جاؤ ـــــ جلدی" ـــــ عمران نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

یکلخت تیز لہجے میں کہا لیکن اس کی آواز گھٹی گھٹی سی تھی اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر دیواروں کی جڑوں میں لیٹنے لگے۔

اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر پورے کیبن کی چھت ایک زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ فرش پر آ گری۔ ہر طرف گرد ہی گرد پھیل گئی تھی۔ وہ سب چھت گرنے سے صرف ایک لمحہ پہلے دیواروں کی جڑوں میں پہنچے تھے اور اسی لئے چھت کے مرکزی ملبے میں دبنے سے بچ گئے تھے۔ لیکن اب بھی انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ٹنوں بجری اور ریت ان کے جسموں اور منوں کے حساب سے گرد ان کے پھیپھڑوں میں اتر گئی ہو۔

وہ سب کافی دیر تک اسی طرح پڑے رہے۔ پھر سب سے پہلے عمران نے اپنے جسم کو حرکت دی اور پھر تھوڑی سی کوشش سے وہ ملبے کے ڈھیر میں سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اندھیرا خاصا گہرا تھا اور اب لوگوں کے شور و غل کی آوازیں بھی نزدیک آتی سنائی دے رہی تھیں باقی ساتھی بھی آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے ملبے سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ لیکن وہ بھوت بن چکے تھے۔ کرنل ٹاڈ وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔ شاید وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ سب کسی صورت بھی مرنے سے نہ بچ سکے ہوں گے۔

"فوراً چل دو یہاں سے جلدی" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا عقبی ٹیلوں کی طرف بڑھ گیا باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ ان کی کار بھی تباہ ہو چکی تھی کیونکہ چھت کا باہر کی طرف بڑھا ہوا شیڈ کار کے اوپر گرا تھا اور وہ پچک کر رہ گئی تھی۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹیلوں میں سے ہوتے ہوئے وہ تیزی سے کیبن سے دُور ہٹتے گئے۔ کیونکہ انہیں علم تھا کہ ابھی پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں وہاں پہنچنا شروع ہو جائیں گی۔

"کرنل ٹاڈ کو جب معلوم ہوگا کہ ملبے سے کوئی لاش نہیں نکلی تو وہ چونک نہ پڑے گا" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ بم پھینک کر نہ صرف یہاں سے نکل گیا ہوگا ——— بلکہ اب تک اس نے کیبن بھی چھوڑ دیا ہوگا" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اشارہ نہ کرتے تو میں کرنل ٹاڈ پر چھلانگ لگانے ہی والا تھا" ——— تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"وہ بلیک ایجنٹ ہے ——— مارشل آرٹ کا ماسٹر ہے ——— دوسری بات یہ کہ وہ ریوالور چلانے میں انتہائی مہارت رکھتا ہے جب تک تم اس تک پہنچتے ——— وہ کم از کم تین گولیاں تمہارے سینے میں داخل کر چکا ہوتا ——— اور میں اس سے نہ صرف کافی دُور تھا بلکہ میرے پاس ریوالور بھی نہ تھا ——— اور آخری بات یہ کہ میں اُسے مار بھی نہ سکتا تھا ——— ورنہ میری ساری محنت بے کار چلی جاتی۔ اس کا کارڈ ہی کینسل کر دیا جاتا" ——— عمران نے ٹیلوں کے پیچھے چلتے ہوئے جواب دیا۔

"کارڈ محفوظ ہے" ——— جولیا نے پوچھا۔ وہ ذرا لنگڑا کر دوڑ رہی تھی۔ شاید اس کے پاؤں پر چوٹ لگی تھی۔

"ہاں وہ محفوظ ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ایک ٹیلے کے پیچھے سے نکلتے ہی انہیں دُور ایک چھوٹا سا کیبن نظر آ گیا۔ جس کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

روشندانوں سے روشنی نکل رہی تھی۔ عمران نے اپنا رُخ اِدھر کر لیا۔ کیونکہ اس حلیئے میں وہ پبلک کے سامنے نہ آ سکتے تھے۔ کیبن کا دروازہ بند تھا عمران نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے" ——— اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی کسی مرد کی سرگوشی بھی۔ جیسے وہ آہستہ بول رہا ہو۔

"پولیس ——— دروازہ کھولو" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ——— میں لباس پہن لوں" ——— اندر سے وہی نسوانی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحے اندر سے گڑبڑ کی آوازیں آتی رہیں۔

"شمالی سمت میں ایک دروازہ ہے ——— تم جا کر دیکھو۔ اُدھر سے کوئی آدمی نکل کر بھاگے گا ——— تم نے اُسے روکنا نہیں۔ صرف اتنا دیکھنا ہے کہ وہ کہیں رُک تو نہیں جاتا" ——— عمران نے ٹائیگر سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا شمالی طرف بڑھ گیا۔

اسی لمحے عمران کے کانوں میں دُور سے کار کا انجن چلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ عمران جلدی سے دروازے پر کھڑی ایک نوجوان اور سمارٹ لڑکی کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی اندر آ گئے۔ لڑکی اب ایک طرف کھڑی شدید حیرت سے ان بھوتوں کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے اسے بھگا دیا شمالی سمت کے دروازے سے ——— عمران نے لڑکی سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لڑکی منہ کھولتی، عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور لڑکی آدھا منہ کھولے لہرا کر فرش پر گری اور بے حس و حرکت ہو گئی۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس کی کنپٹی پر پڑنے والا ایک ہی جچا تلا ہاتھ کافی ہو گیا تھا۔

اسی لمحے ٹائیگر بھی اندر آ گیا۔

"وہ دو آدمی تھے ـــــ کار میں بیٹھ کر نکل گئے ہیں" ـــــ ٹائیگر نے اندر آ کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے مطلب کے لباس بھی مل جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں لباس موجود ہیں ـــــ جولیا! تم جلدی سے نہا کر اس لڑکی کا لباس پہن لو ـــــ جلدی کرو" ـــــ عمران نے باتھ روم سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی باتھ روم میں داخل ہو گئی۔

عمران ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جانی بار" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جانی! ـــــ میں پرنس بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ پرنس آپ! ـــــ آپ کہاں غائب ہو گئے تھے ـــــ آپ کا کہیں پتہ ہی نہ چل رہا تھا" ـــــ دوسری طرف سے جانی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں ـــــ کیا ہوا" ـــــ؟ عمران نے بھی جانی کے لہجے پر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ہلٹن کی کال آئی تھی ـــــ اس نے بتایا ہے کہ مسٹر اینڈل ہوسٹن

RAFREXO@HOTMAIL.COM

گئے اور پھر وہاں سے نارمن کے میک اپ میں اس کے دفتر گئے۔ پھر وہ پوچھ رہے تھے کہ صحرائے تاپتی میں محکمہ موسمیات کے ریسرچ سنٹر میں کوئی آدمی ہے۔ لیکن ہلٹن کا وہاں کوئی آدمی نہ تھا اس لئے اس نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک چارٹرڈ کمپنی سے جدید ترین طیارہ جونا۔ ٹو حاصل کیا اور صحرا کی طرف گئے ہیں ـــــ لیکن ہلٹن نے یہ بھی بتایا ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ان کی نگرانی کر رہا ہے ـــــ طیارہ چارٹرڈ کرانے کی وجہ سے وہ لوگ ان کے پیچھے لگ گئے ہیں" جانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا! ـــــ ٹھیک ہے ـــــ میں دیکھ لونگا ـــــ سنو! یہاں سینڈ بیچ میں تمہارا کوئی سلسلہ ہے۔ مجھے فوری طور پر ایک تیز رفتار کار چاہیئے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس پرنس! ـــــ آپ گھاٹ پر سینڈ بیچ بار میں چلے جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر رسکی موجود ہو گا ـــــ آپ اسے صرف پرنس کہیں گے۔ وہ آپ کی مرضی کے مطابق سب انتظامات کر دے گا ـــــ میں ابھی اسے فون کر دیتا ہوں" ـــــ جانی نے کہا۔

"او کے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

جولیا لباس بدل کر باہر آ چکی تھی اور اب اس کی جگہ کیپٹن شکیل باتھ روم میں تھا۔

"یہ صفدر کے بارے میں کیا بات ہو رہی تھی" ـــــ جولیا نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"صفدر سے مسلسل حماقتیں ہو رہی ہیں ـــــ اس نے ایک جہاز کرایہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پر لیا ہے اور اس جہاز پر بیٹھ کر صحرائے تاپتی میں داخل ہونا چاہتا ہے اور اب اس کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے ـــــ اس طرح تو وہ سپر ایجنٹ چھوڑ ـــــ سرے سے زندہ ہی نہ رہ سکے گا" ـــــ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــــ واقعی صفدر کو ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا ـــــ لیکن کیا تم اس سے رابطہ نہیں کر سکتے" ـــــ جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سنا تو ہے تم نے کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے ـــــ پھر اس سے رابطے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم بھی نظروں میں آ جائیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تمہیں چاہیئے تھا کہ تم اسے کوئی لائحہ عمل بنا کر دیتے ـــــ اب تم نے بھی تو کرنل ٹاڈ کا پتہ لگا ہی لیا تھا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر! ـــــ سپر ایجنٹی صرف مار دھاڑ کا ہی نام نہیں ہوتا ـــــ اس میں ذہانت کا بھی دخل ہوتا ہے ـــــ صفدر نے صرف مار دھاڑ کو ہی سپر ایجنٹی سمجھ لیا ہے ـــــ کیا ایکریمیا والے احمق ہیں کہ صفدر جہاز کرایہ پر لے کر صحرائے تاپتی میں داخل ہو گا اور لیبارٹری والے وہاں دست بستہ قطاریں بنائے اس کے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے ـــــ اور وہ صفدر کی آمد پر اسے گارڈ آف آنر پیش کرنے کے بعد اسے فارمولے کی فائل تحفے میں دے دیں گے" ـــــ عمران پر مسلسل جھلاہٹ سوار تھی۔

"تو پھر کیا ضرورت تھی صفدر کو اکیلا بھیجنے کی ـــــ کیا یہ کام ٹیم نہ کر سکتی تھی ـــــ پہلے بھی تو ٹیم نے ایسے بے شمار مشنز پر کام کیا ہے"

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جولیا کو بھی غصہ آ گیا تھا۔

"میں نے تو تمہارے اس نقاب پوش کو بہت کہا تھا۔ لیکن وہ صفدر کو سپر ایجنٹ ثابت کرنے پر تلا ہوا تھا ـــــ اس کا کہنا تھا کہ سارے ممبرز کو یہی شکایت رہتی ہے کہ عمران انہیں کام نہیں کرنے دیتا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شکایت تو بہرحال درست ہے ـــــ لیکن اب صفدر کا کیا ہو گا"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پلاؤ کھائیں گے ـــــ اور کیا ہو گا" ـــــ عمران نے کہا اور سر جھٹکتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں سے کیپٹن شکیل باہر نکل رہا تھا۔

"اس محترمہ کا بھی خیال رکھنا اور باہر کا بھی ـــــ ایسا نہ ہو کہ ہم غسل کرتے رہ جائیں اور یار لوگ تابوت بھی لے آئیں" ـــــ عمران نے باتھ روم میں داخل ہوتے ہوئے مڑ کر کہا اور پھر اندر چلا گیا۔

"میں باہر کا خیال رکھتا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اس لڑکی کی طرف بڑھ گئی جو بدستور بیہوش پڑی ہوئی تھی۔ لیکن اس کا ذہن صفدر کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔ اس نے عمران پر پہلی بار جھلاہٹ سوار ہوتے دیکھی تھی۔ اور اسی بات سے وہ کھٹک گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ صفدر واقعی شدید خطرے میں ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ اس وقت سوائے سوچنے کے اور کچھ نہ کر سکتی تھی۔

اچانک جولیا کو خیال آیا کہ ایکسٹو کا لازماً صفدر سے لنک ہو گا۔ اس لئے کیوں نہ ایکسٹو کو کال کر کے صورت حال بتا دی جائے۔ یہ سوچتے ہی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

وہ تیزی سے ٹیلیفون کی طرف بڑھی اور اس نے رسیور اٹھایا اور پھر فارن کال کے مخصوص نمبر ڈائل کر کے اس نے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— چند لمحوں بعد ہی رسیور سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور جولیا کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ صدیوں سے اس آواز کو سننے کے لئے ترس گئی تھی۔

"جولیا سپیکنگ سر" ——— جولیا نے جلدی سے کہا۔

"اوہ! ——— کیا بات ہے" ——— ایکسٹو نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"سر! ——— ہم عمران سمیت اس وقت سینڈیج پر موجود ہیں ——— عمران نے کرنل ٹاڈ کا بلیک کارڈ جعلی طور پر تیار کر لیا ہے۔ وہ اسے صحرائے تاپتی میں موجود موسمیاتی ریسرچ ادارے میں داخل ہونے کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے" ——— جولیا نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

"پھر فون کرنے کا مقصد" ——— ایکسٹو کا لہجہ یکلخت کرخت ہو گیا۔

"سر! ——— ابھی ابھی عمران کو فون پر کسی نے رپورٹ دی ہے کہ صفدر ایک جہاز کرایہ پر لے کر صحرائے تاپتی میں گیا ہے اور اس کی نگرانی ہو رہی ہے ——— عمران کے خیال کے مطابق وہ اس وقت شدید خطرے میں ہے سر ——— میں نے سوچا کہ آپ کو فون کر کے حالات بتاؤں تاکہ آپ صفدر کو خطرے سے آگاہ کر دیں" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"عمران کہاں ہے" ——— ؟ ایکسٹو نے اسی طرح کرخت لہجے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں پوچھا۔

"وہ باتھ روم میں ہے سر! ——— ہمارے کیبن پر بم پھینکا گیا تھا اور چھت کے ملبے میں دب گئے تھے سر ——— لیکن ہم نہ صرف بچ گئے بلکہ ہمیں خراش تک نہ آئی" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"کیا عمران کو معلوم ہے کہ تم مجھے فون کر رہی ہو" ——— ایکسٹو کے لہجے میں کرختگی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"نہیں سر! ——— یہ تو میں اپنے طور پر کر رہی ہوں سر" ——— جولیا نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اور اگر یہ کال کیچ کر لی گئی تو ——— اس کے متعلق تم نے سوچا ——— ؟ ایکسٹو کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"کال کیچ ——— اوہ سر! ——— یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں سر ——— میں تو ———" جولیا اس بار واقعی بری طرح بوکھلا گئی تھی۔

"جولیا! ——— تم اس حد تک حماقت کرو گی ——— میں سوچ بھی نہ سکتا تھا ——— فوراً عمران سے رابطہ کرو اور یہ جگہ چھوڑ دو ——— صفدر تم سے زیادہ ذہین ہے اس کی فکر مت کرو" ——— ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی لائن ڈیڈ ہو گئی۔

اسی لمحے عمران باتھ روم سے باہر نکلا۔ اس نے جولیا کو رسیور رکھتے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔

"کیا ہوا ——— کس کی کال تھی" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے ایکسٹو کو کال کیا تھا ——— مجھے یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ کال کیچ ہو سکتی ہے" ——— جولیا نے ڈھیلے سے لہجے میں جواب دیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"کیا ——؟ عمران نے یکلخت آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران" —— جولیا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے اس میں سوری کی کیا بات ہے —— مجھے کہتیں۔ میں ویسے ہی باہر چلا جاتا —— آخر میں دو دھڑکتے ہوئے دلوں میں بڑی بننے والا کون ہوتا ہوں" —— عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ اس کا شائد خیال تھا کہ عمران اب اُسے خوب لتاڑے گا۔ لیکن عمران نے اس طرح مذاق شروع کر دیا تھا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔

"یہ بات نہیں —— مجھے دراصل صفدر کی طرف سے بڑی تشویش ہو رہی ہے" —— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو تنویر باتھ رُوم میں ہے —— ورنہ بیچارے صفدر کی شامت آجاتی تھی —— ویسے اب اگر ایکسٹو سے بات کرنے کے بعد تمہاری تشویش میں کمی آگئی ہو تو پھر جاؤ اور جا کر اس کیبن کی نگرانی کرو —— مجھے یقین ہے کہ تمہاری کال کی وجہ سے ابھی یہاں ریڈ ہو جائے گا" —— عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ریڈ —— کون کرے گا ریڈ —— میں نے جگہ تو نہیں بتائی ایکسٹو کو"۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سچ کہتے ہیں کہ خلل دماغ کا ہوتا ہے یہ نامراد عشق —— بلکہ میرا خیال ہے کہ دماغ نام کی چیز ہی نہیں ہوتی کھوپڑی میں۔ تب ہی عشق کے جراثیم حرکت میں آتے ہیں —— یہ ٹیلیفون نمبر ہی جگہ بتا دے گا" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اوہ! —— اگر ایسی بات ہے تو ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہیئے"۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے تو فون نہیں کیا جو میں نکل جاؤں —— تم نے فون کیا ہے تم نکل جاؤ" —— عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ملحقہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا چند لمحے وہاں کھڑی ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکی۔

اسی لمحے تنویر باتھ رُوم سے باہر آگیا تو ایک طرف خاموش کھڑا ٹائیگر جلدی سے باتھ رُوم میں داخل ہو گیا۔

"یہ سب لوگ کہاں چلے گئے ہیں" —— تنویر نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تنویر! —— یہ دو مشین گنیں یہاں سے ملی ہیں۔ ایک تم لے لو اور ایک کیپٹن شکیل کو دے دو اور ٹیلوں میں بیٹھ کر نگرانی کرو —— اگر کوئی کار وغیرہ آتی دکھائی دے تو مجھے فوراً اطلاع کرنا" —— اسی لمحے ملحقہ کمرے سے عمران نے نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے دونوں مشین گنیں لیں اور پھر بغیر کوئی سوال کئے باہر کی طرف لپک گیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی عمران ٹیلیفون کی طرف بڑھا۔ پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس کلارک سپیکنگ" —— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کلارک! —— کرنل ٹاڈ کہاں ہے" ——؟ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"وہ ہوٹل شیپارڈ میں اپنے کمرے میں ہے سر" ——— دوسری طرف سے اُسے بتایا گیا۔

"اس کی ٹیلیفون کال چیک ہو رہی ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ——— لیکن گذشتہ آدھے گھنٹے سے جب سے وہ سینڈ بیچ سے واپس آیا ہے اس کے نام کی کوئی کال نہیں آئی ——— اور سر! آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے اس کی بیرونی کھڑکی کی چوکھٹ کے نیچے ٹرانسمیٹر کال کیچر بھی لگا دیا تھا ——— ٹرانسمیٹر کال بھی نہیں ہوئی" ——— کلارک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— تم نے اس کی مکمل نگرانی کرنی ہے ——— اگر اُسے کوئی مشکوک کال آئے ٹیلیفون پر یا ٹرانسمیٹر پر ——— تم نے فوری طور پر مجھے ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دینا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— میں پوری طرح محتاط ہوں سر" ——— کلارک نے کہا۔

"سنو! ——— مجھے اپنی ٹیم کے ساتھ فوری طور پر شہر تاپیتی پہنچنا ہے۔ کیا یہاں سے براہ راست کوئی پرواز تاپیتی جاتی ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"شہر تاپیتی ——— یس سر ——— دن میں ایک پرواز جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ طیارے کی بجائے کار پر سفر کریں تو زیادہ جلدی پہنچ سکتے ہیں کیونکہ طیارہ تین ایئر پورٹس پر رُک کر جاتا ہے جبکہ سوانی روڈ تاپیتی کے لئے بیحد شارٹ کٹ ہے البتہ سفر کے لئے یہ سڑک انتہائی خطرناک ہے۔ پہاڑیوں سے تودے بھی گرتے ہیں اور راستے میں کسی بھی جگہ منشیات کی چیکنگ کے لئے آپ کو روکا بھی جا سکتا ہے" ——— کلارک نے جواب دیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"کیا تم نے یہ راستہ دیکھا ہوا ہے" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یس سر ——— نہ صرف دیکھا ہوا ہے بلکہ سمگلروں کے ساتھ میں نے بے شمار بار اس راستے پر سفر بھی کیا ہے" ——— کلارک نے جواب دیا۔

"او کے ——— پھر تم ایسا کرو کہ کسی اپنے آدمی کی ڈیوٹی کرنل ٹاڈ پر لگا کر خود فوری طور پر سینڈ بیچ بار کے سامنے پہنچ جاؤ۔ ہم لوگ وہاں پہنچ رہے ہیں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— جیسے آپ کا حکم سر ——— کیا کار وغیرہ بھی لے آنی ہے" ——— ؟ کلارک نے پوچھا۔

"نہیں ——— اس کا بندوبست میں کر لوں گا ——— تم خود وہاں پہنچ جاؤ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر اب باتھ روم سے باہر آ رہا تھا۔

"جلدی آؤ ٹائیگر" ——— عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کیبن سے باہر آ گئے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر باقی ممبرز کو آنے کا اشارہ کیا اور مختلف ٹیلوں کی آڑ سے ایک ایک کر کے سارے ممبرز باہر آ گئے۔ عمران انہیں لئے ہوئے گھاٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کرنل ٹاڈ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ گو اس نے بم مار کر وہ کیبن تباہ کر دیا تھا جس میں وہ لوگ موجود تھے لیکن اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس لئے یہ اتنی آسانی سے مرنے والے نہیں ہیں۔ اسے سب سے زیادہ فکر اس پرنس نامی نوجوان کی تھی۔ جو نہ صرف اس کے متعلق پوری تفصیل جانتا تھا بلکہ یقیناً وہی باقی افراد کا لیڈر بھی تھا۔

کرنل ٹاڈ نے بم اس لئے پھینکا تھا کہ وہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے اور اس پرنس سے باتیں کرتے ہوئے اُسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ عام لوگ نہیں ہیں زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدمی کو نشانہ بنا لیتا۔

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں سے ایک بیگ کو باہر نکال کر اس بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر وہ اُسے اٹھائے باتھ رُوم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھ رُوم کا دروازہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بند کر کے اس نے شاور کو کھولا اور پھر ڈبے کو شاور کے بالکل قریب رکھ کر اس نے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا۔ ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو — سی۔ ٹی کالنگ۔ اوور" — کرنل ٹاڈ نے کرخت لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس سر — جیکب اٹنڈنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"جیکب! — فوراً سینڈز بیچ پر پہنچو — وہاں میں نے کیبن نمبر ۳۱۲ پر بم پھینک کر اُسے تباہ کر دیا ہے — اس کیبن کے اندر ایک عورت اور پانچ مرد تھے — تم نے یہ دیکھنا ہے کہ ان میں سے کتنے افراد ہلاک ہوئے ہیں اور کتنے زخمی — پوری تفصیل معلوم کرو۔ اور یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ زخمیوں کو کس ہسپتال میں بھیجا گیا ہے اور مجھے کال سپیشل ای۔ ٹو فریکوئنسی پر کرنا — سب کام انتہائی محتاط انداز میں ہونا چاہیئے۔ اوور" — کرنل ٹاڈ کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"یس سر۔ اوور" — دوسری طرف سے جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل ٹاڈ نے جلدی سے ڈبے کے اوپر موجود ناب کو گھما دیا۔ ناب گھومنے سے ٹک ٹک کی آوازیں آنے لگیں۔ کرنل ٹاڈ ان آوازوں پر غور کرتا ہوا ناب کو گھماتا چلا گیا۔ اور پھر اس نے ہاتھ روک کر ایک بار پھر بٹن دبا دیا اور ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو — ہیلو — بلیک ایجنٹ سی۔ ٹی کالنگ۔ اوور" — کرنل ٹاڈ نے دوبارہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"یس بلیک وَن اٹنڈنگ ۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔ یہ بلیک ایجنسی کا سربراہ بلیک وَن تھا۔

"سر! ـــــ میں تفریح کے لئے سینڈ بیچ میں اپنے کیبن میں موجود تھا کہ ایک عورت وہاں آئی ـــــ اس عورت نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا اور میں اُسے اٹھا کر اس کے مطلوبہ کیبن تک پہنچا آیا ـــــ" کرنل ٹاڈ نے پوری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"کیا نام بتایا ہے تم نے اس نوجوان کا ۔ اوور" ـــــ بلیک وَن کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"پرنس ـــــ وہ اپنا تعلق پاکیشیا سے بتا رہا تھا ۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے جواب دیا۔

"صرف پرنس! ـــــ یا پرنس آف ڈھمپ ۔ اوور" ـــــ بلیک وَن نے پوچھا۔

صرف پرنس بتایا تھا اس نے سر ـــــ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اس نے یہ تسلیم کیا تھا کہ اس نے تمہارا مخصوص بیگ بھی کھولا ہے اور اس مخصوص بیگ میں تمہارا اسپیشل کارڈ بھی موجود ہے ۔ اوور" ۔ بلیک وَن کا لہجہ خاصا غصیلا ہو گیا تھا۔

"یس سر! ـــــ لیکن میں نے بتایا ہے کہ کارڈ بھی محفوظ ہے ۔ اور بیگ میں موجود باقی چیزیں بھی ـــــ کسی چیز کو چھیڑا تک نہیں گیا۔ اوور" کرنل ٹاڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اور جب تم اس کیبن میں پہنچے تو وہ پرنس نامی نوجوان ٹیبل لیمپ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جلائے میز پر کام کر رہا تھا ۔ اوور" ـــــ بلیک وَن کے لہجے میں اور زیادہ سختی آگئی۔

"وہ کام نہیں کر رہا تھا ـــــ بلکہ بیٹھا باتیں کر رہا تھا باقی لوگ بھی اس میز کے گرد ہی اکٹھے تھے ۔ میں نے یہی بتایا ہے ۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے جواب دیا۔

"اور تم بم مار کر یہ سمجھ کر آگئے کہ وہ سب لازماً ہلاک ہو جائیں گے تم وہاں رُکے کیوں نہیں ۔ اوور" ـــــ بلیک وَن نے پوچھا۔

"سر! ـــــ وہ بم انتہائی طاقتور تھا اس نے کیبن کی چھت کے پرخچے اڑا دیئے تھے اس لئے ان کے زندہ بچ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ اور پھر میں نے تو انہیں صرف سزا دینی تھی کوئی مشن تو سامنے نہ تھا ۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے حیران ہو کر کہا۔ اُسے بلیک وَن پر حیرت ہو رہی تھی جو ایک عام سے مسئلے پر اس قدر لمبی جرح کرنے میں مصروف تھا حالانکہ بلیک وَن بے حد کم بات کرتا تھا۔ لیکن آج نجانے اُسے کیا ہو گیا تھا۔

"سنو سی ۔ ٹی! ـــــ اگر یہ پرنس علی عمران ہے کیونکہ علی عمران پرنس آف ڈھمپ کے نام سے مشہور ہے تو پھر سمجھ لو کہ کوئی بہت بڑا منصوبہ اس کے ذہن میں ہے ـــــ تم اسے نہیں جانتے ۔ لیکن میرے پاس اس کی مکمل فائل موجود ہے ـــــ یہ دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ تمہارے بم پھینکنے کا نتیجہ کیا نکلا ـــــ میں اس دوران یہ معلوم کرتا ہوں کہ ایکریمیا میں کوئی اہم واقعہ ایسا تو نہیں ہوا جسے عمران کی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

موجودگی سے لنک کیا جا سکے ـــــ کیونکہ عام طور پر ایسے واقعات رپورٹیں مجھ تک نہیں پہنچتیں۔ اور نہ ہی ہماری ایجنسی کا ایسے واقعات سے کوئی تعلق ہوتا ہے ـــــ لیکن عمران کا ایک پلان کے تحت تمہارے بیگ کو چیک کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کوئی لمبا کھیل کھیلنا چاہتا ہے۔ اوور" ـــــ بلیک ون نے کہا۔

" سر! ـــــ میں نے اپنے آدمی کو ہدایت کر دی ہے ـــــ وہ مجھے ابھی اس بارے میں اطلاعات مہیا کرے گا ـــــ لیکن سر! ـــــ یہ علی عمران آخر ہے کون ـــــ میں نے تو اس کا نام پہلے کبھی نہیں سنا۔ لیکن آپ اسے اتنی اہمیت دے رہے ہیں جیسے یہ کوئی مافوق الفطرت شے ہو۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ایکریمیا میں تمہارے علاوہ کتنے بلیک ایجنٹ اور ہیں۔ اوور" ـــــ ؟ بلیک ون نے پوچھا۔

" تین یا چار اور ہوں گے سر! ـــــ مجھے بس اندازہ ہی ہے۔ اوور" کرنل ٹاڈ نے جواب دیا۔

" تو اگر یہ واقعی وہی عمران ہے تو پھر یوں سمجھ لو کہ ایکریمیا اور روسیاہ کے تمام بلیک ایجنٹوں کو ملا دو ـــــ تب بھی عمران ان سے دو قدم آگے ہی رہے گا ـــــ بہرحال تم اپنے آدمی کی رپورٹ ملنے کے بعد مجھے دوبارہ کال کرنا ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ بلیک ون نے تیز لہجے میں کہا اور کرنل ٹاڈ نے دانت پیستے ہوئے ڈبے کا بٹن آف کیا اور پھر شاور بند کر کے وہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ڈبے میں سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل ٹاڈ تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے شاور دوبارہ کھولا اور بٹن آن کر دیا۔ اس جدید ترین ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہ ہو سکتی تھی۔ لیکن احتیاط کرنل ٹاڈ کی زندگی کا ایک جزو بن چکی تھی۔ اس نے شاور کھول کر اس کے قریب ٹرانسمیٹر رکھا تھا تاکہ پانی کا شور آواز پر غالب رہے۔

" ہیلو ـــــ ہیلو ـــــ جیکب کالنگ۔ اوور" ـــــ بٹن پریس ہوتے ہی ڈبے میں سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

" سر! ـــــ حیرت انگیز رپورٹ ہے ـــــ اس تباہ شدہ کیبن کے ملبے سے نہ کوئی لاش ملی ہے ـــــ اور نہ کوئی زخمی۔ اوور" ـــــ جیکب نے کہا اور کرنل ٹاڈ کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے ذہن میں ایٹم بم کا دھماکہ ہو گیا ہو۔

کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ـــــ چھ افراد کیبن کے اندر تھے جب میں نے اسے بم مار کر تباہ کیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ نہ کوئی لاش ملی ہے اور نہ کوئی زخمی۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" سر! ـــــ میں درست کہہ رہا ہوں ـــــ میں نے خود جا کر سب کچھ چیک کیا ہے ـــــ پولیس اور فائر بریگیڈ نے جب ملبہ ہٹایا تو وہاں سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا ـــــ حالانکہ وہاں شروع سے آخر تک بے شمار لوگ موجود رہے ہیں اور کسی نے وہاں سے کسی کو نکلتے بھی نہ دیکھا ہے۔ اوور" ـــــ جیکب نے جواب دیا۔

" ہونہہ ـــــ اب تم ایسا کرو کہ وہاں گھاٹ پر اور ارد گرد معلومات

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کر دو کہ ایک عورت اور پانچ مردوں کا گروپ تو نہیں دیکھا گیا ——— اگر وہ ملبے سے نکل بھی گئے ہوں گے تو لازماً ان کا لباس اور جسم ریت اور بجری سے اٹا ہوا ہوگا اور ان کی کہیں نہ کہیں سے نشاندہی بھی ہو جائے گی ——— اوور اینڈ آل" ——— کرنل ٹاڈ نے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

جیکب کی رپورٹ کے بعد پہلی بار اسے محسوس ہو رہا تھا کہ بلیک وَن کی تشویش بے جا نہیں ہے۔ حالانکہ اس نے خود بم پھینکا تھا اور اس ملبے سب لوگ کیبن کے اندر موجود تھے۔ اس کے باوجود ان کا زندہ سلامت نکل جانا واقعی حیرت انگیز تھا۔

وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ ناب گھما کر بلیک وَن کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— سی۔ ٹی کالنگ۔ اوور" ——— اس نے بٹن دبا کر بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ——— بلیک وَن اٹنڈنگ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے اس کے باس بلیک وَن کی آواز سنائی دی۔

"سر! ——— میرے آدمی نے حیرت انگیز خبر دی ہے ——— کیبن کے ملبے سے نہ کوئی لاش ملی ہے اور نہ کوئی زخمی آدمی برآمد ہوا ہے حالانکہ میں نے خود اسے بم مار کر تباہ کیا ہے اور اس وقت یہ لوگ کیبن کے اندر تھے۔ اوور" ——— کرنل ٹاڈ نے کہا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ میرا شک درست تھا ——— یہ پرنس وہی علی عمران ہے ——— ایسے کارنامے حیرت انگیز طور پر ہمیشہ اسی سے منسوب رہے ہیں ——— اور سنو! ——— میں نے معلومات اکٹھی کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہیں تو یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک اہم دفاعی عمارت پر جس پر ملٹری سیکرٹ سروس کا سخت ترین پہرہ تھا ——— وہاں ایک آدمی نے اکیلے ریڈ کیا ہے اور وہ وہاں سے ایک نقشہ اور فائل لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ جو کہ صحرائے تاپتی میں واقع ایک خفیہ لیکن انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری کا ہے وہ نقشہ اور فائل بعد ازاں ایک ہوٹل کے کمرے سے برآمد ہو گئے ہیں لیکن وہ مجرم نہیں پکڑا جا سکا ——— اور ایک اور رپورٹ بھی سنٹرل انٹیلی جنس سے موصول ہوئی ہے کہ ایک آدمی جس کا نام ٹام ہے نے ہوسٹن سے ایک چھوٹا مگر جدید ترین جہاز جونا۔ ٹو ہائر کیا ہے اور وہ اس جہاز پر بیٹھ کر صحرائے تاپتی کی طرف جانا چاہتا تھا کہ راستے میں انٹیلی جنس نے اسے وہاں جانے سے منع کیا ہے ——— لیکن وہ تاپتی شہر کی طرف روانہ ہو گیا ہے ——— اس کے کاغذات بھی اصل ہیں۔ ان رپورٹوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ صحرائے تاپتی میں واقع اس لیبارٹری کے سلسلے میں کوئی خاص گروہ کسی خاص مشن پر کام کر رہا ہے۔ اور اب تمہاری اطلاع کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ سارا چکر عمران اور اس کے ساتھی کھیل رہے ہیں ——— میں نے کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ——— مزید تفصیلات میں جمع کر رہا ہوں۔ لیکن تم فوری طور پر حرکت میں آ جاؤ ——— اب تمہیں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ فائل تمہارے دفتر میں ایک گھنٹے بعد پہنچ جائے گی۔ اوور" ——— بلیک وَن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ٹھیک ہے سر ——— میں اب دیکھوں گا کہ یہ عمران کتنے پانی میں ہے۔ اوور" ——— کرنل ٹاڈ نے مسرت بھرے لہجے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں کہا۔

"اوکے ـــــ پوری طرح محتاط رہنا ـــــ اوور اینڈ اول" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ٹاڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈبے کا بٹن بند کر دیا۔ اور واپس کمرے میں آ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر واپس بیگ میں رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنی ٹانگیں لمبی کر لیں۔ یہ اس کی مخصوص عادت تھی اس طرح اس کا ذہن تیزی سے کام کرتا تھا۔ وہ اپنے ذہن میں ساری صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کن لائحہ عمل طے کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ بلیک وَن نے اسے دو متضاد خبریں دی تھیں۔ ایک آدمی لیبارٹری کا نقشہ اڑاتا ہے پھر ایک اور آدمی ہوائی جہاز ہائر کر کے صحرائے تاپیتی میں داخل ہونا چاہتا ہے۔

ادھر عمران اور اس کے ساتھی ایک لمبی پلاننگ کے تحت اس کا مخصوص بیگ کھول کر دیکھتے ہیں۔ یہ سب علیحدہ علیحدہ ٹکڑے تھے جن کا آپس میں بظاہر کوئی رابطہ نہ تھا اور وہ اب ان کے درمیان رابطہ تلاش کرنے کی کوششیں کر رہا تھا۔ اسے صحرائے تاپیتی کے اندر موجود لیبارٹری کے بارے میں اتنا علم ضرور تھا کہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی اقدامات بھی موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں طوفانی ہوائیں بھی مسلسل اس طرح چلتی رہتی ہیں کہ وہاں کوئی آدمی صحیح سلامت نہیں رہ سکتا۔ جب تک اس کے پاس مخصوص قسم کا ضروری سامان نہ ہو۔ ریسرچ سنٹر میں آنے جانے کے لئے بھی مخصوص قسم کے ہیلی کاپٹر استعمال کئے جاتے تھے۔ اس لئے اسے فوری طور پر اس آدمی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا جو اس طرح جہاز لے کر صحرائے تاپیتی میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے ساری توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر مرکوز کر دی لیکن وہ لوگ فی الحال غائب تھے۔ اسے یقین تھا کہ جیکب انہیں لازماً تلاش کر لے گا کیونکہ وہ جیکب کی صلاحیتوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ جیکب کی کال کا منتظر رہا۔ لیکن جب جیکب کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو اس نے اٹھ کر دوبارہ بیگ میں سے ٹرانسمیٹر نکالنا چاہا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ کرنل ٹاڈ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور تیزی سے چلتا ہوا باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ پہلے کی طرح شاور کھول کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ جیکب کالنگ۔ اوور" ـــــ جیکب کی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"یس ـــ سی۔ ٹی اٹنڈنگ ـــ کیا رپورٹ ہے۔ تم نے بہت دیر کر دی۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سر! ـــ میں نے انہیں تلاش کر لیا ہے اور اسی تلاش میں کافی دیر لگ گئی ہے ـــــ یہ پورا گروپ سینڈوچ بار کے مالک رسکی سے ملا ـــ انہوں نے آٹھ سلنڈر والی لیموزین کار اس سے حاصل کی ہے ـــــ پھر ایک آدمی کلارک بھی ان سے آ کر ملا ہے۔ کلارک مقامی آدمی ہے اور سمگلر بھی ہے اور زیر زمین دنیا میں اس کا خاصا نام اور گروپ بھی موجود ہے ـــــ پھر کلارک سمیت وہ سب

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس کار میں سوار ہو کر سوانی روڈ کے ذریعے تاپتی شہر کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تاپتی شہر ۔۔۔ اوہ! میں سمجھ گیا ۔۔۔ وہ شارٹ کٹ کی غرض سے اس خطرناک روڈ کے ذریعے گئے ہوں گے ۔۔۔ کتنی دیر ہوئی ہے انہیں روانہ ہوئے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے سر۔ اوور" ۔۔۔ جیکب نے جواب دیا۔

"لیموزین کار کس ماڈل اور کس رنگ کی ہے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے پوچھا۔

"سیاہ رنگ کی بالکل نئے ماڈل کی کار ہے سر۔ اوور" ۔۔۔ جیکب نے جواب دیا۔

"او۔ کے! ۔۔۔ اب میں ان سے نمٹ لوں گا ۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل ٹاڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے شاور بند کر دیا۔ وہ تیزی سے باتھ روم سے نکل کر کمرے میں آیا اس نے ٹرانسمیٹر بیگ میں رکھا اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن جیسے ہی اس نے آخری نمبر ڈائل کیا۔ کلک کی ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس نے چونک کر رسیور پر سے کیا یہ مخصوص آواز بتا رہی تھی کہ اس کا ٹیلیفون ٹیپ کیا جا رہا ہے۔ گو آواز بے حد ہلکی تھی لیکن کرنل ٹاڈ جیسے آدمی نے اسے بخوبی سن لیا تھا۔ دوسری طرف ابھی گھنٹی بج رہی تھی کرنل ٹاڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور واپس رکھ دیا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ میری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے الماری

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں سے وہی بیگ نکالا جس میں اس نے ٹرانسمیٹر رکھا تھا۔ بیگ کے ایک خانے سے اس نے میک اپ ماسک نکالا اور اسے چہرے اور سر پر چڑھا کر ہاتھوں سے اسے تھپتھپانے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کا حلیہ بالکل بدل گیا تھا۔ باتھ روم میں جا کر اس نے لباس بدلا اور پھر بیگ میں سے ضروری چیزیں نکال کر جیب میں ڈالنے کے بعد وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر راہداری میں جھانکا راہداری خالی تھی۔ وہ جلدی سے باہر نکلا اور دروازہ بند کر کے بجائے ہال کی طرف جانے کے وہ فائر ڈور کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کی عقبی گلی میں پہنچ چکا تھا۔ عقبی گلی سے ہوتا ہوا وہ سڑک پر آیا اور پھر سامنے موجود مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مارکیٹ میں ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا اس نے سکے ڈال کر نمبر گھمائے۔

"یس ۔۔۔ سی۔ بی کلب" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں سی۔ بی بول رہا ہوں ۔۔۔ جارج سے بات کراؤ" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"یس باس! ۔۔۔ میں جارج بول رہا ہوں" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"جارج! ۔۔۔ میرے ہوٹل کے کمرے کا ٹیلیفون ٹیپ کیا جا رہا ہے معلوم کرو کہ کون ایسا کر رہا ہے ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ زیرو سنٹر فون کر کے ریگن کو کہو کہ وہ ہیلی کاپٹر لے کر فوراً نیشنل پارک

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پہنچ جائے ـــــ میں وہاں موجود ہوں گا ـــــ وہ مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کرے گا اور اُسے کہہ دینا کہ ہم نے سوانی روڈ پر ایک کار کو ہٹ کرنا ہے اس لئے ہیلی کاپٹر فل لوڈڈ ہونا چاہیئے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سر! ـــــ کیا کوئی مشن شروع ہو گیا ہے" ـــــ؟ جارج نے پوچھا۔

"ہاں! ـــــ ایک اہم مشن ہے ـــــ اور سنو! تاہیتی میں جیگر کو کال کر کے اُسے کہہ دو کہ وہاں ایک شخص جونا۔ ٹو طیارے کے ذریعے پہنچنے والا ہے یا پہنچ چکا ہو گا۔ اس نے اس کی مکمل نگرانی کرنی ہے۔ جونا۔ ٹو طیارہ وہ آسانی سے تلاش کر لے گا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــــ جارج نے جواب دیا اور کرنل ٹاڈ نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ پیدل ہی نیشنل پارک کی طرف چل پڑا۔ جو وہاں سے قریب ہی تھا۔ اب وہ پوری طرح کام کرنے کے موڈ میں آ گیا تھا۔ اور اُسے یقین تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر ہی اس مشن کو نہ صرف مکمل کر لے گا بلکہ بلیک ون کو بھی بتا دے گا کہ جس ایجنٹ کی وہ اتنی تعریفیں کر رہا تھا وہ کرنل ٹاڈ کے مقابلے میں معمولی سی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

صفدر نے تاہیتی شہر کے چھوٹے سے ایئرپورٹ پر طیارہ ہینگر میں کھڑا کیا اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آ گیا۔ اُسے اب اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی باقاعدہ نگرانی کی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے کاغذات بالکل اصلی تھے اس لئے اُسے زیادہ فکر نہ تھی۔ اب اس کا طیارے سمیت صحرائے تاہیتی میں داخل ہونے کا پروگرام تو ظاہر ہے ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ اب یہاں رہ کر ایسی معلومات اکٹھی کرنا چاہتا تھا جس سے وہ خفیہ طور پر نہ صرف صحرا میں داخل ہو سکے بلکہ لیبارٹری کے اندر بھی پہنچ جائے۔ وہ چونکہ زندگی میں پہلی بار یہاں آیا تھا اس لئے ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کسی اچھے سے ہوٹل میں لے جانے کے لئے کہا۔

"سر! ـــــ یہاں سب سے اچھا ہوٹل بلیو برڈ ہے" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ٹھیک ہے ـــــ وہیں لے چلو" ـــــ صفدر نے کہا اور سیٹ سے پشت لگا لی۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور سے زیادہ بات نہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ وہ ٹیکسی ڈرائیور بھی ایجنٹ ہو۔

ہوٹل واقعی خاصا شاندار تھا۔ اسے بڑی آسانی سے کمرہ مل گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا عام سا بیگ جس میں صرف کاغذات اور کپڑے تھے۔ کمرے میں رکھا اور پھر وہ ہوٹل کے ہال میں آ گیا۔ ویٹر کو اس نے کھانے کا آرڈر دیا۔ اور چند لمحوں بعد ویٹر نے میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا۔

"سنو! ـــ یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہو" ـــــ صفدر نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر خاموشی سے ویٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر! ـــ انکل جام سے مل لیجئے ـــ وہ انتہائی باخبر آدمی ہے ـــ راکی بار میں بیٹھتا ہے" ـــــ ویٹر نے جلدی سے نوٹ مٹھی میں دباتے ہوئے اس طرح سرسری لہجے میں کہا جیسے کسی گاہک کی عام سی بات کا جواب دے رہا ہو۔

"اس کی کوئی ٹپ ـــ شاید وہ اجنبی پر اعتماد نہ کرے" ـــ صفدر نے ایک اور نوٹ نکال کر ـــ اس کی مٹھی میں دبا دیا۔

"میرا نام باٹھی ہے ـــ آپ اسے کہیں کہ باٹھی نے مجھے بھیجا ہے نشانی کے طور پر یہ کہہ دیجئے گا کہ وہ مجھ سے فون پر بات کر لے"۔ ویٹر نے جلدی سے کہا اور واپس مڑ گیا۔

صفدر نے اطمینان سے کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر وہ ہوٹل کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ راکی بار اسے نظر آ گیا تھا لیکن وہ راکی بار میں جانے کی بجائے اس طرح ٹہلتا ہوا آگے بڑھ گیا جیسے وہ کھانا کھانے کے بعد ٹہلنے نکلا ہو۔ اس کی تیز نظریں اپنے تعاقب کا اندازہ لگا رہی تھیں۔ لیکن اپنے تعاقب یا نگرانی میں اسے کوئی شخص نظر نہ آ رہا تھا۔ ٹہلتا ٹہلتا وہ مین مارکیٹ میں آ گیا اور پھر وہاں موجود پبلک بوتھ میں داخل ہوا۔ اس نے وہاں موجود ڈائرکٹری سے راکی بار کا نمبر دیکھا اور سکے ڈال کر نمبر ڈائل کر دیئے۔

"راکی بار" ـــ چند لمحوں بعد ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"انکل جام موجود ہے" ـــــ؟ صفدر نے پوچھا۔

"انکل جام ـــ ہاں موجود ہے ـــ کون بول رہا ہے" ـــ؟ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے پوچھا گیا۔

"میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں ـــ کیا آپ اسے فون پر بلوا سکتے ہیں ـــ میں ہوسٹن سے فون کر رہا ہوں" ـــ صفدر نے کہا۔

"ہوسٹن سے ـــ اوہ! اچھا ٹھیک ہے ـــ ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے کہا گیا اور صفدر خاموش کھڑا رہا۔

"یس ـــ جام بول رہا ہوں" ـــ چند لمحوں بعد ایک بوڑھی سی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

"انکل جام! ـــ میں یہاں اجنبی ہوں اور آپ سے میں نے چند معلومات خریدنی ہیں ـــ معاوضہ آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا۔ پلیز! ـــ آپ کاؤنٹر والے کو یہ نہ بتائیں کہ میں یہاں سے بول رہا ہوں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کیونکہ میری نگرانی ہو رہی ہے ـــــ ویسے ٹپ کے طور پر میں ہوٹل بلیورڈ کے ویٹر باٹھی کا نام لے سکتا ہوں ـــــ کوئی ایسی جگہ بتائیں جہاں ہم اطمینان سے بات کر سکیں ـــــ میں مین مارکیٹ کے پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں" ـــــ صفدر نے کہا۔

" اوہ! ـــــ ٹھیک ہے ـــــ میں پہنچ جاؤں گا مگر آج نہیں کل۔ آج تو میں فارغ ہی نہیں ہوں ـــــ ابھی میں نے ایک ضروری کام کے لئے مین مارکیٹ جانا ہے" ـــــ انکل جام کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ انکل جام واقعی بے حد ذہین آدمی تھا۔

صفدر فون بوتھ سے نکلا اور اس کے قریب ہی ایک بکسٹال پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک رسالہ خریدا اور اسے اس طرح کھول کر دیکھنے لگا جیسے وہ سرسری طور پر اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو۔ لیکن اس کی تیز نظریں اردگرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک بوڑھا سا آدمی فون بوتھ کی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اس کے کپڑے میلے ہوئے تھے۔ اور چہرہ شراب نوشی کی کثرت سے خاصا مسخ ہو گیا تھا۔ وہ فون بوتھ کی دیوار سے لگ کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے چلتے چلتے تھک گیا ہو۔

صفدر نے رسالہ بند کیا اور ٹہلتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔ قریب پہنچ کر وہ رکا اور اس نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا۔

" آپ انکل جام ہیں" ـــــ صفدر نے پیکٹ کھول کر سگریٹ نکالتے

ہوئے کہا۔

" اوہ تم! ـــــ ریکس سینما کی گیلری کی ٹکٹ لے کر بیٹھ جاؤ ـــــ میں وہاں پہنچ جاؤں گا" ـــــ بوڑھے جام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح لاتعلق انداز میں آگے بڑھ گیا جیسے اس کا صفدر سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

صفدر نے سگریٹ سلگایا اور پھر اسی طرح ٹہلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ یہ شہر چھوٹا سا تھا اس لئے ادھر ادھر گھومتے پھرتے اسے کسی سے پوچھے بغیر ہی ریکس سینما نظر آ گیا۔ اس پر کوئی معاشرتی سی فلم لگی ہوئی تھی اور وہاں کوئی رش نظر نہ آ رہا تھا۔ صفدر بکنگ کی طرف گیا۔ اس نے گیلری کا ٹکٹ خریدا اور گیلری میں داخل ہو گیا۔ فلم چل رہی تھی لیکن گیلری تقریباً خالی پڑی ہوئی تھی۔ اکا دکا آدمی کہیں کہیں بیٹھا نظر آ رہا تھا۔

صفدر اطمینان سے بیٹھ کر فلم دیکھنے لگا۔ وہ دروازے کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا تاکہ بوڑھا جام اسے آسانی سے دیکھ لے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد بوڑھا جام گیلری میں داخل ہوا اور اطمینان سے چلتا ہوا صفدر کی ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

" ہاں! ـــــ اب بتاؤ کہ تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو" ـــــ؟ بوڑھے جام نے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

" مجھے صحرائے تاپتی کے بارے میں معلومات چاہئیں" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

" صحرائے تاپتی! ـــــ کیوں! ـــــ تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ؟ انکل جام بری طرح چونک پڑا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"اس بات کو چھوڑو ـــــ مطلب کی بات کرو" ـــــ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی معلومات تمہیں چاہئیں" ـــــ؟ بوڑھے جام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"بس یوں سمجھ لو کہ میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر صحرائے تاپتی میں داخل ہونا چاہتا ہوں" ـــــ صفدر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے چند بڑے نوٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑ لئے۔ اور نوٹ دیکھ کر اندھیرے میں بھی بوڑھے جام کی آنکھوں میں اُبھرنے والی چمک صفدر کو صاف نظر آگئی اور وہ مسکرا دیا۔

"تم شاید خفیہ لیبارٹری کے چکر میں ہو ـــــ ٹھیک ہے۔ مجھے کیا ـــــ جو چاہے کرتے پھرو ـــــ ایک راستہ ہے انتہائی خفیہ۔ لیکن اس میں خطرات بے شمار ہیں" ـــــ جام نے کہا۔

"تم صرف راستہ بتاؤ ـــــ باقی کام مجھ پر چھوڑ دو" ـــــ صفدر نے کہا اور نوٹ جام کی طرف بڑھا دیئے۔ جام نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹ اپنے کوٹ کی جیب میں منتقل کر لئے۔

"سنو اجنبی! ـــــ تاپتی شہر سے شمال کی طرف ایک قصبہ ہے اس قصبے کا نام آرلین ہے ـــــ آرلین میں ایک بار ہے جس کا نام اس کے مالک ڈیگن کے نام پر ہے ڈیگن بار ـــــ یہ ڈیگن بظاہر تو بار کا مالک ہے لیکن اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ صحرائے تاپتی میں اس نے منشیات کے لئے ایک خفیہ سٹور بنا رکھا ہے اور اس سٹور تک آنے جانے کے لئے اس کی اپنی بار کے تہہ خانے سے ایک خفیہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سرنگ اس کے اڈے تک جاتی ہے ـــــ یہ اڈا اور سرنگ دراصل اس نے نہیں بنائی ـــــ بلکہ پرانے زمانے میں جب صحرائے تاپتی میں طوفانی ہوائیں نہ چلتی تھیں تو وہاں اندر ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جو بعد میں تباہ ہو گیا ـــــ اس قصبے میں ایک عمارت کا تہہ خانہ تھا اور یہ سرنگ بھی قدیم زمانے سے بنی ہوئی ہے اور اتفاق سے اس سرنگ کا دھانا اس جگہ تھا جہاں آجکل ڈیگن بار ہے اور ڈیگن کو اس سرنگ کا علم ہو گیا ـــــ چنانچہ اس نے اسے صاف کرایا اور وہاں قدیم تہہ خانے میں اس نے منشیات کا سٹور بنا لیا ـــــ میں پہلے بڑا مشہور سول انجینئر رہا ہوں اور ڈیگن میرا سب سے چھوٹا بھائی ہے اس لئے میں نے ہی اس سرنگ اور تہہ خانے کو صاف کرایا تھا اور اب تم دنیا میں تیسرے آدمی ہو جسے اس سرنگ اور تہہ خانے کا علم ہوا ہے ـــــ اس سے قبل یہ بات میرے اور ڈیگن کے درمیان ہی تھی اور ڈیگن میرا بہت خیال کرتا ہے ـــــ اس کے ساتھ ساتھ وہ بے حد لالچی بھی ہے۔ اگر تم اُسے اس کی مرضی کی رقم ادا کر سکو تو وہ تمہیں اس سرنگ کے ذریعے صحرا کے اندر پہنچا سکتا ہے ـــــ لیکن یہ یاد رکھنا کہ وہ سخت آدمی بھی ہے ـــــ اگر تمہارا اس سے سودا نہ ہو سکا تو وہ تمہیں فوراً قتل کر دے گا ـــــ اور آخری بات یہ کہ تم نے اُسے ہرگز یہ نہیں بتانا کہ تم مجھ سے مل چکے ہو۔ ورنہ پھر میری بھی خیر نہیں ہے"

بوڑھے جام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو انکل جام! ـــــ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ اور اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اس ملاقات کے بارے میں منہ بند رکھنا۔ ورنہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دوسری صورت میں مجھے تو کچھ نہیں ہوگا ـــــ البتہ تمہیں کوئی بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔

" میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں ـــــ فلم بڑی بور ہے چلیں"۔ انکل جام نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر نے ایک طویل سانس لیا اور دوبارہ فلم دیکھنے میں مصروف ہوگیا۔ لیکن اس کا ذہن اب لائحہ عمل بنانے میں مصروف تھا۔ ڈیگن سے نپٹنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مسئلہ تھا صحرائے تاپتی میں داخل ہونے کے بعد لیبارٹری کو ٹریس کرنا اور اس میں داخل ہونا۔ صحرا میں داخل ہونے کا مسئلہ تو انکل جام نے حل کر دیا تھا لیکن اس کے بعد کے مسائل پر پوری طرح وہ غور کر لینا چاہتا تھا۔

انکل جام کے جانے کے تقریباً دو گھنٹے بعد تک وہ بیٹھا فلم دیکھتا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور سینما سے نکل کر اپنے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ اپنا ایک لائحہ عمل طے کر چکا تھا اس لئے ذہنی طور پر وہ مطمئن تھا۔ گو اس لائحہ عمل میں خطرات کا تناسب بے حد زیادہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے ایک سپر ایجنٹ کو اس قسم کے خطرات سے تو بہرحال نپٹنا ہی پڑتا ہے۔

ہوٹل پہنچ کر صفدر اپنے کمرے میں آیا اور لباس بدل کر وہ بستر پر لیٹنا ہی چاہتا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس ـــ کم ان" ـــــ صفدر نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی ویٹر باھٹی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں اس نے شراب کا جام رکھا ہوا تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" یہ میری طرف سے جناب" ـــــ ویٹر باھٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر جام رکھتے ہوئے اس نے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

" جام سے بات ہوگئی ہے" ـــــ؟ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

" مجھے اتنی جلدی نہیں ہے ـــــ کسی وقت مل لونگا" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور باھٹی کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک مدھم پڑ گئی۔

" اگر آپ مجھے بتائیں کہ آپ کو کس قسم کی معلومات چاہئیں تو شاید میں ہی آپ کی مدد کر دوں" ـــــ باھٹی نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

" یہاں آج سے پانچ سال پہلے ایک شخص ذراس رہتا تھا ـــ میں نے اس کے متعلق معلومات کرنی ہیں" ـــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اب باھٹی سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔

" ذراس! ـــ میں نے تو یہ نام کبھی نہیں سنا ـ ٹھیک ہے سر! آپ انکل جام سے ہی ملیں ـــ شاید وہ جانتا ہو" ـــــ باھٹی نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ صفدر اس کی مایوسی سمجھ گیا تھا۔ وہ صفدر سے مزید رقم بٹورنا چاہتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صفدر نے نام ہی ایسا لیا تھا جس کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ اس لئے باھٹی کا پروگرام ختم ہوگیا۔

صفدر نے جام اٹھایا اور پھر اٹھ کر اسے واش بیسن میں انڈیل دیا۔ لیکن جام خالی ہوتے ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ جام کی تہہ میں سفید رنگ کے ذرات اسے نظر آرہے تھے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"اوہ! ــــ تو یہ مجھے بیہوش کرنا چاہتا تھا" ــــ صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے نیچے کاؤنٹر سے اس علاقے کا حاصل کیا ہوا نقشہ جیب سے نکالا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ قصبہ آرلین کا راستہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہتا تھا۔ پھر نقشہ تہہ کر کے وہ اٹھا اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ بیڈ پر دراز ہو گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اُسے معلوم تھا کہ ویٹر باتھی لازماً اُسے چیک کرنے کے لئے آئے گا۔ باتھی کی نیّت خراب ہو گئی تھی اور وہ اب اسے لوٹنے کے چکر میں تھا۔ لیکن اس سے صفدر کا ایک اہم مسئلہ حل ہو گیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ لیکن صفدر خاموش پڑا رہا۔ دوبارہ دستک ہونے کے بعد دروازہ کھلا۔ صفدر نیم باز آنکھوں سے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دروازہ کھلنے پر باتھی کی شکل نظر آئی وہ بڑے محتاط انداز میں کمرے کو دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے آہستہ سے دروازہ کھول دیا۔ اس وقت وہ ویٹر کی یونیفارم کی بجائے عام لباس میں تھا۔ شاید اس کی ڈیوٹی ختم ہو چکی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا صفدر کے بیڈ کے پاس آیا اور اس نے جھک کر غور سے صفدر کو دیکھا۔ صفدر نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ باتھی واپس مڑا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر نے اس کے مڑنے کی آہٹ سن کر آنکھیں آدھی کھول دیں۔ باتھی نے الماری کے قریب رک کر ایک بار پھر مڑ کر صفدر کو دیکھا اور پھر مطمئن ہو کر الماری کے پٹ کھولنے شروع کر دیئے۔ صفدر آہستگی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ بیڈ پر موجود دبیز گدے کی وجہ سے اس کے اٹھنے سے کوئی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آواز نہ نکلی۔ اور پھر صفدر نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہو گیا بلکہ وہ باتھی کی طرف بڑھا۔ باتھی اس وقت بڑے مطمئن انداز میں صفدر کے کوٹ کی جیبوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھا۔

صفدر کا بازو اُٹھا اور دوسرے لمحے باتھی کی کنپٹی پر کھڑی ہتھیلی کی زوردار ضرب لگی اور باتھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ کوٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر چکا تھا۔ صفدر نے اطمینان سے آگے بڑھ کر کوٹ اٹھایا اور اُسے الماری میں دوبارہ لٹکا کر وہ واپس مڑا اور اس نے جھک کر بیہوش ویٹر کو اٹھایا اور اُسے کرسی پر بٹھا کر اس نے اس کی نبض پکڑ کر چیک کی۔ باتھی کی نبض بتا رہی تھی کہ اُسے دو گھنٹے سے پہلے کسی صورت ہوش نہیں آسکتا۔ صفدر نے اس کی کلائی چھوڑی اور الماری میں موجود اپنا بیگ اٹھایا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ باتھی ویسے ہی کرسی پر بیہوش پڑا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب صفدر باتھ روم سے باہر نکلا تو وہ مکمل طور پر ویٹر باتھی کا روپ دھار چکا تھا۔ البتہ اس نے لباس اپنا ہی پہنا ہوا تھا۔ پھر اس نے بیگ میں سے اپنا باقی سامان نکالا اور اُسے اپنی جیبوں میں ڈال کر بیگ اس نے واپس الماری میں پھینکا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا نیچے ہال میں پہنچا اور پھر سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا ہوٹل کے عقبی حصے میں نکل آیا۔ صبح ہال میں بیٹھے ہوئے اس نے ویٹروں کو ادھر سے آتے جاتے دیکھا تھا۔ عقبی گلی سے نکلتا ہوا وہ سڑک پر آیا اور پھر تیزی سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

آرلین قصبے کی طرف جانے والی بسوں کے اڈے پر پہنچ گیا۔ اب یہ اتفاق تھا یا صفدر کی خوش قسمتی کہ وہاں جاتے ہی اُسے ایک بس مل گئی تھی اور وہ ٹکٹ خرید کر اس میں بیٹھ گیا۔

" ارے باھٹی! ـــــ تم آرلین جا رہے ہو" ـــــ اچانک بس میں بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک آدمی نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور صفدر مسکراتا ہوا اس کے قریب ہی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" ہاں! ـــــ آرلین ہی جا رہا ہوں" ـــــ صفدر نے باھٹی کے لہجے میں جواب دیا۔

" یہ سوٹ تو بڑا شاندار ہے ـــــ کس گاہک کا مارا ہے ـــــ تم سے تو شاید ہی کوئی گاہک بچ کر نکلتا ہوگا" ـــــ لمبے تڑنگے نوجوان نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور صفدر اس طرح ہنس دیا جیسے وہ کوئی جواب نہ دینا چاہتا ہو۔

" تمہارا وہ ڈریگن تو آجکل بڑا اونچا جا رہا ہے ـــــ لمبے ہاتھ مار رہا ہے" ـــــ اچانک اس لمبے تڑنگے نوجوان نے جھک کر سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

" اچھا! ـــــ وہ کیسے" ـــــ؟ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ ویسے اس کی حیرت واقعی اصلی تھی۔ کیونکہ وہ ڈریگن کا نام سن کر چونک پڑا تھا۔

" کمال ہے ـــــ تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے تمہیں علم ہی نہیں ہے ـــــ رالسن سے کوئی بات چھپی رہ سکتی ہے ـــــ تم خود تو ڈریگن کے شریک کاروبار ہو ـــــ اور حیرت یوں ظاہر کر رہے ہو،

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جیسے تمہیں کچھ معلوم ہی نہ ہو ـــــ ویسے ایک بات ہے باھٹی! ـــــ تم ہو بہت گہرے ـــــ تم نے آج تک ظاہر نہیں ہونے دیا کہ ڈریگن کے ساتھ تمہارا بھی حصہ ہے ـــــ بس ویٹر بنے رہتے ہو۔ لیکن رالسن سے کونسی بات چھپی رہ سکتی ہے ـــــ معلومات میں مجھے انکل جام سے بھی دو ہاتھ آگے سمجھا ـــــ اوہ ارے ہاں یاد آیا ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ انکل جام بے چارہ مر گیا ہے" ـــــ رالسن نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔

مر گیا ہے ـــــ وہ کیسے" ـــــ؟ اس بار بھی صفدر کی حیرت واقعی اصلی تھی۔

" ہاں! ـــــ مجھے بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا ـــــ نجانے آج اس بوڑھے کو کیا سوجھی فلم دیکھنے رکسی سینما چلا گیا ـــــ وہاں سے باہر آ رہا تھا کہ سڑک پار کرتے ہوئے اچانک ایک ٹرک سے ٹکرا گیا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ اُسے کم نظر آتا تھا بس مارا گیا بے چارہ ـــــ البتہ ایک بات ہے اس کی جیب سے سُنا ہے کہ بڑے بڑے نوٹ کافی تعداد میں نکلے ہیں ـــــ نجانے اس نے یہ نوٹ کہاں سے حاصل کر لئے تھے۔ وہ تو ہمیشہ کا پھکڑ آدمی ہے" ـــــ رالسن کو شاید زیادہ بولنے کی بیماری تھی۔ وہ مسلسل بولے چلا جا رہا تھا۔

" اوہ! ـــــ ویری بیڈ ـــــ پھر تو ڈریگن کو بھی لازماً اطلاع مل چکی ہوگی وہ فوراً یہاں پہنچے گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

" ڈریگن کو ـــــ مگر کیوں ـــــ وہ کیوں پہنچے گا" ـــــ اس بار رالسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

" تو تمہیں نہیں معلوم" ـــــ صفدر نے مبہم سے انداز میں جواب

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ رالسن کے لہجے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ جام نے اُسے غلط بتایا تھا کہ وہ ڈریگن کا بڑا بھائی ہے۔

"مجھے کیا نہیں معلوم" ——— رالسن کا لہجہ واقعی مشکوک تھا۔

"اس نے جام سے لمبا قرضہ لینا ہے ——— بڑے نوٹوں کی خبر اُسے مل جائے گی ——— اور تم جانتے ہو کہ وہ رقم کے معاملے میں کیسا ہے"۔ صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا اور رالسن نے بڑے مطمئن انداز میں ایک طویل سانس لیا۔

"ارے ہاں! ——— یہ بات ہے ——— واقعی تمہاری بات درست ہے"۔ رالسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے بس ایک قصبے کی حدود میں داخل ہوئی اور صفدر نے چونک کر دیکھا تو اُسے ایک دوکان کے بورڈ پر آرلین کا نام لکھا ہوا نظر آگیا۔

"تم کہاں جا رہے ہو" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں شاونٹی جا رہا ہوں ——— میری بہن بیمار ہے" ——— رالسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ہی ایک سٹاپ پر بس رک گئی اور صفدر، رالسن کو بائی بائی کہتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بس سے نیچے اُتر آیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

طاقتور انجن اور لمبی چوڑی باڈی کی لیموزین تنگ اور خطرناک سڑک پر بھی اچھی خاصی رفتار سے دوڑی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کلارک تھا۔ اور ساتھ والی سیٹ پر جولیا۔ جب کہ پچھلی سیٹوں پر عمران۔ کیپٹن شکیل تنویر۔ نعمانی اور ٹائیگر بیٹھے ہوئے تھے۔ اگر کوئی چھوٹی کار ہوتی تو شاید وہ پورے بھی نہ آتے لیکن لیموزین کار میں بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے جیسے پچھلی سیٹ پانچ افراد کے لئے بنائی گئی ہو۔

سڑک واقعی تنگ اور خاصی خطرناک تھی۔ اس میں مسلسل ایسے تنگ موڑ آ رہے تھے کہ اچھا خاصا ماہر ڈرائیور ہی کار ڈرائیو کر سکتا تھا اور کلارک واقعی ایک ماہر ڈرائیور تھا۔

"آپ تاپتی کیوں جا رہے ہیں پرنس" ——— کلارک نے مسکراتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

"دھوپ تاپنے ——— میرا مطلب ہے سن باتھ کے لئے"۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران نے جواب دیا اور کلارک بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا سر ——— میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ میں اس سارے علاقے سے اچھی طرح واقف ہوں ——— اس لئے ہو سکتا ہے کہ میں وہاں بھی کام آسکوں" ——— کلارک نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"پہلے وہاں تک پہنچ تو لو ——— پھر کام بھی ہو جائے گا" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا اور کلارک خاموش ہو گیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے اونچی نیچی اور تنگ سڑک پر دوڑے چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک موڑ مڑتے ہی عمران چونک پڑا۔ اس نے اس پہاڑی کے اوٹ سے ایک چھوٹے لیکن جدید قسم کے ہیلی کاپٹر کو نکلتے دیکھ لیا تھا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر سڑک کراس کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ لیکن ذرا سا آگے جانے کے بعد وہ واپس مڑا۔ اب عمران کے ساتھی بھی اس ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے۔

ہیلی کاپٹر ایک بار پھر سڑک کی طرف آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ سڑک کے اوپر سے گذرا، اچانک ایک خوفناک دھماکہ اس جگہ ہوا جہاں ایک لمحہ پہلے کار موجود تھی۔ خوفناک دھماکے سے کلارک کا ہاتھ تیزی سے لہرایا اور کار تیزی سے دوڑتی ہوئی یکلخت گھوم گئی۔ لیکن اسی لمحے ساتھ بیٹھی جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر سٹیئرنگ کو واپس گھما دیا اور کار ایک زوردار ہچکولا لے کر پھر سیدھی ہو گئی۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر ایک بار پھر پہاڑیوں کے اوپر سے سڑک کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"کار روک دو" ——— عمران نے چیخ کر کہا اور کلارک نے بجلی کی سی تیزی سے بریکیں لگا دیں۔ لیکن اس قدر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار یکلخت بریکیں لگنے کی وجہ سے کلارک کے قابو میں نہ آئی اور بجلی کی سی تیزی سے گھومتی ہوئی سڑک چھوڑ کر گہرائی میں اترتی چلی گئی۔

اسی لمحے سڑک پر کار کے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔

"کار کو سنبھالو کلارک" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت مجبور تھا۔ نہ ہی انتہائی تیز رفتاری سے گہرائی میں اترتی ہوئی کار سے کود سکتا تھا اور نہ کلارک کی جگہ لے سکتا تھا۔ کار اس قدر تیز رفتاری سے اس گہرائی میں اتری جا رہی تھی کہ عمران سمیت سب لوگ دم بخود ہوئے بیٹھے تھے۔ سب کو معلوم تھا کہ ذرا سا جھٹکا لگتے ہی کار نے الٹ جانا ہے اور اس کے بعد ظاہر ہے ان سب کے جسموں کی ہڈی تک نہ ملتی۔ کار کا انجن کلارک نے بند کر دیا تھا۔ لیکن گہرائی میں اترنے کی وجہ سے کار کی رفتار بہت تیز تھی۔ اور پھر اچانک کار ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی اور اسی لمحے کلارک نے پوری قوت سے بریکیں لگا دیں اور کار ایک اونچی پہاڑی کی چٹان سے ذرا سا ٹکرا کر رک گئی۔ وہ اب سیدھی کھڑی ہوئی تھی اور سب لوگ اس طرح حیرت بھرے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ وہ واقعی زندہ بچ گئے ہیں۔

کار گہرائی سے اتر کر نیچے سپاٹ جگہ پر پہنچ چکی تھی۔ دوسرے لمحے سب سے پہلے عمران باہر نکلا اور اس کے بعد باقی افراد نے بھی باہر چھلانگیں لگا دیں۔ اور دوسرے لمحے ان کے ذہن بھک سے اڑ گئے۔ باہر نکل کر انہیں پہلی بار اس بات کا احساس ہوا تھا کہ وہ کس قدر بھیانک ترین

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

خطرے سے صحیح سلامت بچ آئے ہیں۔ پہاڑی ڈھلوان تقریباً ڈیڑھ سو فٹ تھی۔ لیکن یہ بالکل سپاٹ تھی۔ اس میں کسی جگہ رخنہ یا اُبھری ہوئی چٹان نہ تھی اور اسی وجہ سے کار اُلٹنے سے بچ گئی تھی۔ جس جگہ کار موجود تھی وہ جگہ اسی طرح کی دو ڈھلوانوں کا درمیانی تنگ حصہ تھا۔ لیکن سامنے والی پہاڑی کی ڈھلوان سپاٹ نہ تھی بلکہ اس میں جگہ جگہ چٹانیں اُبھری ہوئی تھیں۔

اسی لمحے انہیں اُوپر سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب چونک کر اُوپر دیکھنے لگے۔

"چھپ جاؤ ـــــ جلدی" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کے کھلے دروازے سے ڈرائیونگ سیٹ پر چھلانگ لگا دی۔ اور کار ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور پھر تیزی سے سائیڈ کاٹتی ہوئی اس تنگ سے درّے میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ ذرا سا آگے اگلی پہاڑی میں سے ایک چٹان نے باہر نکل کر دوسری پہاڑی تک ایک چھجّہ سا بنا دیا تھا۔ عمران نے کار اس چھجّے کے نیچے روک دی کار ایک جھٹکے سے بڑھنے کی وجہ سے اس کے سارے دروازے خود بخود بند ہو گئے تھے اس چھجّے کے نیچے کار روک کر عمران باہر آ گیا۔

ہیلی کاپٹر اب اوپر سے گذر گیا تھا۔ اسی لمحے باقی ساتھی بھی مختلف پتھروں کی اوٹ سے نکل کر اس چھجّے کے نیچے آ گئے۔ کیونکہ یہ سب سے محفوظ جگہ تھی۔

"یہ کون ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کی پچھلی سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے ایک لمبی نال کی مشین گن نکالی اور سیٹ بند کر دی۔

"آپ سب یہیں ٹھہریں ـــــ میں اوپر جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے مشین گن کاندھے سے لٹکاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑا سا ہی اوپر گیا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر اس ڈھلوان کے اوپر معلق ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی خوفناک فائرنگ کی آواز سنائی دی اور گولیاں عمران کی طرف بارش کی طرح لپکیں۔ عمران نے یکلخت غوطہ لگایا اور قلابازی کھا کر وہ ایک چٹان کے پیچھے جا دبکا۔ وہ بس بال بال ہی بچا تھا۔ ہیلی کاپٹر یکلخت ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب! ـــــ آپ ٹھیک ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے چیخ کر پوچھا۔

"صرف ٹھیک ہی نہیں ٹھاک بھی ہوں" ـــــ عمران نے چٹان کے پیچھے سے ہانک لگاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ چٹان کے پیچھے سے نکل کر اوپر چڑھنے لگا۔ اس بار ہیلی کاپٹر واپس نہ آیا تھا۔ اس لئے عمران صحیح سلامت اوپر والی سطح پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اسی لمحے اُسے نیچے سے تیز فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی ایک چیخ بھی سنائی دی اور عمران بجلی کی سی تیزی سے مُڑا اور اس نے آگے بڑھ کر نیچے جھانکا۔ اسی لمحے اُسے چھجّے کی دوسری طرف سے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی دیا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے اور مشین گن سیدھی کر کے چٹان کی اوٹ میں رُک گیا۔

ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر جا کر تیزی سے پلٹا اور پھر اس میں سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اچانک میزائل نما کوئی چیز عین اس چھجے کے اوپر پھینکی گئی جس کے نیچے کار اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور چھجے کی طرح نکلی ہوئی چٹان ٹوٹ کر نیچے کار پر جا گری عمران کی آنکھوں میں یکلخت غصے کے چراغ سے جل اٹھے۔ یہ واقعی انتہائی خوفناک حملہ تھا۔ کار بھی تباہ ہو گئی تھی اور یقیناً اس کے ساتھی بھی اس کے خوفناک ملبے کے نیچے دب گئے ہوں گے۔

ہیلی کاپٹر واپس پلٹ گیا تھا اس لئے عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اب اس پوزیشن میں تھا کہ نہ نیچے اتر سکتا تھا اور نہ ہی اوپر جا سکتا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر بھی فی الحال اس کی مشین گن کی رینج میں نہ تھا۔ ہیلی کاپٹر کافی دور جا کر واپس پلٹا اور عمران نے ایک بار پھر مشین گن سیدھی کر لی۔ ہیلی کاپٹر اس بار سیدھا آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ رینج میں آیا، عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر نے اچانک غوطہ لگایا اور نہ صرف وہ عمران کی فائرنگ سے بچ نکلا بلکہ اس کی رینج سے بھی نکل گیا تھا۔

ہیلی کاپٹر کے پلٹتے ہی عمران یکلخت چٹان کے پیچھے سے نکلا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے اترائی پر دوڑتا ہوا نیچے ٹوٹے ہوئے چھجے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس وقت اس کے دوڑنے کی پوزیشن بالکل ویسی ہی تھی جیسے کچھ دیر پہلے کار اترائی سے نیچے اتر رہی تھی۔

چند ہی لمحوں میں وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ٹوٹی ہوئی چٹان کا ملبہ کار پر گرا ہوا تھا۔

"عمران صاحب" ——— اچانک کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی اور عمران

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو روکا۔

"کیا ہوا ——— کس کی چیخ تھی ——— اور ملبہ گرنے سے تو کوئی نقصان نہیں ہوا" ——— ؟ عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"وہ کلارک ہٹ ہو گیا تھا" ——— اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر تنویر اور لغمانی بھی مختلف پتھروں کی اوٹ سے باہر نکل آئے اور عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

"ہم لوگ چھجے کی جڑ کی طرف ہونے کی وجہ سے بچ گئے ہیں" جولیا نے کہا۔

"کار تو ختم ہو گئی ہے ——— اب یہاں سے نکلنے کی کرو فوراً۔ ادھر مشرق کی طرف ——— ہیلی کاپٹر کا خیال رکھنا" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور مشرق کی طرف دوڑنے لگا۔ اسے اس طرف پہاڑی کے اندر ایک تنگ سا راستہ اوپر جاتا ہوا دکھائی دے گیا تھا۔ یہ راستہ اتنا تنگ تھا کہ بیک وقت ایک ہی آدمی گذر سکتا تھا۔ لیکن یہ راستہ اوپر سے بالکل محفوظ تھا۔ اس لئے عمران ادھر ہی دوڑا تھا۔ اور پھر وہ اس تنگ راستے میں صحیح سلامت داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ راستہ چکر کاٹ کر اوپر جا رہا تھا۔ وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے جا رہے تھے کہ اچانک عمران دوڑتے دوڑتے رک گیا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پیچھے دوڑنے والوں کو بھی روک دیا۔

"تم یہیں ٹھہرو ——— اوپر کچھ لوگ ہیں ——— میں نے باتیں کرنے کی آوازیں سنی ہیں" ——— عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اوپر چڑھتا گیا۔ لیکن اب اس کی رفتار خاصی کم تھی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کچھ اوپر جانے کے بعد عمران ایک چٹان کی آڑ میں رُک گیا۔ کیونکہ اب وہ تقریباً چوٹی کے قریب پہنچ گیا تھا۔ باتوں کی آوازیں اب نہ سنائی دے رہی تھیں۔

عمران چند لمحے چٹان کی اوٹ میں چھپا رہا۔ پھر وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور چند قدم اٹھانے کے بعد وہ یکلخت چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے ہی ایک چٹان کے اوپر وہ ہیلی کاپٹر کھڑا تھا جس سے ان پر فائرنگ کی گئی تھی۔ عمران جھکے جھکے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔ لیکن ہیلی کاپٹر کے اندر یا باہر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اسی لمحے اُسے دوسری طرف ڈھلوان سے پتھر گرنے کی آواز سنائی دی تو وہ اُٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے ادھر دوڑا اور وہاں پہنچ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ نیچے گہرائی میں اس نے دو آدمیوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ شاید دوسری طرف سے اُتر کر چکر کاٹ کر اس کار والی جگہ تک پہنچنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ دونوں ہی دوڑتے ہوئے خاصے محتاط بھی تھے۔ ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر جب ایک آدمی دوڑ کر دوسری چٹان کے پیچھے گیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ اسے پہچان گیا تھا۔ یہ کرنل ٹاڈ تھا۔ گو اس نے اس کا چہرہ تو نہ دیکھا تھا لیکن قد و قامت، پھرتی اور انداز دیکھ کر ہی اس نے اُسے پہچان لیا تھا۔ وہ یقیناً کرنل ٹاڈ تھا۔ دوسرا آدمی بھی اُسے نظر آ گیا تھا۔ لیکن اس میں وہ پھرتی اور تیزی نہ تھی جو کرنل ٹاڈ میں تھی۔

عمران تیزی سے واپس اس تنگ راستے کی طرف دوڑا۔

"آجاؤ — جلدی — فوراً" — عمران نے اونچی آواز میں کہا اور چند لمحوں بعد اس کے سارے ساتھی اوپر پہنچ گئے۔

"یہ کرنل ٹاڈ ہے — لیکن اس نے حماقت کی ہے — آؤ ہیلی کاپٹر موجود ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔

ہیلی کاپٹر گو چھوٹا تھا لیکن کسی نہ کسی طرح وہ اس میں سما گئے اور دوسرے لمحے عمران نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور پھر رُکے بغیر وہ تیزی سے اُسے تاپتی کی طرف بڑھاتے لئے گیا۔

"اس کرنل ٹاڈ کا خاتمہ کر دیتے تو اچھا تھا" — جولیا نے کہا۔

"نہیں! — یہاں رُکنا خطرناک ہے — کرنل ٹاڈ کے پاس لازماً ٹرانسمیٹر ہوگا — جیسے ہی اُسے ہیلی کاپٹر کے اغوا کا پتہ چلے گا وہ لازماً کہیں نہ کہیں سے مدد حاصل کرے گا — اور اس سے پہلے کہ اُسے ہیلی کاپٹر کے اغوا کا پتہ چلے — میں یہاں سے زیادہ سے زیادہ دُور نکل جانا چاہتا ہوں" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کرنل ٹاڈ کو ہمارے اس طرح جانے کا علم کیسے ہوا ہوگا" — ؟ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ بلیک ایجنٹ ہے — کسی نہ کسی طرح پتہ اُسے لگ ہی گیا ہوگا — اور اب اس سے دو دو ہاتھ کہیں نہ کہیں کرنے ہی پڑیں گے۔ وہ آسانی سے جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اچانک ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے چونک کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو — ہیلو — سی۔ ٹی کالنگ جارج۔ اوور" — کرنل ٹاڈ کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تیز آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ ٹرانسمیٹر چونکہ مخصوص ٹائپ کا تھا اس لئے اس نے کال کیچ کر لی تھی۔

"یس سر! — جارج اٹنڈنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک اور آواز ابھری۔

"جارج! — فوراً تاہیتی میں بلیک پوائنٹ کو الرٹ کر دو — مجرم میرے ہیلی کاپٹر میں تاہیتی کی طرف جا رہے ہیں — انہیں ہٹ کر دیا جائے۔ اوور" — کرنل ٹاڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

آپ کے ہیلی کاپٹر میں — مگر سر! — وہ کیسے۔ اوور" — ؟ جارج کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

احمق — نانسنس! — میں اب تمہیں پہلے وضاحت کروں اور اس دوران وہ تاہیتی پہنچ بھی جائیں — فوراً کال کرو — اور سنو! ایک کار سوانی روڈ کی ٹیکم پہاڑی پر بھیج دو — میں وہیں موجود ہوں۔ اوور اینڈ آل" — کرنل ٹاڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار اور زیادہ بڑھا دی۔ ہیلی کاپٹر اب پہاڑیوں کے اوپر سے گذرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی اور اس کا یہ موڈ دیکھتے ہوئے باقی ساتھی بھی خاموش تھے۔

پہاڑی سلسلہ ختم ہوتے ہی وسیع میدانی علاقہ شروع ہو گیا اور اسی لمحے عمران کی نظر دور بل کھاتی ہوئی ایک سڑک پر پڑ گئی جس پر ایک لمبی سی بس خاصی تیز رفتاری سے جا رہی تھی۔ عمران نے بس کا رخ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ لیا۔ ہیلی کاپٹر اب اس طرف جا رہا تھا جدھر بس کا رخ تھا۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار چونکہ کافی تیز تھی اس لئے وہ چند لمحوں بعد ہی بس سے کافی دور آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک بڑے سے ٹیلے کے عقب میں اتار دیا۔

"ہم نے اس بس میں سوار ہونا ہے — جلدی آؤ" — عمران نے ہیلی کاپٹر کا انجن بند کر کے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف جانے لگے جدھر سے بس نے آنا تھا۔ وہ دراصل جان بوجھ کر ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر جا کر بس میں سوار ہونا چاہتے تھے۔ ویسے تو ہیلی کاپٹر ٹیلے کی اوٹ میں ہونے کی وجہ سے بس والوں کو نظر نہ آ سکتا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ کرنل ٹاڈ لازماً اس بس کا سراغ لگائے گا

آگے ایک تنگ سا موڑ تھا۔ وہاں جا کر وہ کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی بس دور سے آتی دکھائی دی تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ بس کی رفتار آہستہ ہو گئی اور پھر ان کے قریب آ کر رک گئی۔ عمران نے بس پر موجود بورڈ پڑھ لیا۔ بس آرلین جا رہی تھی۔ اور عمران جانتا تھا کہ آرلین تاہیتی سے دوسرا قصبہ ہے۔ وہ سب بس میں سوار ہو گئے اور عمران نے آرلین کا ٹکٹ لے لیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد بس آرلین قصبے کے بس سٹاپ پر جا کر رک گئی تمام سواریوں کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ عمران اب تاہیتی کی طرف جانے والی بس کو تلاش کر رہا تھا کہ اچانک

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایک کار اس کے قریب سے گذری اور عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا۔ کار آگے جا کر ایک موڑ مڑ گئی تھی۔

"آؤ ادھر" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس طرف کو چل پڑا جدھر وہ کار گئی تھی۔ موڑ مڑنے کے بعد اُسے وہ کار ایک بار کے سامنے کھڑی نظر آ گئی۔ یہ ڈلیسی آرکسٹرا بار تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیسے ہی بار کے دروازے پر پہنچا۔ اندر سے میوزک کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ اب اُسے بار کے نام کی سمجھ آئی تھی کہ یہاں باقاعدہ آرکسٹرا بھی ساتھ ساتھ بجایا جاتا تھا۔

بار کے ہال میں صرف چند افراد ہی موجود تھے۔ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے اونچے سے سٹیج پر آرکسٹرا موجود تھا اور وہ کوئی تیز دُھن بجانے میں مصروف تھے۔

کاؤنٹر پر ایک خوبصورت اور نوجوان سی لڑکی تقریباً نیم عریاں لباس پہنے کھڑی تھی۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈلیسی تمہارا شوہر ہے یا مالک" ——— ؟ عمران نے کاؤنٹر گرل سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ شوہر ہے نہ مالک ——— بلکہ میرا عاشق ہے ——— تمہیں کوئی اعتراض ہے" ——— لڑکی نے بڑے بے باکانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل اعتراض ہے ——— قطعی اعتراض ہے۔ ڈلیسی جیسے بدصورت آدمی کو میں اتنا باذوق نہ سمجھتا تھا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہا اور لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے اگر تمہاری جیب میں ڈالر ہوں تو میں تم پر بھی عاشق ہو سکتی ہوں" ——— لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوری! ——— میں عاشقوں کا گینگ بنانے سے رہا ——— ویسے اگر تم چاہو تو قطار بنا سکتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی پہلے تو چند لمحے خاموش رہی جیسے اُسے عمران کے اس فقرے کی سمجھ نہ آئی ہو۔ لیکن پھر وہ یکلخت ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم بہت دلچسپ آدمی ہو ——— کیا پیو گے" ——— ؟ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پینا پلانا تو ڈلیسی کے ساتھ رہے گا ——— تم اس کا دفتر بتا دو کہ کہاں ہے" ——— عمران نے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ جولیا کی آنکھوں سے نکلنے والے شرارے اس نے دیکھ لئے تھے۔

"اوہ! ——— تو تم سب ڈلیسی سے ملنے آئے ہو ——— وہ اوپر دفتر میں گیا ہے" ——— لڑکی نے کہا اور ایک دوسرے گاہک کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تم خوامخواہ ناراض ہونے لگ جاتی ہو ——— اب دو گھڑی کسی نوجوان لڑکی کے ساتھ ہنس بول بھی لینے دیا کرو" ——— عمران نے سیڑھیوں کی طرف مڑتے ہوئے جولیا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"میری طرف سے تم اس کی جھولی میں جا کر بیٹھ جاؤ۔ اور اماں جان کہنا شروع کر دو ——— مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے" ——— جولیا نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دانت پیستے ہوئے کہا۔

" ارے یہ کام تو تنویر تک ہی محدود رہنے دو ـــــ اسی کو زیب دیتا ہے یہ کام ـــــ کیوں تنویر" ـــــ ؟ عمران نے تیزی سے مڑ کر پیچھے آتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بکواس مت کرو ـــــ میں بڑی مشکل سے ضبط کر رہا ہوں"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے خوامخواہ اپنے آپ پر اتنا جبر کر رہے ہو ـــــ کہہ دو کہہ دو ـــــ جولیا بُرا نہیں منائے ـــــ آخر کوئی تو اُسے بھی اماں جان کہنے والا ہو" ـــــ عمران نے جلدی سے کہا اور دوسرے لمحے یکلخت اچھل کر وہ اکٹھی تین سیڑھیاں چڑھ گیا۔ ورنہ تنویر اور جولیا دونوں کے ہاتھ اسی کو سہنے پڑتے۔ باقی ساتھی مسکرا رہے تھے۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس پر پروپرائٹر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

" واہ! ـــــ میرا یار ڈیسی پروپرائٹر ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے ڈیسی کی بجائے یہ عہدہ اُسے مل گیا ہو۔

" یہ ڈیسی کون ہے ـــــ اور اس دُور دراز مقام پر تمہارا یار کیسے نکل آیا" ـــــ ؟ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ شکر خورے کو شکر دے ہی دیتا ہے ـــــ یہ اور بات ہے کہ روزہ خور کو روزے کی بجائے صرف خواری ہی ملتی ہے ـــــ چھپ چھپ کر کھاتا پیتا ہے اور روزہ داروں جیسا منہ بنا کر خوار ہوتا پھرتا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ دروازے تک پہنچ چکے تھے۔ عمران نے دستک دینے کی بجائے یکلخت لات مار کر دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے جیب سے ریوالور نکالے وہ یوں اچھل کر اندر داخل ہوا جیسے وہ کوئی بنک لوٹنے کے لئے داخل ہو رہا ہو۔ اس کے ساتھی جو اب تک یہی سمجھتے آ رہے تھے کہ عمران اپنے کسی دوست سے ملنے جا رہا ہے۔ عمران کے اس انداز پر بوکھلا گئے۔

" خبردار" ـــــ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی غرا کر کہا۔ اور میز کے پیچھے بیٹھا ہوا خوبصورت جوان آدمی بُری طرح بوکھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

" کک ـــ کک ـــ کون ہو تم" ـــــ ؟ اس نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی بوڑھے ہو گئے ہو ـــــ ورنہ نوجوان ڈیسی تو اب تک جوابی فائر بھی کر چکا ہوتا" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" کک ـــ کک ـــ کیا مطلب! ـــــ یہ آواز تو علی عمران کی ہے"۔ ڈیسی عمران کی اصل آواز سنتے ہی اس طرح بوکھلایا کہ کرسی سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گرتے گرتے بچا۔

" علی عمران ـــــ اوہ! ـــــ وہ بیچارا تو کنوارہ ہی رہ گیا ـــــ اور یہاں ڈیسی نے خوبصورت سی لڑکی پال رکھی ہے" ـــــ عمران نے بڑے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

حسرت آمیز لہجے میں کہا اور اس طرح کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا جیسے وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی بازی ہار گیا ہو۔

"تت — تت — تم واقعی عمران ہو" — ڈیسی نے حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے میز کے پیچھے سے نکلا۔

"ارے ارے — قسم لے لو جو میں نے اس لڑکی کو کچھ کہا ہو — ارے پوچھ لو اس سے" — عمران نے کرسی سے اٹھنے اور بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن ڈیسی نے اس طرح اسے پکڑ کر گلے لگا لیا جیسے کوئی صدیوں سے بچھڑے ہوئے سے ملتا ہے۔

"تت — تم واقعی علی عمران ہو — اوہ گاڈ — کیا واقعی تم علی عمران ہو" — ڈیسی نے عمران کو زور سے بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب تک تو عمران ہی تھا — لیکن اب شاید عمران کا ڈھانچہ بھی باقی نہ رہے — ارے ارے میری پسلیاں سٹین لیس سٹیل کی نہیں ہیں — ارے مجھے یقین آگیا کہ تم وہی نوجوان ڈیسی ہو" — عمران نے گھگھیاتے ہوئے کہا اور ڈیسی نے زور سے قہقہہ مارتے ہوئے اسے چھوڑا اور پھر تیزی سے جولیا کی طرف مڑ گیا۔

"معاف کیجئے گا یہ میرا بہت پرانا دوست ہے — اس لئے میں جذبات پر قابو نہ رکھ سکا" — ڈیسی نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ مس جولیا نافٹر واٹر ہے — یعنی کولڈ واٹر — وہ جذبات پر قابو نہ رکھنے والی نیچے کاؤنٹر پر کھڑی ہے — وہ تو مجھ پر بھی عاشق ہونے کے لئے تیار تھی — لیکن اب کیا کرتا جیب میں ڈالر ہی نہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — تم میری کی بات کر رہے ہو — وہ بڑی فلرٹ لڑکی ہے — سارا آرلین اس کا عاشق ہے اور وہ صرف اور صرف ڈالروں کی عاشق ہے" — ڈیسی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کیپٹن شکیل ہیں — اور یہ جناب حضرت مولانا تنویر مجددی، قادری نقشبندی۔ نوشاہی، بلبل پاکیشیا — اوہ سوری! — بلبل تو مونٹ کو ہی کہتے ہیں — بلبلہ پاکیشیا — ہاں یہ ٹھیک ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے باقی ساتھیوں کا تعارف کرایا اور تنویر کے تو ہونٹ بھنچ گئے جب کہ ڈیسی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ پریشان نہ ہوں تنویر صاحب! — میں اس کی عادت کو اچھی طرح جانتا ہوں — آکسفورڈ میں تین سال تک میں اس کا روم میٹ رہا ہوں" — ڈیسی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"روم میٹ نہیں — آملیٹ کہو — روزانہ آملیٹ بنا کر مجھے پیش کرنا تمہاری ڈیوٹی تھی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے" — ٹائیگر نے آگے بڑھ کر خود ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں! — یہ ٹائیگر ہے — لیکن سرکس نہیں بلکہ قالین کا" — عمران نے کہا اور ڈیسی ٹائیگر سے مصافحہ کرتے ہوئے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ آج ادھر آرلین میں تم کیسے آنکلے — ارے ہاں! پہلے بتاؤ کیا پینا پسند کرو گے" — ڈیسی نے دوبارہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھتے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوئے کہا۔

"پینے پلانے کی بات چھوڑو ـــــ کھانے وغیرہ کی بات کرو۔ بھوک سے پیٹ میں چوہے دوڑتے دوڑتے اب اولمپک چیمپئن بن گئے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کھانا ـــــ آؤ پھر گھر چلتے ہیں" ـــــ ڈلیسی نے ایک جھٹکے سے اُٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے واقعی اسے شدید بھوک لگی ہوئی ہو۔

باقی ساتھی بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ویسے وہ عمران کے اس موڈ پر حیران ضرور تھے۔ کیونکہ عمران نے پہلے کبھی اس طرح شدت سے کھانے کی طلب نہ کی تھی۔

"کوئی عقبی راستہ ہے" ـــــ؟ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عقبی راستہ! ـــــ اوہ اچھا تو یہ پرابلم ہے ـــــ ٹھیک ہے آؤ" ڈلیسی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے اپنی پشت پر موجود الماری کھولی اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا۔ کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی قدآدم الماری کے اندر ریک گھوم گئے۔ اب وہاں دروازہ سا بن گیا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اور پھر ڈلیسی کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سب سیڑھیاں اُتر کر ایک بڑے سے کمرے میں آئے اور پھر وہاں سے ایک تنگ سی راہداری سے گذرتے ہوئے وہ عقبی گلی میں پہنچ گئے۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو ـــــ میں کار لے آتا ہوں" ـــــ ڈلیسی نے کہا اور تیزی سے واپس اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"یہ آکسفورڈ میں پڑھتا تھا" ـــــ ڈلیسی کے جانے کے بعد جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"ہاں! ـــــ یہ ڈلیسی آکسفورڈ میں میرے ساتھ پڑھتا تھا۔ لیکن یہ بے چارہ ایک بھی امتحان نہ پاس کر سکا ـــــ لیکن لڑائی جھگڑے اور مار پیٹ میں ہمیشہ سب سے آگے رہتا تھا ـــــ بیشمار کیس ہم دونوں نے مل کر بھگتائے ـــــ اس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ ایکریمیا شفٹ ہو گیا ہے ـــــ اور یہاں یہ کافی عرصہ تک سی۔ آئی۔ اے کے لئے کام کرتا رہا ـــــ پھر اچانک غائب ہو گیا اور آج اتفاق سے یہاں بس شاپ پر میں نے اسے کار میں بیٹھے گذرتے دیکھ لیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ڈلیسی کا تفصیلی تعارف کرایا۔

چند لمحوں بعد وہی کار جس پر ڈلیسی عمران کو نظر آیا تھا، گلی کے سرے پر رُکتی نظر آئی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار ہو گیا۔ ڈلیسی نے بٹن دبا کر کار کے شیشے بلائنڈ کر دیئے۔ اب باہر سے اندر نظر نہ آسکتا تھا جب کہ اندر سے سب کچھ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"میں نے کاؤنٹر پر کھڑی میری کو سمجھا دیا ہے ـــــ وہ تمہاری یہاں آمد کا کسی سے ذکر نہ کرے گی" ـــــ ڈلیسی نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ ڈالر اُسے نظر آ گئے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ڈلیسی ہنس پڑا۔

"ایسی بات نہیں ـــــ اُسے ڈالروں سے زیادہ اپنی زندگی سے پیار ہے" ـــــ ڈلیسی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک خاصی بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر رک گئی۔ ڈلیسی نے ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد ہی گیٹ کھل گیا۔ ایک لمبا تڑنگا نوجوان کاندھے سے مشین گن لٹکائے پھاٹک پر نظر آیا۔ لیکن ڈلیسی کی کار دیکھتے ہی وہ تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ڈلیسی کار اندر لے گیا۔ کوٹھی بڑے جدید ڈیزائن کی اور خاصی وسیع و عریض تھی۔

"ابھی کھانا تیار ہو جاتا ہے ـــــ میں نے وہیں بار سے ہی فون پر کہہ دیا تھا" ـــــ ڈرائینگ روم کے آرام دہ صوفوں پر بیٹھتے ہوئے ڈلیسی نے کہا۔

"وہ آملیٹ تو تم خود بناؤ گے نا ـــــ ویسے یار! مدت ہی ہو گئی ہے تمہارے ہاتھ کا آملیٹ کھائے ہوئے" ـــــ عمران نے کہا اور ڈلیسی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بالکل بناؤں گا ـــــ ابھی مجھے وہ ترکیب بھولی نہیں ـــــ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم آخر کس چکر میں یہاں آرلین آئے ہو ـــــ یہ تو ایک معمولی سا قصبہ ہے" ـــــ ڈلیسی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ سی۔ آئی۔ اے والے اب تمہیں کتنی پنشن دیتے ہیں۔ ویسے تمہاری کوٹھی اور ملازم دیکھ کر تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ تمہیں پنشن لمبی چوڑی ہی ملتی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"سی۔ آئی۔ اے ـــــ ارے اسے چھوڑے ہوئے تو مدت ہی ہو گئی ـــــ وہ ہمارا ایک باس تھا آرلنگ ـــــ پورا حرام زادہ تھا وہ۔ ایک روز اس نے مجھ پر رعب جھاڑنے کی کوشش کی۔ بھلا اب لارڈ آرلین

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کا اکلوتا بیٹا ان دو ٹکے کے آدمیوں کا رعب تسلیم کرے تو لعنت ہے ایسی لارڈشپ پر ـــــ میں نے اس کی وہ ٹھکائی کی کہ چھ مہینے ہسپتال میں پٹیاں بندھوائے پڑا رہا ـــــ مجھے بس اتنی سزا ملی کہ سی۔ آئی۔ اے سے نکال دیا گیا ـــــ میں نے بھی اس پر لعنت بھیجی اور یہاں آرلین میں اپنی آبائی جائیداد پر آ گیا ـــــ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ یہ قصبہ اور اس کے اردگرد کا سارا علاقہ ہماری جاگیر میں شامل تھا ـــــ اب علاقہ وغیرہ تو رہا نہیں۔ سب بک بکا کر فارغ ہو گیا۔ البتہ آرکسٹرا بار خوب چل رہا ہے" ـــــ ڈلیسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آرکسٹرا سے ڈالر تو نہیں نکلتے ـــــ میوزک ہی نکلتا ہو گا۔ لیکن یہ ٹھاٹ باٹ تو ایسے ہیں کہ جیسے آرکسٹرا سے میوزک کی بجائے ڈالر نکلتے ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ڈلیسی ہنس پڑا۔

"اب تم سے کیا چھپانا عمران! ـــــ دراصل جاگیر کی بقایا اراضی بیچ بیچ کر کھائے جا رہا ہوں ـــــ ظاہر ہے بار سے اتنی آمدنی تو نہیں ہو سکتی ـــــ بہرحال ابھی یہ زمین میری زندگی تک تو ختم نہیں ہو سکتی۔ مرنے کے بعد میری بلا سے ـــــ کیا ہوتا ہے کیا نہیں ـــــ ابھی تو عیش کر لی جائے" ـــــ ڈلیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا! ـــــ یعنی اصلی جاگیردار بن رہے ہو" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں آئے کیسے ـــــ اور پھر میرا پتہ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا" ـــــ ڈلیسی نے کہا۔

"بس گھومتے پھرتے یہاں پہنچ گئے ـــــ اور پھر میں نے تمہیں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کار میں جاتے دیکھا تو پہچان لیا" ـــــ عمران نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

" ہوں! ـــــ تو تم اب مجھ سے چھپا رہے ہو ـــــ مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا میں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو ـــــ اور جب میں سی۔آئی۔اے میں تھا تو وہاں تمہارے نام کا ڈنکا بجتا تھا۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم جیسا آدمی صرف گھومنے پھرنے اتنی دُور نہیں آسکتا ـــــ اصل بات بتاؤ" ـــــ ڈیسی نے میز پر مُکہ مارتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یار! ـــــ کھانا تو کھا لینے دو ـــــ تم نے تو ابھی سے مُکے مار مار کر ڈراما شروع کر دیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ڈیسی ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اسی لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" کھانا لگ گیا ہے باس" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اچھا بھئی آؤ ـــــ واقعی پہلے کھانا پھر باتیں" ـــــ ڈیسی نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ آملیٹ" ـــــ عمران نے یوں چونک کر کہا جیسے اگر اُسے آملیٹ کھانے کو نہ ملا تو وہ کھانا کھانے سے بھی انکار کر دے گا۔

" تم ڈائننگ ٹیبل پر تو چلو ـــــ آملیٹ بھی بنا لاتا ہوں" ـــــ ڈیسی نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ ان سب کو لئے ایک اور کمرے میں آگیا۔ یہاں واقعی ایک لمبی چوڑی ڈائننگ ٹیبل موجود تھی جس پر کھانا لگا ہوا تھا۔

" تم بیٹھ کر کھانا کھاؤ ـــــ میں آملیٹ بنا کر لاتا ہوں" ـــــ ڈیسی نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" سنو! ـــــ مجھے اب بھی شک ہے کہ ڈیسی کا تعلق سی۔آئی۔اے سے ہو سکتا ہے ـــــ اس لئے میں اس سے گول مول سی بات کروں گا ـــــ تم لوگوں نے کوئی مداخلت نہیں کرنی" ـــــ عمران نے ڈیسی کے جاتے ہی سرگوشیانہ لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ وہ اب سمجھ گئے تھے کہ عمران آملیٹ کے بہانے ڈیسی کو وہاں سے بھیجنا چاہتا تھا۔

اور پھر ابھی انہوں نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ڈیسی واپس اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹرے تھی۔ جس میں کافی بڑا آملیٹ موجود تھا۔

" میں نے علیحدہ علیحدہ بنانے کی بجائے سب کے لئے اکٹھا ہی بنا ڈالا ہے" ـــــ ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے چھری سے آملیٹ کے ٹکڑے کئے اور سب کے سامنے پلیٹوں میں ایک ایک ٹکڑا رکھ کر وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ڈیسی! ـــــ کسی بلیک ایجنٹ کو جانتے ہو" ـــــ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" بلیک ایجنٹ! ـــــ اوہ نہیں! ـــــ بلیک ایجنٹ تو بڑے ٹاپ کے آدمی ہوتے ہیں ـــــ میں نے سُنا ہوا ہے کہ ایکریمیا میں ایسے جاسوس ہیں جنہیں بلیک ایجنٹ کہا جاتا ہے ـــــ اور وہ انتہائی اہم مشنز پر کام کرتے ہیں ـــــ کیوں! ـــــ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"لیکن وہ تو بتا رہا تھا کہ میرا تعلق سی۔آئی۔اے سے ہے اور میں سی۔آئی۔اے کا بلیک ایجنٹ ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سی۔آئی۔اے میں بلیک ایجنٹ نام کا کوئی عہدہ اس وقت تو نہیں تھا ——— جب میں سی۔آئی۔اے میں تھا ——— اب بن گیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا" ——— ڈیسی نے جواب دیا اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ اس کا شک شائد دور ہو گیا تھا کہ ڈیسی کا تعلق اب بھی سی۔آئی۔اے سے ہے۔ کیونکہ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ سچ ہے۔

"سنو ڈیسی! ——— صحرائے تاہیتی میں حکومت کی ایک اہم اور خفیہ دفاعی لیبارٹری ہے ——— کیا تمہیں معلوم ہے" ——— عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو کر کہا۔

"خفیہ لیبارٹری ——— اور صحرائے تاہیتی میں ——— پاگل ہو گئے ہو۔ مجھے یہاں رہتے ہوئے دس سال گذر گئے ہیں اور آرلین قصبہ صحرائے تاہیتی کے بالکل کنارے پر ہے ——— اس لئے مجھ سے زیادہ اس صحرا کو کون جان سکتا ہے ——— وہاں کسی لیبارٹری کے ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ——— ہاں البتہ وہاں موسمیاتی ریسرچ سنٹر ضرور ہے ——— لیکن وہاں تک کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا۔ اس قدر خوفناک طوفان مسلسل صحرائے تاہیتی میں چلتے رہتے ہیں کہ آدمی ریزہ ریزہ ہو کر رہ جاتا ہے ——— اس سنٹر تک بھی مخصوص ہیلی کاپٹروں کے ذریعے آمد و رفت ہوتی ہے" ——— ڈیسی نے ہونٹ چباتے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوئے جواب دیا۔

"یہ طوفان کب سے شروع ہوتے ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"کب سے شروع ہوتے ہیں ——— ہاں! ——— ٹھیک ہے مجھے یاد آگیا ——— واقعی پہلے یہاں اس قدر طوفانی ہوائیں نہ چلتی تھیں ——— پھر اچانک چلنے لگیں ——— میرے خیال میں چودہ پندرہ سال تو ہو ہی گئے ہوں گے ——— لیکن محکمہ موسمیات والوں نے اس تبدیلی کا پتہ معلوم کرنے کے لئے ہی تو یہاں سنٹر بنایا ہے" ——— ڈیسی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوں! ——— اچھا یہ بتاؤ کہ اس سنٹر تک جانے کا کوئی راستہ ہے۔ کوئی ذریعہ ——— سوچ کر جواب دینا ——— تمہارے جواب پر سارے کھیل کا دارومدار ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ——— البتہ ڈریگن سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایک بار میں نے سنا تھا کہ اس نے صحرائے تاہیتی میں منشیات سٹور کرنے کا اڈا بنایا ہوا ہے ——— اس وقت تو مجھے یقین نہ آیا تھا اور اس وقت تو کیا ——— یقین تو مجھے اب بھی نہیں ہے۔ لیکن تم کہتے ہو تو پوچھ لیتا ہوں ——— ہو سکتا ہے کوئی چکر ہو" ——— ڈیسی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈریگن کون ہے" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کا ایک مشہور غنڈہ اور سمگلر ہے ——— ڈریگن بار کا مالک ہے ——— خاصا بڑا گروپ ہے اس کا ——— لیکن میرے اس سے بڑے اچھے تعلقات ہیں ——— کیونکہ کسی زمانے میں وہ میرے باپ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کے پاس ملازم رہا ہے اور بقول اس کے اس نے مجھے گود میں کھلایا ہوا ہے" ——— ڈیسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر تو وہ بوڑھا آدمی ہوگا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اتنا بوڑھا بھی نہیں ——— بہرحال عمر خاصی ہے۔ لیکن جسمانی اور ذہنی طور پر بے حد چاق و چوبند آدمی ہے" ——— ڈیسی نے کہا۔

"کیا تم اُسے یہیں بلوا سکتے ہو ——— مجھے اپنا مہمان بتا دینا۔ میں دراصل بالمشافہ بات کرنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں اُسے یہیں بلوا لیتا ہوں" ——— ڈیسی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر کھانا ختم کرنے کے بعد عمران کے کہنے پر ڈیسی نے باقی ممبرز کو آرام کرنے کے لئے بیڈ رُومز کھلوا دیئے اور خود وہ عمران کے ساتھ واپس ڈرائینگ رُوم میں آ گیا۔

"اُسے یہاں بلوانے کی بجائے وہیں اس کے دفتر کیوں نہ چلیں" اچانک عمران نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی ——— لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم دراصل چاہتے کیا ہو" ——— ؟ ڈیسی نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ایک نقشہ ہے خزانے کا ——— اور یہ خزانہ صحرائے تاپیتی میں ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور ڈیسی نے مُڑ کر پہلے تو غور سے عمران کی طرف دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر

ہنس پڑا۔

"تم نہیں بتانا چاہتے ——— ٹھیک ہے ——— اگر اس میں تمہارا فائدہ ہے تو میں اب اصرار نہیں کروں گا ——— مجھے تو صرف تمہاری دوستی عزیز ہے" ——— ڈیسی نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو ——— خزانے میں سے تمہیں حصہ ضرور دُوں گا اور یہ حصہ اتنا ہوگا کہ تم اپنے والد سے بھی بڑے جاگیردار بن جاؤ گے ——— پھر تمہیں میوزک بیچ کر شراب نہ بیچنی پڑے گی" ——— عمران نے کہا اور ڈیسی ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

صفدر اس رالسن کی باتوں سے یہ تو سمجھ گیا تھا کہ انکل جام اور ڈریگن کے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے اور انکل جام نے اس سے جھوٹ بولا تھا کہ ڈریگن اس کا چھوٹا بھائی ہے۔ اس لحاظ سے تو انکل جام کی بتائی ہوئی ساری باتیں بھی غلط ہو سکتی تھیں اور ہو سکتا ہے کہ اس نے بڑے نوٹ دیکھ کر اپنے طور پر یہ کہانی تیار کر لی ہو۔ لیکن اب آرلین آنے کے بعد اس نے یہی سوچا کہ وہ ڈریگن سے بات کر ہی لے۔ وہ ویٹر باتھی کے میک اپ میں تھا اور رالسن کے مطابق ڈریگن اور باتھی میں نہ صرف دوستانہ تعلقات تھے بلکہ وہ دونوں شریک کار بھی تھے۔ اس لئے صفدر کے مطابق ڈریگن کو اگر ذرا سا چکر دیا جائے تو وہ آسانی سے کھل بھی سکتا ہے۔

چند لمحوں بعد وہ ڈریگن بار میں داخل ہو چکا تھا۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اوہ باتھی تم ——— خیریت! بغیر اطلاع دیئے" ——— کاؤنٹر پر کھڑے ایک گنجے سے آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— ڈریگن سے ایک انتہائی اہم بات کرنی تھی اس لئے مجھے اچانک آنا پڑا" ——— صفدر نے باتھی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا! ——— باس اوپر دفتر میں ہے ——— میں اُسے تمہاری آمد کی اطلاع دے دیتا ہوں" ——— گنجے کاؤنٹر مین نے کہا اور کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

صفدر اطمینان سے چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر بھی ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ صفدر نے اُسے ہاتھ سے دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔

"آؤ باتھی! ——— اس طرح اچانک تمہاری آمد کیسے ہوئی" ——— بڑے سے کمرے میں بیٹھے ہوئے ایک اُدھیڑ عمر آدمی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے بالوں کے رنگ سے ہی اس کے اُدھیڑ عمر ہونے کا پتہ چلتا تھا۔ ورنہ صحت کے لحاظ سے تو وہ جوانوں سے بھی زیادہ صحت مند تھا اس کی تیز نظریں صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔

"ایک ضروری اور اہم بات کرنی تھی ڈریگن" ——— صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور آگے بڑھ کر میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے ——— آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پُراسرار بن رہے ہو" ——— ڈریگن کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"بات ہی ایسی ہے ـــــ تمہارے صحرائے تاپتی والے اڈے کا حکومت کو علم ہو گیا ہے" ـــــ صفدر نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـــ کونسے اڈے کا" ـــــ؟ ڈریگن اس طرح بوکھلا کر اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"صحرائے تاپتی والے اڈے کا ـــــ جہاں تم منشیات سٹور کرتے ہو ـــــ اور جس کا خفیہ راستہ یہیں سے جاتا ہے" ـــــ صفدر نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔ کیونکہ ڈریگن کا ردعمل بتا رہا تھا کہ انکل جام کی کم از کم یہ بات درست تھی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ـــــ مجھے بتاؤ کیسے معلوم ہوا" ـــــ؟ ڈریگن نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر صفدر کا گریبان پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"ارے تم تو پاگل ہو گئے ہو" ـــــ صفدر نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے کہا۔

"پاگل تو ہونا ہی ہے ـــــ تم اس اڈے کی بات کر رہے ہو جس کے وجود کو میں نے ہمیشہ اپنے سے بھی چھپایا ہے" ـــــ ڈریگن نے اس بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا کہ اس کے ہونٹ پر خون کے قطرے چمکنے لگے۔

"سنو ـــ ہوٹل میں ایک آدمی آکر ٹھہرا تھا ـــــ مجھے اس پر شک پڑا کہ وہ کوئی خفیہ سرکاری آدمی ہے ـــــ میں نے سوچا کہ شاید وہ ہمارے کاروبار کی مخبری کے لئے آیا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بیہوش کر کے اس کی تلاشی لی تو مجھے اس کی جیب سے ایک ایسا کاغذ ملا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ حکومت نے اسے اس اڈے کے متعلق تفصیلات معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے جو صحرائے تاپتی میں ہے اور جس کا راستہ ڈریگن بار سے جاتا ہے ـــــ ابھی میں کاغذ دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ آدمی اچانک ہوش میں آکر مجھ پر جھپٹ پڑا ـــــ مگر میں نے اس پر قابو پا لیا اور پھر میں نے اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی مجھے حیرت اس بات پر تھی کہ اس آدمی کو تاپتی آنے کی کیا ضرورت تھی ـــــ اگر اسے تفصیلات معلوم کرنی تھیں تو یہ آرلین جاتا۔ اور پھر پوچھ گچھ پر بڑی مشکل سے اس نے بتایا کہ وہ یہاں ہوٹل میں اس لئے آیا ہے کہ اسے پتہ چلا ہے کہ یہاں ایک ویٹر ایسا ہے جو ڈریگن کا شریک کار ہے ـــــ اور اس آدمی نے یہ پلان بنایا تھا کہ اس ویٹر کو پکڑ کر اس کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ سرکاری آدمی ڈریگن کے پاس بھیجا جائے تاکہ ڈریگن سے اس اڈے کا صحیح پتہ چلایا جائے ـــــ کیونکہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ ڈریگن بے حد سخت آدمی ہے اس پر تشدد بے کار ہے ـــــ اور جب تک ڈریگن نہ چاہے اس سے پتہ معلوم نہیں کیا جا سکتا ـــــ اور جب تک ڈریگن پتہ نہ بتائے اس اڈے کو کسی صورت بھی تلاش نہیں کیا جا سکتا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"پھر وہ آدمی کہاں ہے" ـــــ؟ ڈریگن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاش کو خفیہ طور پر ایک

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

گٹر میں پھینک دیا ہے جہاں سے وہ کبھی برآمد نہیں ہو گی" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

" اوہ! ـــــ وہ کاغذ جس پر یہ ساری تفصیلات درج تھیں کہاں ہے" ـــــ ؟ ڈریگن نے پوچھا۔

" میں نے اس کے سارے کاغذات جلا دیئے ہیں ـــــ ایسا کاغذ رکھنا خطرناک ہو سکتا تھا ـــــ بہرحال وہ سرکاری آدمی تھا ـــــ اگر سی آئی اے کو ذرا بھی شک پڑ گیا تو وہ ہمیں تہس نہس کر دیں گے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

" ہوں! ـــــ اور پھر تم بس پر بیٹھ کر یہاں آ گئے تاکہ مجھے تفصیلات بتا سکو" ـــــ ڈریگن نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کا لہجہ سن کر صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم تو مجھ پر اس طرح بگڑ رہے ہو ـــــ جیسے میں نے یہ سب کچھ کر کے غلطی کی ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اپنے لئے غلطی کی ہے باٹھی تم نے ـــــ میرے لئے نہیں۔ میں اس راز میں کسی دوسرے کی شرکت گوارا نہیں کر سکتا ـــــ اور چونکہ تمہیں اس راز کا علم ہو گیا ہے اس لئے تم بھی چھٹی کرو" ـــــ ڈریگن نے کہا اور تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

" تمہارا دماغ یقیناً خراب ہو گیا ہے ڈریگن" ـــــ صفدر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لیکن ڈریگن نے کوئی جواب دینے کی بجائے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکے سے گولی چلی۔ لیکن صفدر بجلی کی سی تیزی سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نہ صرف اچھل کر ایک طرف ہٹا بلکہ اس نے اچھلتے ہوئے یکلخت گھوم کر زوردار ٹانگ ڈریگن کے اس ہاتھ پر ماری جس میں ریوالور تھا اور ڈریگن کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اب صفدر کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

" تو تم مجھے ہی قتل کرنے پر تل گئے ـــــ ٹھیک ہے۔ پہلا وار تم نے کیا ہے ـــــ اس لئے اب جواب بھی لے لو" ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ٹھہرو! ـــــ رک جاؤ ـــــ میں واقعی پاگل ہو گیا تھا ـــــ یہ انکشاف ہی ایسا ہے جس نے مجھے پاگل کر دیا تھا ـــــ آئی ایم سوری" ـــــ ڈریگن نے یکلخت دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

" تمہارا شکریہ باٹھی! ـــــ اب میں یہ اڈا ختم کر دوں گا۔ اس کے سوا اب اور کوئی صورت نہیں" ـــــ ڈریگن نے بڑے مایوسانہ سے انداز میں واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اگر تم مجھے اس مال میں حصہ دار بنا لو تو اس اڈے کے خاتمے کی ضرورت نہ پڑے گی" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب! ـــــ کیسے ضرورت نہیں پڑے گی ـــــ حکومت کو جب اس کی اطلاع مل گئی ہے تو پھر اسے ختم ہی ہونا چاہیئے۔ جب ان کا آدمی غائب ہو گا تو وہ لازماً براہ راست ریڈ کریں گے" ـــــ ڈریگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" حکومت کو اس کی اطلاع نہیں ہے ڈریگن! ـــــ یہ ساری کہانی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تو میں نے تمہیں صرف اعتراف کرانے کے لئے گھڑی تھی ـــــ تم خود سوچو کہ حکومت کو جب اڈے کی اطلاع مل گئی ـــــ راستے کے دبانے کا بھی پتہ لگ گیا ـــــ تو پھر اُسے کیا ضرورت تھی تفصیلات معلوم کرنے کی ـــــ وہ براہِ راست اڈے پر قبضہ کر سکتی تھی ـــــ لیکن مجھے تمہاری عادت کا علم ہے۔ تم نے کبھی اعتراف نہ کرنا تھا۔ اس لئے میں نے یہ کہانی گھڑی تھی" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اُسے دراصل اپنی ہی کہانی کے کھوکھلا پن کا خود ہی احساس ہو گیا تھا۔ کیونکہ واقعی حکومت کو جب اڈے کی اطلاع مل گئی تو پھر اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ ایجنٹ بھیج کر تفصیلات جمع کرتی۔ وہ تو پوری قوت سے ڈریگن بار پر حملہ کر دیتی۔ اور پھر راستہ اور اڈا دونوں اس کے سامنے ہوتے۔ اس لئے اس نے بگڑی ہوئی بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس راز کا کیسے علم ہوا" ـــــ؟ ڈریگن کا لہجہ اب بھی کاٹ کھانے والا تھا۔

"انکل جام سے ـــــ اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ انکل جام ایک ایکسیڈنٹ میں مر گیا ہے ـــــ میں نے اس پر ایک زبردست احسان کیا ہوا تھا اس لئے اس نے مجھے یہ اطلاع دی ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"ہونہہ! ـــــ تو آخر کار جام بول ہی پڑا ـــــ مجھے ہمیشہ یہی خدشہ تھا ـــــ لیکن میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بڑے بھائی کا خاتمہ نہ کرنا چاہتا تھا" ـــــ ڈریگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"کیا مطلب! ـــــ کیا انکل جام تمہارا بھائی تھا ـــــ لیکن تم نے تو آج تک نہیں بتایا ـــــ یہاں کسی کو بھی نہیں معلوم" ـــــ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ وہ میرا بڑا بھائی تھا اور اپنے زمانے کا بہترین انجینئر تھا ـــــ اُسے کثرت شراب نوشی اور منشیات لے ڈوبیں اس لئے میں نے اس سے بظاہر تو تعلق ختم کر دیا تھا ـــــ لیکن میں اس کی امداد کرتا رہتا تھا" ـــــ بہرحال اب وہ مر گیا ہے تو اب آئندہ وہ یہ راز کسی کو نہ بتائے گا۔ ـــــ اب یہ راز ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا ہے" ـــــ ڈریگن نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ سنتے ہی صفدر سمجھ گیا کہ وہ اب اسے ختم کرنے کا حتمی فیصلہ کر چکا ہے۔

"سنو! ـــــ میں تمہیں ایک آفر کرتا ہوں" ـــــ صفدر نے کہا اور بڑی آہستگی سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم ـــــ اور آفر کرو گے" ـــــ ڈریگن نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹریگر پر موجود انگلی کو حرکت دی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ لیکن صفدر پہلے سے ہی اس کے لئے تیار تھا۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے غوطہ کھا گیا اور گولی اس کے سر کے اوپر سے نکل کر دیوار سے جا ٹکرائی۔ لیکن غوطہ کھاتے ہی اس نے کسی لڑاکے مینڈھے کی طرح اچھل کر ڈریگن کے سینے پر زوردار ٹکر ماری اور ڈریگن جو دوسری گولی چلانے کے لئے ہاتھ کو جھکا ہی رہا تھا بُری طرح چیختا ہوا پُشت کے بل اپنی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

طرف جا گرا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، صفدر ریوالور اٹھا چکا تھا

"میں نے کوشش کی تھی کہ تمہیں اچھی آفر دوں ڈریگن! ——— لیکن تم نے حماقت کی" ——— صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ڈریگن جو اب اٹھ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا حیرت سے آنکھیں پھاڑے صفدر کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے صفدر کے سر پر سینگ اگ آئے ہوں۔

"تت ——— تت ——— تم باتھی نہیں ہو سکتے ——— وہ اتنا پھرتیلا نہیں تھا" ——— ڈریگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تم نے سوچا کہ آسانی سے وہ تمہاری گولی کا شکار ہو جائے گا ——— بہرحال میں جو بھی ہوں ——— تمہیں اب اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئے ——— تم مجھے اس اڈے پر لے چلو ——— ورنہ ایک لمحے میں تمہاری کھوپڑی میں کئی روشندان کھول دونگا" ——— صفدر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تت ——— تت ——— تم کون ہو ——— پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو" ——— ؟ ڈریگن نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ڈریگن! ——— تمہارا مقصد دولت کمانا ہے ——— اور میں تمہیں آخری بار ایک بڑی آفر کر رہا ہوں، ——— ورنہ تمہاری موت کے بعد میں وہ اڈا خود ہی ڈھونڈ لوں گا ——— لیکن مرنے کے بعد تمہیں نہ ہی وہ اڈا فائدہ پہنچا سکے گا ——— اور نہ اس میں موجود مال ——— جبکہ زندہ رہنے کی صورت میں تم سب فائدے اٹھا سکتے ہو" ——— صفدر نے کسی خیال کے تحت کہا۔

"کیسی آفر" ——— ؟ ڈریگن نے پوچھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"میرا مقصد تمہارے اڈے سے مال لینا نہیں ہے ——— اور نہ مجھے اس سے کوئی دلچسپی ہے ——— میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ میں کسی طرح صحرائے تاپتی میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر داخل ہو جاؤں۔ تمہارے اڈے سے لازماً راستہ باہر کو نکلتا ہو گا ——— اس لئے اگر تم مجھے اس اڈے سے صحرائے تاپتی میں داخل کر دو ——— تو میں تمہیں دس ہزار ڈالر دے سکتا ہوں ——— اور سن لو کہ یہ تمہارے لئے آخری چانس ہے ——— قطعی آخری ——— جواب ہاں یا نہ میں دو" ——— صفدر کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"لیکن صحرائے تاپتی میں تو خوفناک طوفان مسلسل چلتے رہتے ہیں۔ وہ تو تمہیں ایک لمحے میں ریزہ ریزہ کر دیں گے ——— اور پھر تم وہاں جانا کیوں چاہتے ہو" ——— ڈریگن کی آنکھیں اس بار حیرت سے کانوں تک پھیل گئی تھیں۔

"میں وہاں موجود موسمیاتی ریسرچ سنٹر تک جانا چاہتا ہوں۔ وہاں سے مجھے ایک راز حاصل کرنا ہے" ——— صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"موسمیاتی راز ——— ہونہہ! تم مجھے احمق سمجھتے ہو مسٹر ——— ایسی بات نہیں ——— میں نے یہاں زندگی گذاری ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس صحرا میں ایک اہم ترین دفاعی لیبارٹری زیر زمین موجود ہے تم یقیناً اس لیبارٹری سے کوئی راز حاصل کرنا چاہتے ہو گے اگر ایسی بات ہے تو مجھے کھل کر بتاؤ ——— میں تمہیں اس لیبارٹری کے اندر بھی داخل کر سکتا ہوں" ——— ڈریگن نے سر ہلاتے ہوئے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

جواب دیا۔

"چلو ایسے ہی سمجھ لو" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تو پھر مجھے کم از کم دس لاکھ ڈالرز کی آفر کرو ـــــ اور نقد ادا کرو تو میں تمہیں نہ صرف صحرائے تاپتی میں داخل کر سکتا ہوں ـــــ بلکہ اس لیبارٹری کے دروازے تک پہنچا سکتا ہوں ـــــ آگے تمہاری اپنی قسمت" ـــــ ڈریگن نے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر بھی مل سکتے ہیں ـــــ لیکن پہلے میری تسلی کر دو کہ تم واقعی ایسا کر سکتے ہو" ـــــ صفدر نے جواب دیا اور دس لاکھ ڈالرز کا سن کر ڈریگن کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

"ریوالور رکھ دو ـــــ اور میرے ساتھ آؤ ـــــ میں تمہاری تسلی کرا دیتا ہوں" ـــــ ڈریگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو ـــــ لیکن دیکھو اگر میں نے محسوس کیا کہ تم کوئی غلط حرکت کرنا چاہتے ہو تو دوسرا لمحہ تم پر موت بن کر جھپٹ پڑے گا" صفدر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے ـــــ تم جیسا آدمی جو کہ تن تنہا اس قدر خفیہ لیبارٹری میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو ـــــ کوئی عام مجرم یا آدمی نہیں ہو سکتا تم یقیناً کسی ملک کے ٹاپ ایجنٹ ہو ـــــ اور ایسے آدمیوں کے لئے کسی کو قتل کر دینا کوئی مشکل بات نہیں ـــــ اس لئے تم قطعاً بے فکر رہو۔ میں تمہارے ساتھ پورا تعاون کروں گا ـــــ مجھے صرف دولت سے دلچسپی ہے ـــــ کسی لیبارٹری سے کوئی دلچسپی نہیں" ڈریگن نے کہا اور صفدر نے محسوس کیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے تو اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔

ڈریگن اسے ہمراہ لئے ایک خفیہ دروازے سے نیچے تہہ خانے میں لے آیا۔ یہاں ایک میز کی دراز کھول کر اس نے اس کے ایک خفیہ خانے سے ایک چھوٹا سا کاغذ باہر نکالا۔ یہ کاغذ تہہ شدہ تھا۔

"لو اسے پڑھ لو" ـــــ ڈریگن نے کاغذ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس کے ہاتھ سے کاغذ لے کر اسے کھولا۔ یہ کوئی بہت پرانا نقشہ تھا صحرائے تاپتی کا۔

"یہاں وہ موسمیاتی ریسرچ سنٹر ہے انڈر گراؤنڈ ـــــ اور یہاں وہ لیبارٹری ہے ـــــ تمہیں شائد یقین نہ آئے۔ لیکن اس لیبارٹری کا دروازہ اسی موسمیاتی سنٹر میں سے جاتا ہے اور کوئی دروازہ نہیں ہے۔ اور موسمیاتی ریسرچ سنٹر کے قریب ہی یہ میرا خفیہ اڈا ہے ـــــ اگر اڈے سے سرنگ لگائی جائے تو ہم آسانی سے نیچے ہی نیچے ان طوفانی ہواؤں سے بچ کر موسمیاتی سنٹر کے اس حصے میں داخل ہو سکتے ہیں ـــــ جہاں سے لیبارٹری کا راستہ نزدیک ہے ـــــ اور سرنگ کھودنے کا جدید ترین سامان میرے اڈے میں پڑا ہے اس لئے کہ میں نے یہاں جو اپنی رہائش گاہ بنوائی ہے اس میں سے سرنگ اس اڈے تک نکلوانے کے لئے سامان خریدا تھا" ـــــ ڈریگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ پہلے مجھے وہ سامان دکھاؤ ـــــ پھر میں تمہیں دس لاکھ ڈالرز کا بینک گارنٹڈ بیئرر چیک دے دیتا ہوں" ـــــ صفدر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ ـــــ ویری گڈ ـــــ آؤ میرے ساتھ" ـــــ ڈریگن نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

مسرت سے اُچھلتے ہوئے کہا۔ دس لاکھ ڈالرز کی بھاری رقم اُسے اپنی ہوتی نظر آ رہی تھی۔

اور پھر وہ صفدر کو ہمراہ لئے اس تہہ خانے کے عقبی راستے سے نکل کر ایک اور کمرے میں آیا۔ یہ سٹور رُوم تھا۔ اس میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف ایک بڑی سی پیٹی پڑی ہوئی تھی۔ ڈریگن نے اُسے کھولا تو اس کے اندر چار فٹ قطر کی سرنگ بنانے کی ایک جدید ترین مشین موجود تھی۔ صفدر مطمئن ہو گیا۔

"لاؤ اب چیک میرے حوالے کرو ـــــ تاکہ ہم مشین اٹھا کر سٹور میں چلیں اور کام شروع کر دیں" ـــــ ڈریگن نے کہا۔

"لیکن یہ مشین تو خاصی وزنی ہے ـــــ اسے یہاں سے سٹور کے راستے تک لے جانے میں تو خاصی دشواری پیش آئے گی" ـــــ صفدر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے کیسی دشواری مسٹر! ـــــ اوہ تمہارا نام کیا ہے ـــــ؟ میں نے نام تو اب تک پوچھا ہی نہیں" ـــــ ڈریگن نے چونک کر کہا۔

"میرا نام ٹام ہے" ـــــ صفدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو مسٹر ٹام! ـــــ دشواری کیسی ـــــ راستہ اسی کمرے سے ہے اور تم نے دیکھا ہے کہ مشین کے نیچے چھوٹے چھوٹے پہیے لگے ہوئے ہیں اس لئے دشواری کیسی" ـــــ ڈریگن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا! ـــــ لیکن یہاں تو کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا" ـــــ صفدر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی راستہ اس کاٹھ کباڑ سے بھرے ہوئے کمرے میں سے ہی ہو سکتا ہے۔

"تمہیں یقین نہیں آیا ـــــ بس یہی میری کامیابی ہے۔ کسی کو بھی یقین نہیں آ سکتا ـــــ وہ دیوار دیکھ رہے ہو جس میں پرانی اور ٹوٹی ہوئی الماری ہے بس یوں سمجھ لو کہ یہی راستہ ہے ـــــ لیکن اس کا میکنزم اس قدر پیچیدہ ہے کہ میرے علاوہ اور کوئی اسے آپریٹ نہیں کر سکتا ـــــ چاہے وہ ساری عمر ٹکریں مارتا رہے" ـــــ ڈریگن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹکریں مارنے کی کیا ضرورت ہے ـــــ ایک بم ہی کافی ہے۔ اچھا اب تم چھٹی کرو" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈریگن اس کے فقرے کا مطلب سمجھتا، کمرے میں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ڈریگن کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ اُلٹ کر نیچے کاٹھ کباڑ پر گرا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ گولی ٹھیک اس کی پیشانی پر پڑی تھی۔

"میں تمہیں پیچھے چھوڑ کر اپنی موت نہیں خرید سکتا تھا ـــــ تم مزید دولت کے لالچ میں حکومت کو بھی اطلاع کر سکتے تھے" ـــــ صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا کیپسول نما بم نکالا اور پھر اس کے ایک سرے کو دانتوں سے چبا کر اس نے اُسے اس دیوار کی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

طرف اچھال دیا جس میں وہ پرانی سی الماری موجود تھی۔ بم چھوٹی طاقت کا تھا اس لئے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور کمرہ گرد و غبار سے بھر گیا۔

چند لمحوں بعد جب گرد و غبار چھٹا تو جس جگہ الماری تھی وہاں خاصا بڑا سوراخ بن گیا تھا جس کی دوسری طرف ایک بہت چوڑی اور بڑی قدیم سرنگ جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

صفدر تیزی سے اس پیٹی کی طرف لپکا جس میں سرنگ بنانے والی مشین تھی۔ اس نے پیٹی سے وہ مشین نکالی اور پھر اسے پہیوں کی مدد سے دھکیلتا ہوا اس سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ سرنگ خاصی طویل تھی۔ لیکن اس میں تازہ ہوا کے لئے سوراخ بنے ہوئے تھے اس لئے صفدر کو سرنگ میں سے گذرتے ہوئے کوئی پریشانی نہ ہوئی۔

اور پھر سرنگ کے اختتام پر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں ہر طرف منشیات کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ خاصا بڑا ذخیرہ تھا منشیات کا۔

صفدر نے جیب سے وہی پرانا نقشہ نکالا اور اسے وہاں فرش پر پھیلا کر اس نے وہ جگہ تلاش کرنی شروع کر دی جہاں سے وہ سرنگ لگا کر اس خاص جگہ پہنچ سکتا تھا۔ جہاں سے لیبارٹری کا راستہ تھا۔ لیبارٹری کا اصل نقشہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔ لیکن اس میں یہ نشاندہی موجود نہ تھی کہ لیبارٹری کا راستہ اس موسمیاتی سنٹر سے جاتا ہے یہ بات ڈریگن سے اسے معلوم ہوئی تھی۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ اگر واقعی اس کا ٹکراؤ ڈریگن سے نہ ہوتا تو پھر وہ صحرا میں چاہے لاکھ ٹکریں مارتا پھرتا۔ لیبارٹری کے اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ نقشہ دیکھ کر اس نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ایک سپاٹ منتخب کیا۔

نقشے کے مطابق اس اڈے سے موسمیاتی سنٹر تقریباً آدھا کلومیٹر بنتا تھا۔ صفدر نے مشین کا انجن چیک کیا۔ یہ انجن بیٹری کی مدد سے چلتا تھا۔ صفدر بیٹری پہلے ہی چیک کر چکا تھا وہ مردہ نہ تھی لیکن بیکار پڑے پڑے کمزور ضرور ہو چکی تھی۔ صفدر نے انجن سٹارٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ کی مسلسل کوشش کے بعد انجن سٹارٹ ہو گیا اور اڈے میں خاصا تیز شور برپا ہو گیا تھا۔

صفدر نے مشین کے تیزی سے گھومتے ہوئے بلیڈ ایک دیوار کی جڑ کے ساتھ رکھے اور مشین کو زور دے کر آگے دھکیلنا شروع کیا۔ بلیڈوں نے تیزی سے ریت کو کاٹنا شروع کر دیا۔ لیکن صفدر چند ہی لمحوں میں بھوت بن گیا۔ اس نے چشمہ لگایا ہوا تھا اس لئے اس کی آنکھیں گرد سے بچی ہوئی تھیں۔ لیکن ظاہر ہے وہ چہرے اور باقی جسم کو ریت سے نہ بچا سکتا تھا۔ لیکن یہاں ریت کی تہہ بے حد موٹی تھی۔ اس لئے سرنگ بنتی جا رہی تھی۔ ورنہ تو ظاہر ہے نرم ریت میں تو سرنگ بن ہی نہ سکتی تھی۔ صفدر مشین سمیت سرنگ لگاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ لیکن ابھی اس نے آدھی ہی سرنگ کھودی تھی کہ یکلخت انجن بند ہو گیا اور صفدر بری طرح چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے چشمہ اتارا اور آنکھیں مل کر انجن کے اوپر لگے ہوئے فیول ڈائل کو دیکھنے لگا۔ فیول والی سوئی خالی کے نشان پر پہنچ چکی تھی اور صفدر نے ایک طویل سانس لیا۔ اس سے واقعی حماقت ہو گئی تھی۔ اس نے یہ بات چیک نہ کی تھی کہ مشین میں پٹرول کتنا ہے۔ اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ وہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

واپس جائے اور پھر پٹرول حاصل کر کے واپس آئے۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ پٹرول حاصل کرنے کے لئے کیا کرے کہ اچانک سرنگ کے دہانے سے اُسے دھماکے کی آواز سنائی دی یوں لگا تھا جیسے کوئی دھماکہ ہوا ہو اور دوسرے لمحے زوردار دھماکے سے سرنگ کی چھت یکلخت بیٹھ گئی۔ ریت کی تہہ اس دھماکے کو سہہ نہ سکی۔ اور صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اوپر ٹنوں کے حساب سے ریت آپڑی ہو۔ وہ منہ کے بل نیچے گرا تھا۔ اس کا سانس بند ہونے لگا لیکن اس نے پوری کوشش کر کے اپنے جسم کو حرکت دینی شروع کر دی۔ جیسے جیسے وہ کوشش کرتا گیا ریت اس کے جسم سے پھسلتی گئی۔ وہ ریت میں دفن ہو جانے کے بعد نکلنے کا مخصوص فن جانتا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے اپنے جسم کو دائیں بائیں حرکت دے رہا تھا۔ اس طرح ریت تیزی سے سائیڈوں میں گرتی جا رہی تھی اور اس کا جسم خود بخود اونچا ہوتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ یکلخت اچھل کر ریت کی سطح پر آگیا۔ اور اس نے رُکا ہوا سانس لیا۔ لیکن اوپر پہنچ کر بھی اُسے کچھ نظر نہ آرہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ریت کے ایک بہت بڑے سمندر کی تہہ میں موجود ہو۔ جہاں تک اُسے نظر آرہا تھا ہر طرف ریت ہی ریت تھی۔ اس کے ساتھ ہی بے پناہ شور بھی تھا۔ چیختی چنگھاڑتی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے لاکھوں کروڑوں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔

صفدر چند لمحے خاموش ریت کے ڈھیر پر پڑا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے حرکت کی اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ پورے جسم کو حرکت کرتے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

محسوس کر کے اُسے بیحد مسرت سی محسوس ہو رہی تھی۔ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ صحرائے تاپتی کے اندر اس کی سطح پر پہنچ گیا ہے کیونکہ یہ آوازیں انہی طوفانی ہواؤں کی تھیں جن کے متعلق وہ سنتا آرہا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی عینک وہیں سرنگ کے اندر ہی رہ گئی تھی اس لئے اُسے آنکھیں کھولنا دشوار ہو رہا تھا ـــــ وہ بس چندھی چندھی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اور اب تو چندھی آنکھوں میں بھی جیسے کسی نے انگارے سے بھر دیئے ہوں۔ ریت نے شائد انہیں زخمی کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا۔ لیکن اب وہ کر بھی کچھ نہ سکتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ اُٹھ کر کھڑا ہوگا ہوائیں اُسے پٹخا کر پھینکیں گی اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ریت کے اوپر ہی گھسٹتا ہوا آگے بڑھے۔ ریت کے ساتھ چمٹے رہنے کی وجہ سے ہواؤں کا پورا زور اس کے جسم پر نہ پڑ رہا تھا۔

ذرا سی حرکت کرنے کے بعد اس نے اپنے جسم کو واقعی سنبھال لیا۔ اب وہ ریت کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور کہنیوں کے بل آگے کی طرف رینگ رہا تھا۔ کیونکہ ایک بار وہ ذرا سا اوپر اٹھا تو اُسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے ہوا اُسے فضا میں اٹھا لے گی۔ اس کا جسم ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھنے لگا تھا لیکن اس نے پوری قوت لگا کر اپنے جسم کو دوبارہ ریت سے چمٹا لیا تھا۔ اور اس طرح وہ فضا میں بلند ہونے سے بچ گیا تھا۔

ریت سے چمٹے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور ذہن میں ہی اس پرانے نقشے کو لا کر وہ موسمیاتی سنٹر کا محل وقوع چیک

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کرنے لگا۔ تاکہ ریت پر رینگتا ہوا وہ اس تک پہنچ جائے۔

اور پھر ذہنی طور پر آئیڈیا لگا کر اس نے تیزی سے ایک طرف کو رینگنا شروع کر دیا۔ لیکن ہوا کے مسلسل اور زبردست دباؤ سے اپنے آپ کو بچانے کے ساتھ ساتھ مسلسل رینگنے کی وجہ سے اس کے اعصابی دباؤ پر زبردست بوجھ پڑ رہا تھا اس لئے اس کی رفتار بیحد آہستہ تھی۔ اور وہ اب ہانپنے لگا تھا لیکن اس نے اپنا منہ سختی سے بند کر رکھا تھا تاکہ وہ ریت سے نہ بھر جائے۔

صفدر نے اپنا چہرہ نیچے کی طرف رکھا ہوا تھا اس لئے ناک میں کم ریت جا رہی تھی۔ لیکن جا ضرور رہی تھی اور اسی وجہ سے اُسے اب ناک میں ہلکی ہلکی خارش سی محسوس ہونے لگی تھی۔ اور پھر اچانک اُسے ایک زوردار چھینک آئی اور اس طرح اچانک چھینک آنے کی وجہ سے وہ بے اختیار اوپر کو اچھلا۔ اور پھر اس کا جسم باوجود اس کی زبردست کوشش کے پیچھے نہ آسکا۔ اور وہ بُری طرح ہاتھ پیر مارتا ہوا فضا میں اس طرح بلند ہوتا چلا گیا جیسے پانی کے اندر ڈوبتا ہوا آدمی اُلٹے سیدھے ہاتھ مارتا ہے۔

اس نے قلابازی کھا کر اپنے آپ کو سر کے بل نیچے پھینکنا چاہا۔ لیکن خوفناک اور تیز طوفانی ہوائیں اُسے فضا میں اس طرح اٹھائے پھر رہی تھیں جیسے طوفان میں کوئی تنکا اُڑتا پھر رہا ہو۔ صفدر کو چکر آنے لگے اور اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر بھی ریت کی تہہ بیٹھتی جا رہی ہو۔ اور چند لمحوں بعد اس کے تمام احساسات جیسے منجمد سے ہو گئے۔ بس ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم ٹکڑوں میں

تبدیل ہو چکا ہو۔ اور ہر ٹکڑا کٹی ہوئی پتنگ کی طرح طوفانی ہواؤں میں ڈولتا پھر رہا ہو۔

اور چند لمحوں تک یہ احساس رہنے کے بعد یکلخت اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی۔ ظاہر ہے یہ موت کی تاریکی تھی۔ کیونکہ صحرائے تاپیتی میں مسلسل چلنے والی اس قدر خوفناک طوفانی ہواؤں میں قلابازیاں کھاتا ہوا جسم کب تک سلامت رہ سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جانا اس کا مقدر بن چکا تھا۔

ختم شد

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران سیریز میں ایک منفرد اور یادگار ناول،

سپر ایجنٹ صفدر

حصہ دوم

مصنف:- مظہر کلیم ایم اے

- سپر ایجنٹ صفدر کے یادگار اور جان توڑ مقابلوں سے بھرپور ایک ایسی کہانی ـــــ جسے مدتوں یاد رکھا جائے گا۔
- طوفان خیز صحرا ـــــ جس نے صفدر کے جسم کی ساری کھال اُدھیڑ دی ـــــ کیا صفدر ہلاک ہوگیا ـــــ؟
- کرنل ٹاڈ۔ بلیک ایجنٹ اور زخمی صفدر کے درمیان ـــــ مارشل آرٹ کا ایسا خوفناک مقابلہ ـــــ جسے دیکھ کر جولیا بھی خوف سے چیخ پڑی۔
- کیا صفدر اپنے مشن میں کامیاب ہوگیا ـــــ یا ـــــ؟
- صفدر کی حیرت انگیز صلاحیتوں پر مبنی ایک ایسا شاہکار ناول جس کا ایک ایک حرف آپ سے یقیناً خراج تحسین وصول کرے گا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران سیریز میں ایک انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا دلچسپ ناول

فاؤل پلے

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا اور گریٹ لینڈ کے درمیان انتہائی سنسنی خیز کرکٹ میچ کا انعقاد۔ مجرموں کی تنظیم آرگنائزیشن جس نے پاکیشیا ٹیم کو ہرانے کے لئے سازشوں کا جال پھیلا دیا۔ کیوں؟
- پاکیشیا ٹیم کے معروف ترین کھلاڑیوں نے بغیر کسی وجہ کے کھیلنے سے انکار کر دیا۔
- پاکیشیا ٹیم کے کھلاڑیوں کے اعصاب مفلوج کر دیئے گئے۔ کیسے اور کیوں؟
- پاکیشیا ٹیم کے کپتان نے عین میچ کے موقعہ پر کھیل سے ریٹائر ہونے کی دھمکی دے دی۔ کیا کپتان مجرموں سے مل گیا تھا یا.....؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کا مشن کیا تھا۔ کیا پاکیشیا ٹیم کے کھلاڑیوں کی جگہ انہوں نے لے لی یا.....؟
- بین الاقوامی کھیلوں کے پس منظر میں ہونے والی حیرت انگیز اور سنسنی خیز کارروائی جس سے تماشائی ہمیشہ لاعلم رہتے ہیں۔
- انوکھا پس منظر۔ حیرت انگیز کہانی۔ دلچسپ واقعات ـــــ انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی تحریر ـــــ

ناشران:- یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران سیریز

سُپّر ایجنٹ صفدر

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل ٹاڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انداز میں میز پر پڑے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا اور ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

" ہیلو ـــ ہیلو ـــ سی۔ٹی کالنگ چیف باس۔ اوور" ـــ کرنل ٹاڈ نے بھاری آواز میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس ـــ بلیک وَن اٹنڈنگ۔ اوور" ـــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے بلیک وَن کی آواز سنائی دی۔

" باس! ـــ میں نے آپ کو رپورٹ دینا تھی۔ اوور" ـــ کرنل ٹاڈ نے کہا۔

" ہاں! ـــ کیا ہوا تمہارے اس مشن کا ـــ کچھ پتہ چلا کہ وہ لوگ کون تھے۔ اوور" ـــ ؟ دوسری طرف سے بلیک وَن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے باس! ـــــ وہ ایک کار کے ذریعے سوانی روڈ سے شارٹ کٹ کرتے ہوئے تاپتی شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے ـــــ میں نے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے ہیلی کاپٹر پر ان کا تعاقب کیا اور پھر ان میں سے ایک آدمی اور کار تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ وہ لوگ کار سمیت ایک خوفناک گہرائی میں گر گئے تھے۔ اور میں نے یہی سمجھا کہ اس قدر خوفناک گہرائی میں کار سمیت گرنے سے وہ صحیح سلامت نہ بچ سکے ہوں گے ـــــ اس لئے میں ان کے متعلق تسلی کرنے کے لئے نیچے اترا تو وہ لوگ حیرت انگیز طور پر کسی خفیہ راستے سے زندہ سلامت اوپر پہنچ گئے ـــــ صرف ایک لاش مجھے تباہ شدہ کار کے ساتھ ملی ـــــ اور پھر وہ لوگ میرا ہی ہیلی کاپٹر لے اڑے ـــــ میں نے تاپتی میں احکامات دے دیئے ہیں کہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیا جائے ـــــ لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ ہیلی کاپٹر تاپتی سے دور سڑک کے کنارے ایک ٹیلے کے پیچھے صحیح سلامت کھڑا ہے ـــــ وہ لوگ یقیناً کسی بس میں سوار ہو کر نکل گئے ہیں ـــــ لیکن نہ ہی آر لین میں ان کی موجودگی کا پتہ چل رہا ہے ـــــ اور نہ ہی تاپتی میں وہ گئے ہیں ـــــ اُدھر وہ آدمی جو جونا ٹو طیارے کے ذریعے تاپتی پہنچا تھا اچانک ہوٹل سے غائب ہو گیا ہے ـــــ میرے آدمی اس کی نگرانی کر رہے تھے اور وہ ہوٹل کے اندر تھا۔ لیکن پھر وہ اس طرح غائب ہو گیا جیسے اس کا کہیں وجود ہی نہ ہو ـــــ میرے آدمی اُسے تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں! ـــــ تو اس کا مطلب ہے کہ تم جیسا بلیک ایجنٹ پہلے ہی قدم میں ناکام ہو گیا ہے۔ اوور" ـــــ بلیک وَن کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔

"بظاہر تو ایسا ہی ہے باس! ـــــ لیکن یہ سب کچھ ابتدائی اقدامات تھے ـــــ مجھے کوئی پلاننگ بنانے کا موقع نہ ملا تھا ـــــ اب میں نے پلاننگ کر لی ہے ـــــ اب یہ لوگ مجھ سے کسی صورت بھی بچ کر نہیں جا سکتے۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

"کیا پلاننگ بنائی ہے۔ اوور" ـــــ بلیک وَن نے پوچھا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ یہ لوگ صحرائے تاپتی میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے ـــــ گو وہاں سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں لیکن ایسے لوگ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے ہیں ـــــ اس لئے اب میں نے سوچا ہے کہ میں خود وہاں پہنچ کر ان کا انتظار کروں۔ ایک بار یہ لوگ میرے سامنے آ گئے تو پھر بچ کر نہیں جا سکتے۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا۔

"گڈ! ـــــ تم نے اچھا پلان بنایا ہے ـــــ میں بھی ابھی تمہیں کال کرنے والا تھا۔ لیکن تمہاری کال آ گئی ـــــ میں نے مکمل معلومات اکٹھی کر لی ہیں ـــــ یہ گروپ یقیناً دفاعی لیبارٹری سے ریڈ ٹاک کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں ـــــ کیونکہ پاکیشیا میں ایک لیبارٹری میں ایک ایسا دفاعی ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے ـــــ جو نہ ابھی ایکریمیا میں تیار ہوا ہے ـــــ نہ روسیاہ میں ـــــ اور نہ ہی کسی کو اس بارے میں علم تھا ـــــ لیکن پھر ایکریمیا کے ایک ایجنٹ نے اطلاع دی کہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایسا ہتھیار کسی خفیہ لیبارٹری میں تیار ہو رہا ہے اور اس کے لئے انہیں ریڈ ٹاک چاہیئے ـــــ لیکن باوجود کوشش کے وہ لیبارٹری ٹریس نہ ہو رہی تھی ـــــ لیکن پھر اچانک وہ لیبارٹری ٹریس کر لی گئی اور ہمارے ایک ٹاپ ایجنٹ نے فوری طور پر ایکشن میں آتے ہوئے اس ہتھیار کا فارمولا حاصل کر لیا اور وہ اسے لے کر ایک چارٹرڈ طیارے میں ایک سپاٹ پر پہنچا تو روسیاہ کا سپر ایجنٹ اسے لے اڑا ـــــ اس طرح وہ فارمولا پاکیشیا سے تو نکل آیا ـــــ لیکن اب اس کے حصول کے لئے روسیاہ اور ایکریمیا کے ایجنٹوں میں خوفناک کش مکش شروع ہو گئی۔ آخر کار روسیاہی ایجنٹ مارا گیا اور فارمولا یہاں ایکریمیا پہنچ گیا۔ لیکن یہاں جب اسے چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ فارمولا ناقص ہے۔ اس سے نتیجتاً وہ ہتھیار تیار نہیں ہو سکتا ـــــ ادھر روسیاہ اس کے حصول کے لئے پوری کوشش کر رہا تھا اس لئے ہم نے یہ ناقص فارمولا اس کے پاس جانے دیا ـــــ اور پھر ہمیں خفیہ رپورٹ مل گئی کہ وہاں کے سائنسدانوں نے بھی اسے ناقص قرار دے دیا ہے ـــــ آئیڈیا تو ٹھیک تھا لیکن رزلٹ صحیح مرتب نہ ہوتا تھا ـــــ چنانچہ دونوں ملک خاموش ہو گئے ـــــ لیکن اس دوران صحرائے تاپتی کی طرف جاتے ہوئے اس آدمی کا پتہ چلا ـــــ اس سے پہلے اس عمارت پر حملہ ہوا جس میں صحرائے تاپتی کے اندر خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع اور نقشہ موجود تھا ـــــ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی ٹریس ہوئے اس سارے ہنگامے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ایکریمیا اور روسیاہ دونوں کو ایک منصوبے کے تحت احمق بنایا گیا ہے ـــــ انہیں ناقص فارمولا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

دے دیا گیا ہے تاکہ دونوں حکومتیں مطمئن ہو جائیں ـــــ اور خود وہ ریڈ ٹاک کے حصول کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں ـــــ اگر ان کا فارمولا واقعی ناقص ہے تو انہیں ریڈ ٹاک حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ کیا سمجھے۔ اوور" ـــــ بلیک ون نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر! ـــــ اب میں ساری صورت حال سمجھ گیا ہوں۔ اوور" ـــــ کرنل ٹاڈ نے جواب دیا۔

"میں تمہیں کال کر کے یہی کہنا چاہتا تھا کہ تم نے اب ریڈ ٹاک کو ان لوگوں سے بچانا ہے ـــــ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے جہاں اہم سائنسی اقدامات کئے گئے ہیں وہاں ایک اور اہم اقدام بھی کیا گیا ہے کہ موسمیاتی سنٹر کے نیچے تہہ خانوں میں ایسی مشینیں نصب کی گئی ہیں جن کے دھانے پورے صحرا میں پھیلا دیئے گئے ہیں ـــــ ان مشینوں کی مدد سے پورے صحرا میں ہر وقت خوفناک آندھیاں چلائی جاتی ہیں تاکہ اگر کوئی وہاں داخل ہو بھی جائے تو ان طوفانی ہواؤں کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جائے ـــــ لیکن جس کا نام علی عمران ہے وہ شاید ان طوفانی ہواؤں سے بھی بچ نکلے ـــــ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس وقت تک جب تک عمران اور اس کے ساتھی حقیقت میں لاشوں میں تبدیل نہیں ہو جاتے، وہیں موسمیاتی سنٹر میں رہو گے کیونکہ لیبارٹری کا دروازہ بھی اسی سنٹر میں ہے ـــــ سنٹر میں ایسی مشینیں لگی ہوئی ہیں جن سے پورے صحرا کو سکرینوں پر مسلسل چیک کیا جاتا ہے ـــــ انہی اقدامات کی وجہ سے آج تک لاکھ کوشش کرنے کے باوجود روسیاہی ایجنٹ ریڈ ٹاک حاصل نہیں کر سکے۔ اور

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ان کے ریڈ ٹاک حاصل نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ خلائی دوڑ میں، اور خلائی دفاع میں ایکریمیا سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں ——— اس لئے اب ریڈ ٹاک کی حفاظت بے حد ضروری ہو گئی ہے۔ ورنہ اگر اس کا فارمولا پاکیشیا کے ہاتھ لگ گیا تو پھر روسیاہ لازماً اسے لے اُڑے گا۔ اوور" ——— بلیک وَن نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس! ——— یہ فارمولا اب محفوظ ہی رہے گا۔ اوور" ——— کرنل ٹاڈ نے کہا۔

"او۔کے ——— تم ایسا کرو کہ فوراً دارالحکومت پہنچ جاؤ ——— اور الیون سکس پوائنٹ پر رپورٹ کرو ——— جہاں سے ایک مخصوص طیارہ تمہیں اس خفیہ اڈے پر پہنچا دے گا جہاں موسمیاتی سنٹر میں جانے والے مخصوص ہیلی کاپٹر موجود ہیں ——— ایسے ہیلی کاپٹر جو اس خوفناک طوفانی ہواؤں میں بھی آسانی سے سنٹر میں داخل ہو جاتے ہیں ——— سنٹر اور لیبارٹری میں تمہاری آمد کی اطلاع دے دی جائے گی۔ اور یہ بھی سُن لو کہ تمہارے بلیک ایجنٹ والے کارڈ کو فی الحال ان دونوں سپاٹس کے لئے معطل کر دیا گیا ہے ——— تمہیں اب نیا سپیشل کارڈ دیا جائے گا ——— کیونکہ مجھے یقین ہے کہ عمران نے ساری پلاننگ تمہارے کارڈ کو چیک کرنے کے لئے کی تھی ——— اور اس نے لازماً اس جیسا کوئی جعلی کارڈ تیار کر لیا ہو گا۔ اوور" ——— بلیک وَن نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! لیکن باس! ——— اس جیسا کارڈ تیار کرنا تو ناممکن ہے۔ اوور" ——— کرنل ٹاڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے ——— بہرحال اب جب تک عمران کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ——— اس وقت تک یہ کارڈ معطل رہے گا۔ اوور" ——— بلیک وَن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— اوور" ——— کرنل ٹاڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"الیون سکس پوائنٹ پر تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے متعلق فائل بھی مل جائے گی ——— تم نے اس کا تفصیلی مطالعہ کرنا ہے تاکہ ان لوگوں سے نمٹنے میں تمہیں آسانی رہے ——— اوور اینڈ آل" ——— بلیک وَن نے کہا اور کرنل ٹاڈ نے بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

"میں اس عمران کا وہ حشر کروں گا کہ اس کی رُوح بھی صدیوں تک صحرائے تاپتی کی ہواؤں کے ساتھ مل کر چیختی رہے گی" ——— کرنل ٹاڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے دانت پیس کر کہا اور پھر وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ دارالحکومت پہنچ کر آگے بڑھ سکے۔

اور پھر تقریباً تین گھنٹوں بعد وہ خصوصی طیارے میں بیٹھا اس خفیہ اڈے کی طرف بڑھا جا رہا تھا جہاں سے خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس نے صحرائے تاپتی کے موسمیاتی سنٹر میں پہنچنا تھا۔ اس کے گھٹنوں پر ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اس کے مطالعے میں مسلسل مصروف تھا۔

"ہوں! ——— اس فائل کے مطابق تو یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں ——— بہرحال یہ مجھ سے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتے" ——— کرنل ٹاڈ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نے سر ہلاتے ہوئے بیلٹ کا بکل کسنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد طیارہ ایک ویران سے ہوائی اڈے پر جو ایک گھنے جنگل کے درمیان میں واقع تھا آسانی سے اُتر گیا۔

طیارہ رُکتے ہی کرنل ٹاڈ اچھل کر نیچے اُترا تو سامنے ایک فوجی جیپ موجود تھی جس کے باہر چار مسلح فوجی موجود تھے۔ ان میں سے ایک کرنل تھا۔ اس نے کرنل ٹاڈ کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔ کرنل ٹاڈ نے بھی فوجی انداز میں جواب دیا۔ اور پھر جیب سے وہ خصوصی کارڈ نکال کر کرنل کی طرف بڑھا دیا۔

"او۔ کے سر ـــــ آیئے" ـــــ کرنل نے کارڈ واپس کرتے ہوئے کہا اور خود اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کرنل ٹاڈ اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا جب کہ باقی تین فوجی پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور جیپ تیزی سے ائیر پورٹ کی عمارت سے نکل کر گھنے جنگل میں دوڑنے لگی۔

جیپ جنگل میں تقریباً آدھا گھنٹہ مسلسل دوڑنے کے بعد ایک پرانے سے درخت کے قریب رُک گئی جس کا تنا بہت پھیلا ہوا تھا۔ جیپ چلانے والا کرنل نیچے اترا اور پھر تیزی سے اس درخت پر چڑھتا گیا۔ کرنل ٹاڈ باقی فوجیوں کے ساتھ نیچے کھڑا رہ گیا۔ جیپ چلانے والا کرنل تھوڑی دیر بعد ہی واپس اُتر آیا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر تنے کے ایک مخصوص حصے پر تین بار اس طرح دستک دی جیسے کوئی دروازے پر دستک دیتا ہے۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس تنے کے درمیان واقعی ایک دروازے جتنا خلا نمودار

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہو گیا۔

"آیئے سر" ـــــ جیپ چلانے والے کرنل نے کرنل ٹاڈ سے کہا اور اس خلا میں داخل ہو گیا۔

یہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا جس پر پھر مخصوص انداز میں دستک دی گئی اور دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر دو عجیب و غریب ساخت کے ہیلی کاپٹر کھڑے تھے۔ بالکل میزائلوں کی طرح ان کی ساخت تھی۔ لیکن ان کی چونچ کے اُوپر ایک چھوٹا سا پنکھا لگا ہوا تھا جو کسی نیلے رنگ کی دھات کا بنا ہوا تھا۔

"یہ وہ مخصوص ہیلی کاپٹر ہیں کرنل! ـــــ جو موسمیاتی سنٹر میں داخل ہو سکتے ہیں" ـــــ جیپ چلانے والے کرنل نے کہا۔

اسی لمحے ایک ہیلی کاپٹر کے نیچے دروازہ کھلا اور ایک فوجی پائلٹ باہر آ گیا۔ اس نے فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

"جایئے سر" ـــــ جیپ چلانے والے کرنل نے کہا اور کرنل ٹاڈ سر ہلاتا ہوا اس میزائل نما ہیلی کاپٹر کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اندر واقعی ایسی نشستیں تھیں جیسے خلائی جہاز میں ہوتی ہیں پائلٹ نے کرنل ٹاڈ کو ایک سیٹ پر ایڈجسٹ کیا اور پھر خود ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ان کے جسم مختلف قسم کی بیلٹوں میں جکڑے ہوئے تھے اور سر اور چہرے پر واقعی ایسے ہیلمٹ تھے جیسے خلائی جہاز میں جانے والے پہنتے ہیں۔ سامنے ایک بڑی سکرین تھی۔ پائلٹ نے ایک بٹن دبایا تو سکرین روشن ہو گئی۔ اب سکرین پر وہ ہال کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی چھت درمیان سے کھل گئی۔ اسی لمحے ایک زوردار جھٹکے سے وہ میزائل بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھا اس کی رفتار واقعی بے پناہ تیز تھی۔

چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر آسمان کی بلندیوں پر افقی صورت میں پہنچ گیا۔ پھر اس کا رخ بدلا اور وہ کسی طیارے کی طرح آگے بڑھنے لگا۔

"بڑا عجیب و غریب ہیلی کاپٹر ہے ـــــ بالکل میزائل کی طرح" کرنل ٹاڈ نے منہ کے سامنے لگے ہوئے چھوٹے سے مائیک میں کہا۔

"یس سر! ـــــ خوفناک طوفانی ہواؤں میں سفر کرنے کے لئے اسے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے" ـــــ پائلٹ کی آواز کرنل ٹاڈ کے کانوں میں پڑی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد سکرین پر صحرائے تاپتی نظر آنے لگا۔ نیچے ریت ہی ریت تھی۔ اور طوفانی ہوائیں اس قدر تیز رفتاری سے چل رہی تھیں کہ کرنل ٹاڈ سکرین پر دیکھ کر ہی حیران ہو گیا۔

صحرائے تاپتی کے اوپر پرواز کرتا ہوا ہیلی کاپٹر آگے بڑھنے لگا۔ اس کی بلندی اس قدر تھی کہ طوفانی ہوائیں اس سے کافی گہرائی میں تھیں۔ پھر ایک مخصوص سپاٹ پر پہنچتے ہی پائلٹ نے یکلخت ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور ہیلی کاپٹر کا اوپر کو اٹھا ہوا حصہ تیزی سے نیچے ہوتا گیا۔ پلک جھپکنے میں وہ بالکل الٹا ہو کر نیچے تیزی سے گرنے لگا۔

کرنل ٹاڈ اب سیٹ پر بندھا بالکل الٹا ہو رہا تھا۔ اس کا نچلا جسم اوپر تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آنتیں حلق میں اتر آئی ہوں۔ سکرین پر جو نیچے اس کی آنکھوں کے سامنے تھی، طوفانی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوائیں تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان ہواؤں میں داخل ہو گیا۔ اور وہ اس خوفناک انداز میں ہلنے لگا جیسے کسی خوفناک زلزلے میں پھنس گیا ہو۔ مگر وہ اسی تیز رفتاری سے نیچے گرتا جا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھچکے کے ساتھ یکلخت وہ الٹا ہی ساکت ہو گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی نوک ریت میں دھنس گئی ہو۔ لیکن پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا۔ کرنل ٹاڈ نے دیکھا کہ سکرین پر ریت کی تہہ اوپر کو اٹھتی آ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہیلی کاپٹر الٹا ہو کر ریت کی دلدل میں دھنستا جا رہا ہو۔

ابھی آدھا ہیلی کاپٹر دھنسا تھا کہ یکلخت ایک جھٹکے سے وہ نیچے جاتا رک گیا اور پائلٹ نے تیزی سے ایک ہینڈل کو زور زور سے اپنی طرف کھینچا۔ لیکن ہیلی کاپٹر نے حرکت نہ کی۔

"اوہ! ـــــ اس کے انجن میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے ـــــ میں دیکھتا ہوں" ـــــ پائلٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور کرنل ٹاڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ شاید اپنی زندگی میں پہلے اس قدر خوفناک سچویشن میں کبھی نہ پھنسا تھا۔ پائلٹ کی سیٹ اپنی جگہ سے نکل کر کسی ریلنگ کے ذریعے اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ اور پھر چار پانچ منٹ بعد وہ ایک زوردار کھٹاک سے واپس اپنی جگہ پر آئی تو کرنل ٹاڈ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ پائلٹ کے گھٹنوں پر ایک انسانی لاش پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس کے پورے جسم سے خون رس رہا تھا۔ چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا جیسے کسی نے ریگمال سے اسے مسلسل رگڑا ہو۔ ہیلی کاپٹر اب ایک بار پھر نیچے دھنسنا شروع ہو گیا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"یہ کون ہے" ——— ؟ کرنل ٹاڈ نے چیخ کر پوچھا۔

"سر! ——— یہ انسانی جسم انجن میں پھنسا ہوا تھا ——— اگر میں اسے اندر نہ لے آتا تو انجن نہ چل سکتا تھا اور میں اسے باہر نہ دھکیل سکتا تھا۔ کیونکہ پھر مجھے بھی باہر جانا پڑتا ——— انجن کی بیرونی جالی ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس آدمی کی لاش اس جالی سے ٹکرائی۔ جالی ٹوٹ گئی اور یہ اندر انجن میں پھنس گیا" ——— پائلٹ نے کہا۔

"یہ مُردہ ہے" ——— کرنل ٹاڈ نے کہا۔

"بالکل جناب! ——— اس قدر طوفانی ہواؤں میں پھنس کر کون زندہ رہ سکتا ہے" ——— پائلٹ نے کہا اور کرنل ٹاڈ نے سر ہلا دیا۔ ویسے اس کا ذہن تیزی سے اس اُدھیڑ بُن میں مصروف تھا کہ آخر یہ شخص کون ہو سکتا ہے۔ کیا یہ وہی آدمی ہے جو جونا۔ ٹو طیارے سے تاپتی آیا اور پھر ہوٹل سے غائب ہو گیا۔ اگر یہ وہی ہے تو پھر یہ صحرائے تاپتی میں کیسے داخل ہو گیا۔

ہیلی کاپٹر اب تیزی سے ریت میں دھنستا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک زوردار جھٹکے سے وہ سیدھا ہوا اور اُفقی حالت میں رُک گیا۔ کرنل ٹاڈ نے دیکھا کہ یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جس کی چھت کسی سنہرے رنگ کی دھات سے بنائی گئی تھی۔ باہر چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ کرنل ٹاڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اپنے سر پر موجود ہیلمٹ کے سٹریپ کھولنے شروع کر دیئے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ڈیسی نے کار ڈریگن بار کے سامنے روکی اور پھر عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ کار سے نیچے اُتر آیا۔

عمران نے نیا مقامی میک اَپ کیا ہوا تھا۔ کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کرنل ٹاڈ کے آدمی اُسے پہچان نہ لیں۔ کیونکہ کرنل ٹاڈ کا ہیلی کاپٹر جس طرح کار کے تعاقب میں پہنچا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے ان کے متعلق مکمل معلومات حاصل تھیں اور ظاہر ہے ان معلومات میں ان کا حلیہ بھی شامل ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے بالکل مختلف اور نیا میک اَپ کر لینا ضروری سمجھا تھا۔

ڈریگن بار میں ڈیسی جیسے ہی داخل ہوا۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا آدمی نہ صرف بُری طرح چونکا بلکہ وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر بھاگتا ہوا ڈیسی کی طرف بڑھا۔

"جناب آپ ——— اور یہاں" ——— کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"کیوں! ـــــ میں نے یہاں آکر کوئی جرم کیا ہے" ـــــ ڈلیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر! ـــــ یہ بات نہیں سر! ـــــ ہمیں بلوالیا ہوتا" ـــــ کاؤنٹر مین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈریگن کہاں ہے ـــــ میرا ایک مہمان اس سے ملنا چاہتا ہے" ـــــ ڈلیسی نے کہا۔

"اوہ! ـــــ باس اوپر دفتر میں ہیں جناب! ـــــ تاپتی کا باٹھی بھی وہیں ہے ـــــ تقریباً آدھا گھنٹہ ہوگیا ہے باٹھی کو اوپر گئے ہوئے۔ ابھی اس کی واپسی نہیں ہوئی ـــــ میں باس کو آپ کی آمد کی اطلاع کروں" ـــــ کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں! ـــــ اطلاع کی ضرورت نہیں ـــــ ڈریگن کا کوئی راز مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے" ـــــ ڈلیسی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

ڈریگن کے دفتر کا دروازہ بند تھا۔ ڈلیسی نے اُسے دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اور وہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔

"ارے یہ تو دفتر خالی ہے ـــــ جبکہ وہ کہہ رہا تھا کہ ڈریگن باٹھی کے ساتھ اوپر موجود ہے" ـــــ ڈلیسی نے حیرت بھری نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ باٹھی کون ہے" ـــــ؟ عمران نے پہلی بار زبان کھولی۔

"تاپتی کے ایک ہوٹل کا ویٹر ہے ـــــ انتہائی چالاک اور عیار آدمی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہے ـــــ ڈریگن کے بزنس میں شریک کار ہے ـــــ لیکن یہ لوگ گئے کہاں" ـــــ؟ ڈلیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی تہہ خانہ تو یہاں نہیں ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"اوہ ہاں ـــــ آؤ" ـــــ ڈلیسی نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر عقبی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیڑھیاں اُتر کر ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ لیکن یہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔

"وہ تو یہاں بھی نہیں ہیں" ـــــ ڈلیسی نے کہا۔

"یہ دروازہ کھلا ہوا ہے" ـــــ عمران نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ڈلیسی سر ہلاتا ہوا اس دروازے سے ہوتا ہوا ایک تنگ راستے سے گذر کر ایک اور کمرے میں آگیا یہ سٹور روم تھا جس میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔ اور وہاں داخل ہوتے ہی انہیں ایک لاش پڑی ہوئی صاف دکھائی دینے لگی۔

"ارے یہ تو ڈریگن ہے ـــــ اسے گولی ماری گئی ہے" ـــــ ڈلیسی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں لاش کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر اس کی نظریں سامنے پرانی الماری والی دیوار کے اس حصے پر پڑیں۔ جہاں ایک بہت چوڑی سرنگ کا دھانا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس دیوار کے ٹوٹے ہوئے حصے کو دیکھ کر ہی معلوم ہوجاتا تھا کہ یہاں کم طاقت کا بم مارا گیا ہے۔

اسی لمحے عمران کی تیز نظریں سرنگ کے گرد سے اٹے ہوئے فرش پر پڑیں اور وہ چونک پڑا۔ کیوں کہ وہاں اُسے پہیوں کے نشانات اس سرنگ کے اندر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"اسے کس نے گولی ماری ہوگی ـــــ کیا باھٹی نے ایسا کیا ہے ـــ؟ لیکن وہ تو اس قسم کا آدمی نہیں ہے" ـــــ ڈلیسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ پہیے کس مشین کے ہیں ـــــ اور اسے ایک آدمی پیدل لے کر سرنگ میں گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"سرنگ! ـــ ارے ہاں! ـــ واقعی یہ تو سرنگ ہے۔ لیکن مجھے اس کے متعلق تو ڈریگن نے کبھی نہیں بتایا" ـــــ ڈلیسی نے حیرت بھرے انداز میں سرنگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں یہ اسی اڈے کے اندر جانے والی سرنگ ہے جو صحرائے تاپتی کے اندر ہے ـــــ اور جس کا ذکر تم نے سنا تھا۔ آؤ جلدی کرو" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے اس سرنگ میں داخل ہوگیا۔ ڈلیسی بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ سرنگ خاصی طویل تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سرنگ کے اختتام پر موجود ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جو انتہائی قدیم زمانے کا بنا ہوا تھا۔ لیکن وہ اب بھی خاصا مضبوط تھا۔ یہاں منشیات کے مخصوص ڈرم ہر جگہ پڑے ہوئے نظر آرہے تھے۔

"اوہ! ـــ تو یہ ہے وہ اڈہ ـــــ واقعی یہ تو صحرائے تاپتی کے اندر ہے" ـــــ ڈلیسی نے اندر داخل ہوتے ہوئے تیز لہجے میں کہا وہ حیرت بھرے انداز میں اڈے میں موجود منشیات کے مخصوص ڈرموں کو دیکھ رہا تھا۔ جبکہ عمران کی نظریں ایک دیوار کے اس حصے پر جمی ہوئی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تھیں جس میں فرش کے ساتھ چار فٹ قطر کا گول سوراخ اس طرح کٹا ہوا تھا جیسے اسی کسی مشین کے ذریعے کاٹا گیا ہو۔ مخصوص پہیوں کے نشانات اس سوراخ کے ساتھ فرش پر نظر آرہے تھے اس سوراخ کے اندر ریت بھری ہوئی تھی۔ لیکن نشانات اندر جانے کے تھے اور واپسی کے نہ تھے۔

"یہاں سرنگ کاٹی گئی ہے ـــــ لیکن ریت کی وجہ سے سرنگ دب گئی ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں! ـــ مجھے یاد آیا ـــــ ڈریگن نے بتایا تھا کہ اس نے سرنگ کھودنے کی انتہائی جدید مشین خریدی ہے ـــــ مگر یہ تو کافی عرصہ پہلے کی بات ہے" ـــــ ڈلیسی نے کہا۔

"آؤ ڈلیسی ـــ یہاں سے ریت نکالیں ـــــ میرے خیال میں سرنگ کھودنے والا اندر ہی دب چکا ہے ـــــ ورنہ وہ مشین یہاں موجود ہوتی یا واپس آتی ہوئی اپنے نشانات چھوڑ دیتی" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے اس ریت کی طرف بڑھ گیا۔ جو دھانے میں جمع تھی۔ چونکہ وہاں کوئی ایسا سامان نہ تھا جس سے ریت نکالتے۔ اس لئے عمران نے ہاتھ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ ڈلیسی بھی اس کے ساتھ شامل ہوگیا۔ وہ ریت نکال نکال کر کمرے میں ڈالتے جا رہے تھے۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی عمران نے ہاتھ روک دیئے۔

"فضول ہے ـــــ اوپر تو ریت کا سمندر ہے ـــــ جتنی ریت نکالتے ہیں اتنی اوپر سے اور آجاتی ہے" ـــــ عمران نے پیچھے ہٹ کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"لیکن یہ سب کچھ کیا کس نے ہے ـــــ کیا باھٹی نے ـــــ لیکن وہ نہیں ہوسکتا ـــــ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ وہ اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ وہ تو معمولی سا چور اُچکا ہے" ـــــ ڈلیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ باھٹی نہیں ہے ـــــ یہ یقیناً میرا ساتھی صفدر ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ تاپتی سے باھٹی کے رُوپ میں یہاں پہنچا ہو ـــــ ڈلیسی! تم فوراً کچھ لوگ منگواؤ ـــــ تاکہ ہم جلدی سے ریت نکال سکیں۔ ہوسکتا ہے کہ صفدر ریت میں ابھی تک دبا ہوا ہو" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی لے آتا ہوں" ـــــ ڈلیسی نے کہا اور تیزی سے واپس سرنگ کی طرف بھاگ پڑا۔

عمران ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔ اگر یہ واقعی صفدر تھا تو پھر صفدر نے یقیناً موت کو گلے لگا لیا تھا۔ نجانے وہ کتنی دیر سے ریت میں دبا ہوا تھا اور اگر وہ نکل بھی گیا تھا تو اب تک یقیناً طوفانی ہواؤں کی زد میں آکر ھلاک ہوچکا تھا۔ ریت میں سرنگ کھودنا ہی حماقت کی انتہا تھی۔

پھر تقریباً دس بارہ منٹ بعد سرنگ میں سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور ڈلیسی تقریباً چھ افراد کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ ان سب کے ہاتھوں میں بیلچے تھے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے بڑے بڑے لوہے کے خالی باکس اٹھائے ہوئے تھے جو درمیان سے خالی تھے۔

پھر انہوں نے ریت نکال نکال کر وہ باکس اندر رکھنے شروع کر دیئے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اس طرح اوپر سے مزید ریت آنا بند ہوگئی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد وہ ریت میں دبی ہوئی مشین نکال لینے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ واقعی سرنگ کھودنے والی جدید ترین مشین تھی۔ اس کے بعد بھی کافی آگے تک وہ سرنگ کھودتے رہے۔ لیکن انہیں کہیں کوئی آدمی یا اس کی لاش نہ مل سکی۔

"آدمی تو کوئی ملا نہیں" ـــــ ڈلیسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہوں! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ وہ باہر نکل جانے میں کامیاب ہوگیا ہے" ـــــ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ باہر نکل گیا ہے تو پھر تو اس کا بچ نکلنا ناممکن ہے۔ خوفناک طوفانی ہواؤں نے اس کے جسم کو ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا ہوگا" ڈلیسی نے کہا۔

عمران خاموش کھڑا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اب وہ کیا کرے یہاں سے نکلا تو جا سکتا ہے لیکن خوفناک طوفانی ہوائیں ان کا بھی خاتمہ کر دیتیں۔ اس لئے اس کا ذہن تیزی سے کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا جس سے وہ طوفانی ہواؤں سے بچ کر صحرا میں آگے بڑھ سکتا۔ لیکن اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی اس وقت بالکل فیل سی ہو رہی تھی۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ وہ بالکل ساکت و جامد بُت بنا ہوا کھڑا تھا۔

"کیا بات ہے عمران! ـــــ اب کیا کرنا ہے" ـــــ؟ ڈلیسی نے چند لمحے انتظار کرنے کے بعد کہا۔

"ہاں! ـــــ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا" ـــــ عمران نے جھٹکا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سرنگ کی طرف چل پڑا۔

"تم جو مدد کہو — میں کرنے کے لئے تیار ہوں" —— ڈلیسی نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"مدد — ہاں مدد — لیکن تم کیا مدد کر سکتے ہو" —— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بالکل خالی الذہن ہو رہا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے اس سے بھی خوفناک اور خطرناک سچویشن میں اس کی یہ حالت کبھی نہ ہوئی تھی۔ لیکن شائد یہ صفدر کی متوقع موت کا اثر تھا جس نے اس کا ذہن اور اعصاب منجمد سے کر دیئے تھے۔

"نہیں — اگر وہ صفدر ہے تو صفدر نہیں مر سکتا — وہ فرض پر قربان ہوا ہے — وہ شہید ہے اور شہید زندہ ہوتا ہے" —— اچانک عمران نے ایک تیز جھرجھری لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی برف کی تہہ جیسے یکلخت پگھل گئی ہو۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔

"ڈلیسی! — کیا یہاں کوئی ایسی جیپ مل سکتی ہے جو ریت پر چل سکے" —— عمران نے مڑ کر ڈلیسی سے پوچھا۔

"جیپ — ہاں بالکل مل سکتی ہے — بلکہ میرے پاس موجود ہے — یہاں اکثر علاقہ خاصا ریتلا ہے اس لئے میں نے وہ جیپ خریدی تھی — لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ اس جیپ کو صحرائے تاپیتی میں لے جاؤ گے — تو ایسا سوچنا ہی حماقت ہے" —— ڈلیسی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں اسے سٹریم لائن بناؤں گا — اس پر ہوا کے دباؤ کا اثر نہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہو گا — تم اس کی فکر نہ کرو — آؤ جلدی" —— عمران نے کہا اور پھر وہ چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ واپس ڈریگن بار میں پہنچ گئے۔

"کیا یہاں پولیس آئے گی" —— ؟ اچانک عمران نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"ایسی باتیں پولیس تک نہیں جا سکتیں عمران! —— ڈریگن کا لڑکا دارالحکومت میں رہتا ہے جیکب اس کا نام ہے —— میرا دوست اور کلاس فیلو ہے —— وہ ڈریگن کے کاروبار میں دارالحکومت کا انچارج ہے —— منشیات کا اصل دھندہ تو وہی کرتا ہے —— ڈریگن کا تو صرف نام ہی استعمال ہوتا ہے —— وہ اب یہاں آ کر سب کچھ سنبھال لے گا —— اُسے فون کر دیا گیا ہے —— ڈلیسی نے بار سے باہر نکلتے ہوئے جواب دیا۔

ویسے بار روم کے ماحول کو دیکھتے ہوئے کوئی اندازہ ہی نہ کر سکتا تھا کہ یہاں اتنا کچھ ہو چکا ہے۔ سب کچھ نارمل انداز میں جاری تھا۔

تھوڑی دیر بعد ڈلیسی عمران کو واپس اپنی رہائش گاہ پر لے گیا اور وہاں اس نے وہ ریت میں چلنے والی مخصوص جیپ اُسے دکھائی۔

"یہاں کوئی اچھی سی ورکشاپ ہے —— اور آٹو سپیئر پارٹس کی کوئی دکان" —— عمران نے جیپ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہے —— میری ذاتی ہے" —— ڈلیسی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو جیپ وہاں لے چلو —— میں اسے فوراً سٹریم لائن بنانا چاہتا ہوں" —— عمران نے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تو آؤ ـــــ وہاں کے لوگ خود ہی اسے لے آئیں گے" ـــــ ڈیسی نے کہا اور پھر عمران اس کے ساتھ کار میں بیٹھ کر رہائش گاہ سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصی بڑی ورکشاپ میں پہنچ گئے۔ آٹو سپیئر پارٹس کی دکان ورکشاپ کے اندر ہی تھی۔

عمران اس دکان میں گھس گیا اور پھر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس کا مطلوبہ سامان دکان میں موجود تھا۔

"تم ایسا کرو کہ ورکشاپ کے آدمیوں کی چھٹی کرا دو ـــــ ہمیں خفیہ طور پر کام کرنا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن کام تو مستری ہی کریں گے ـــــ ہم کیسے کر سکتے ہیں" ـــــ؟ ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو ـــــ مجھ سے بڑا مستری کون ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے ـــــ البتہ وہ جیپ بھی منگوا لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ اس وقت ورکشاپ کے دفتر میں تھا۔

ڈیسی سر ہلاتا ہوا دفتر سے باہر نکل گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"میں نے ورکشاپ کی چھٹی کرا دی ہے ـــــ جیپ ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جاتی ہے" ـــــ ڈیسی نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک نوجوان دفتر میں داخل ہوا۔

"جیپ پہنچ گئی ہے سر" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں ڈیسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب تم لوگ جا سکتے ہو" ـــــ ڈیسی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان سلام کر کے باہر چلا گیا۔

"آؤ اب کام شروع کریں" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے بعد وہ جیپ کو لے کر ورکشاپ کے مین حصے میں آیا۔ اس نے دکان سے اپنا مطلوبہ سامان لیا اور پھر مشین چلا کر اس نے اس سامان کو جیپ میں ویلڈنگ پلانٹ کی مدد سے نصب کرنا شروع کر دیا۔

ڈیسی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔ عمران کے ہاتھ اس قدر تیزی اور مہارت سے چل رہے تھے جیسے اس نے ساری عمر آٹو ورکشاپ میں ہی کام کیا ہو۔

"کیا تم کسی آٹو ورکشاپ میں کام کرتے رہے ہو" ـــــ آخر جب ڈیسی سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"آکسفورڈ سے ڈی۔ ایس۔ سی کی ڈگری لینے کے بعد جب نوکری نہ ملی تو مجبوراً آٹو ورکشاپ میں کام کرنا شروع کر دیا ـــــ میں وہاں کا چھوٹا تھا ـــــ استاد کہتا ـــــ چھوٹے جاؤ چائے لے آؤ ـــــ رینچ اٹھا دو ـــــ پہیہ بدل دو ـــــ نٹ کس دو ـــــ نٹ کھول دو ـــــ اور چھوٹا بے چارہ صبح سے شام تک یہی کام کرتا رہتا" ـــــ کام کے ساتھ ساتھ عمران کی زبان بھی چل پڑی اور ڈیسی بری طرح ہنسنے لگا۔

"واہ! ـــــ لطف آ گیا ـــــ آکسفورڈ کی ڈی۔ ایس۔ سی کی ڈگری اور ورکشاپ کا چھوٹا ـــــ یہی ہونا بھی چاہیئے تھا" ـــــ ڈیسی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات پر مسکرا دیا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد جب عمران نے کام بند کیا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تو جیپ کا پورا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ وہ کسی حد تک بکتر بند گاڑی کے روپ میں ڈھل چکی تھی۔ لیکن وہ ہر طرف سے پھسلواں سی تھی۔ جیسے انڈا ہوتا ہے۔ صرف نیچے پہیے نظر آ رہے تھے۔ چاروں طرف ڈبل سکرین لگا دی گئی تھی جن میں ریت صاف کرنے والے ڈبل آلات لگا دیئے گئے تھے۔

"اوہ! ــــ یہ تو کوئی روبوٹ بن گیا ہے ــــ لیکن وہ طوفانی ہوائیں تو اسے نہ چھوڑیں گی" ــــ ڈلیسی نے کہا۔

"اب طوفانی ہوائیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں ــــ یہ مکمل طور پر سٹریم لائن ہو چکی ہے ــــ یعنی جہاں بھی ہوا اس سے ٹکرائے گی۔ فوراً ہی بغیر دباؤ ڈالے پھسل کر گذر جائے گی ــــ اب مسئلہ ہے اسے ڈریگن کے اس تہہ خانے تک پہنچانے کا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے ــــ ورکشاپ کے ٹرک میں لاد کر اس جیپ کو ڈریگن بار کے عقبی حصے میں لے جایا جا سکتا ہے ــــ پھر وہاں عقبی کھلے راستے سے اسے سرنگ تک پہنچایا جا سکتا ہے" ــــ ڈلیسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ جلدی کرو ــــ اب یہ کام تم نے کرنا ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈلیسی تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کھڑے ٹرک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بند باڈی کے اس ٹرک کا پچھلا دروازہ کھولا اور پھر اندر سے لوہے کے بنے ہوئے دو بڑے سے تختے نیچے گرا دیئے۔ عمران اس دوران جیپ کے اندر پہنچ چکا تھا اور

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پھر جیپ چلاتا ہوا وہ ٹرک کی طرف بڑھا۔

چند لمحوں بعد ہی طاقتور جیپ لوہے کے ان تختوں کی مدد سے ٹرک کے اندر پہنچ چکی تھی۔ عمران نے نیچے اتر کر تختوں کو کھینچ کر اندر ڈالا اور پھر نیچے اتر کر اس نے عقبی دروازہ بند کر دیا اور ٹرک کے سامنے والے حصے کی طرف آ گیا۔

"چلو پہلے اپنی کوٹھی چلو ــــ وہاں سے میں نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لینا ہے" ــــ عمران نے دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ڈلیسی نے سر ہلاتے ہوئے ٹرک آگے بڑھا دیا۔ گیٹ کے باہر موجود دربان کو اس نے کچھ ہدایات دیں اور پھر ٹرک تیزی سے دوڑتا ہوا اس کی کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو ــــ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ" ــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ سب اب ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"صفدر صحرائے تاپتی میں داخل ہو گیا ہے ــــ لیکن اس کی جان شدید خطرے میں ہے ــــ میں نے راستہ تلاش کر لیا ہے۔ اب ہم نے اس کے پیچھے اندر داخل ہونا ہے ــــ جلدی کرو میرے ساتھ آؤ" ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس پلٹ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے سر ہلاتے ہوئے چل پڑے۔ صفدر کی جان کو خطرے والی بات سن کر ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی آ گئی تھی۔

"عقبی طرف سوار ہو جاؤ ــــ جلدی کرو" ــــ عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسی لمحے ڈلیسی بھی ایک کمرے سے نکل کر آ گیا "میری ڈریگن کے لڑکے جیکب سے بات ہو گئی ہے ــــ وہ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ابھی ابھی پہنچا ہے ـــــ وہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون کے لئے تیار ہے" ـــــ ڈیسی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ چلو" ـــــ عمران نے ٹرک کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ڈیسی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹرک تیزی سے چلتا ہوا کوٹھی سے نکلا اور ڈریگن بار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ڈریگن بار کی عقبی طرف ڈیسی نے ٹرک روکا تو عقبی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

"یہ جیکب ہے ـــــ میں نے اسے نہیں بتایا کہ تمہارے ساتھی نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے ـــــ ورنہ ظاہر ہے یہ تعاون نہ کرتا" ـــــ ڈیسی نے اترنے سے پہلے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واہ! ـــــ میرے روم میٹ ہونے کا تمہیں اتنا فائدہ تو ہوا کہ کچھ عقل تمہیں بھی آگئی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس نے جیکب سے مصافحہ کیا۔

"مجھے آپ کے والد کی وفات کا بڑا دکھ ہے ـــــ کاش! ـــــ وہ باٹھی میرے ہاتھ آجاتا تو میں اسے بالکل ہی نہ چھوڑتا" ـــــ عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ـــــ میں اسے پاتال میں سے بھی کھینچ لاؤں گا" جیکب نے کہا۔

"عقبی دروازہ پورا کھول دیں تاکہ ہماری سٹریم لائن گاڑی اندر جا سکے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

عمران نے کہا اور تیزی سے عقبی طرف کو چل پڑا۔ اس کے ساتھی ٹرک سے نیچے اتر کر سامنے کے رُخ آچکے تھے۔ اور ڈیسی نے ان کا تعارف بھی بس عمران کے ساتھیوں کی حیثیت سے کرایا تھا۔ عمران کا نام اس نے لارنس بتایا تھا۔

عمران ٹرک پر چڑھا۔ اس نے تختے نیچے اتارے اور چند لمحوں بعد اس کی روبوٹ نما گاڑی نیچے اتر آئی۔

"یہ کیا چیز ہے" ـــــ؟ جیکب نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں اس جیپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ طلسمی گاڑی ہے" ـــــ عمران نے باہر نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا اور جیکب حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھتا رہا۔

"آؤ سب لوگ گاڑی میں سوار ہو جائیں ـــــ اس میں کافی گنجائش ہے ـــــ اور ہاں ڈیسی! ـــــ وہ ریت ہٹانے والے بچے تو زندہ ہی ہوں گے" ـــــ عمران نے اس عجیب و غریب گاڑی کے عقبی طرف سے اس طرح ڈھکن اٹھاتے ہوئے کہا جیسے کسی ڈبے کا دروازہ کھول رہا ہو۔

"ہاں! ـــــ وہیں ہیں" ـــــ ڈیسی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ جیکب سمیت سب اس گاڑی میں سوار ہو گئے۔ عمران نے باہر سے ڈھکن بند کیا اور اسے لاک کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا اس طرف صرف ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلتا تھا۔ باقی ساری گاڑی ہر طرف سے بند تھی۔

"یہ اندر سے تو ریت پر چلنے والی جیپ ہے" ـــــ جیکب نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

حیران ہو کر کہا۔

گاڑی خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی عقبی دروازے میں داخل ہو کر عقبی راستے سے گذرتی ہوئی اس کاٹھ کباڑ والے سٹور میں داخل ہو گئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ وہاں سے گذرتی ہوئی اس چوڑی سرنگ میں داخل ہو گئی جس کے اختتام پر منشیات کا سٹور تھا۔

سٹور میں پہنچ کر عمران نے گاڑی روکی اور پھر نیچے اُتر آیا اس نے پیچھے کا ڈھکن ہٹا کر ان سب کو باہر آنے کے لئے کہا۔

"مسٹر جیکب! ـــــ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ! ـــــ ڈیسی! ـــــ اب ہمیں اجازت دو ـــــ زندگی رہی تو پھر ملیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں! ـــــ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا" ـــــ ڈیسی نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ڈیسی ڈیئر! ـــــ تمہارا اتنا تعاون ہی کافی ہے۔ آگے تو بس موت ہی موت ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ لیکن ڈیسی نے اصرار کرنا شروع کر دیا۔ مگر عمران نے جب اُسے سمجھایا کہ زیادہ آدمی ان کے مشن کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں تو بالآخر ڈیسی وہیں رہ جانے پر رضامند ہو گیا۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا کہ وہ کس طرح ریت باہر نکالیں گے اور ساتھ ساتھ جیپ کو بھی دھکیلیں گے تو سوائے جولیا کے سب نے بیلچے سنبھال لئے۔

عمران نے جولیا کو جیپ کے اندر بٹھایا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پر بیٹھ کر اس نے جیپ کو اس دھانے کی طرف بڑھا دیا۔ ریت پر چلنے والی جیپ میں ایک طاقتور ہائیڈرالک سسٹم لازمی موجود ہوتا ہے تاکہ اگر کہیں جیپ نرم ریت میں پھنس جاتے تو اس سسٹم کے تحت جیپ کو اوپر اٹھایا جا سکے۔ اور اس سسٹم کے مدد سے ہی عمران نے اس سرنگ سے اوپر صحرا میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔

بیلچوں کی مدد سے ریت ہٹتے ہی عمران نے جیپ کو نہ صرف تیزی سے آگے دھکیلنا شروع کر دیا۔ بلکہ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اس نے ہائیڈرالک سسٹم کو مکمل ٹاپ پر لگا دیا اور جیپ کا سامنے کا حصہ تیزی سے اوپر کو اٹھنے لگا۔

عمران کے سمجھانے کی وجہ سے اس کے باقی ساتھی اب پچھلے ڈھکن سے جیپ کے اندر پہنچ گئے تھے۔ اور ڈھکن کو اندر سے لاک کر دیا گیا تھا۔ طاقتور انجن پوری قوت سے غرا رہا تھا اور جیپ آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس کے چاروں طرف ریت ہی ریت تھی۔ کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

انجن پر دباؤ برابر بڑھتا جا رہا تھا اور عمران ہونٹ بھینچے یہی سوچ رہا تھا کہ کہیں انجن پوری قوت لگانے کے بعد فیل نہ ہو جائے۔ لیکن اچانک ایک زوردار جھٹکے سے جیپ کا اوپر والا حصہ یکلخت اوپر کو اُٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی انجن پر پڑنے والا بے پناہ دباؤ ختم ہو گیا۔ عمران نے جلدی سے ہائیڈرالک سسٹم زیرو کر دیا۔ اور جیپ سیدھی ہو کر آگے دوڑنے لگی۔ لیکن وہ سیدھی آگے بڑھنے کی بجائے بار بار اِدھر اُدھر تیزی سے گھوم جاتی اور عمران کو مسلسل پاور سٹیئرنگ سے کشتی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کرنی پڑ رہی تھی۔ خوفناک شور جیپ کے اندر بھی سنائی دے رہا تھا۔
عمران نے یکلخت بٹن دبا کر شیشے صاف کرنے والا سسٹم آن کر دیا۔ اور اب انہیں ہلکا ہلکا نظر آنے لگا۔ لیکن ہر طرف اس قدر ریت اُڑتی پھر رہی تھی کہ جیسے وہ ریت کے سمندر میں تیر رہے ہوں۔
جیپ ڈولتی۔ لرزتی اور کبھی گھوم کر سیدھی ہوتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ عمران نے چونکہ صفدر کے اس عمارت سے حاصل کردہ نقشے کا مطالعہ کیا ہوا تھا اس لئے اس نے اس اڈے سے اس موسمیاتی سنٹر کی سمت اور فاصلے کا اندازہ لگا لیا تھا۔ وہ اس سنٹر کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن خوفناک طوفانی ہوائیں اس کے تصور سے بھی زیادہ طاقتور ثابت ہو رہی تھیں۔ اس لئے چند لمحوں بعد ہی اسے احساس ہو گیا کہ وہ اندازہ کھو بیٹھا ہے۔ اور اب جیپ ریت پر پاگلوں کے سے انداز میں اِدھر اُدھر دوڑتی پھر رہی تھیں جیسے اس کی کوئی منزل ہی نہ ہو۔
"اس قدر خوفناک اور طوفانی ہوائیں تو شاید دنیا میں اور کہیں نہیں چلتیں" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"یہ مصنوعی ہیں ——— اسے ایک حفاظتی اقدام سمجھ لو" ——— عمران نے جواب دیا۔
"اب ہم نے جانا کہاں ہے" ——— ؟ جولیا نے پوچھا۔
"ابھی جیپ کے اندر آکسیجن موجود ہے ——— تھوڑی دیر بعد یہ ختم ہو جائے گی ——— کیونکہ باہر ریت کی زیادتی کی وجہ سے آکسیجن کا تناسب خاصا کم ہے ——— اس لئے جب تک آکسیجن ملتی رہے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

گی۔ طوفانی ہواؤں میں ڈوبتے رہیں گے اور پھر ———" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"وہ صفدر کیا اس ہوا میں داخل ہوا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے اچانک پوچھا۔
"ہاں! ——— وہ احمق بغیر کسی حفاظتی انتظام کے اندر داخل ہو گیا ہے" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔
اور ان سب کے چہرے بُری طرح لٹک گئے۔ اب اتنے احمق تو وہ نہ تھے کہ اس قدر خوفناک اور طوفانی ہواؤں میں داخل ہونے والے انسان کے انجام کو نہ سمجھ سکیں۔
"صفدر ہم سب میں زیادہ ذہین تھا ——— مجھے لگتا ہے کہ تم نے جان بوجھ کر اُسے یہاں داخل کرا کر مروایا ہے ——— یہ سب تمہارا قصور ہے ——— تم نے سوچا ہو گا کہ کہیں وہ تم سے آگے نہ نکل جائے" یکلخت جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور عمران حیران ہو کر جولیا کو دیکھنے لگا۔
"مجھے کیا ضرورت تھی صفدر کو مروانے کی" ——— عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔ اس کا لہجہ بیحد سرد تھا۔
"مس جولیا! ——— عمران نے ہزاروں بار صفدر کی جان اپنی جان خطرے میں ڈال کر بچائی ہے ——— اس لئے آپ کا اس طرح سوچنا غلط ہے" ——— کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تو پھر ——— تو پھر ———" جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ لئے۔ اور عمران سمجھ گیا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کہ شدید ذہنی دباؤ اور صفدر کے انجام کا سوچ کر جولیا کی یہ حالت ہوئی ہے۔

"وہ زندہ ہوگا ——— تم فکر نہ کرو ——— وہ سپر ایجنٹ ہے کوئی عام آدمی نہیں ہے" ——— عمران نے مسکرا کر کہا وہ اس ماحول کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

"بکواس مت کرو ——— مت نام لو اس کا ——— سب تمہارا قصور ہے میں کہہ رہی ہوں" ——— جولیا اس طرح چیخی جیسے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔

اسی لمحے اچانک جیپ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور وہ سب جھٹکا لگنے سے تیزی سے آگے کی طرف جھکے اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر ان سب کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ گئیں کہ جیپ انتہائی تیزی سے جھک کر ریت کے اندر اس طرح دھنسی جا رہی تھی جیسے دلدل میں کوئی چیز دھنس جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جیپ کا انجن بھی خود بخود بند ہو گیا۔

"اوہ! ——— یہ یقیناً ریت کی دلدل ہے" ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

جیپ کا انجن خود بخود بند ہونے کا مطلب تھا کہ وہ اب باہر نہیں نکل سکتی تھی اور باہر خوفناک اور طوفانی ہواؤں کی وجہ سے وہ نکل نہ سکتے تھے۔

"باہر چلو ——— اس طرح ریت میں دفن ہو کر مرنے سے بہتر ہے کہ ہواؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے مر جائیں" ——— عمران یکلخت اچھل کر پچھلے حصے کی طرف بڑھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران ڈھکن کھولتا۔ جیپ ریت میں مکمل طور

RAFREXO@HOTMAIL.COM

پر دفن ہو چکی تھی۔ اور اب عقبی ڈھکن کھلنا بھی ناممکن ہو گیا تھا۔ اس پر بھی ٹنوں کے حساب سے ریت آ گئی تھی۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا" ——— عمران نے ڈھیلا ہو کر ایک سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور خوفناک موت نے ان کی آنکھوں کو دھندلا کر رکھ دیا۔ یقینی اور خوفناک موت۔

جیپ مسلسل نیچے ہی نیچے دھنستی جا رہی تھی۔ اور اب نجانے اس پر کس قدر ریت آ چکی تھی۔ اس کا وہ اندازہ ہی نہ لگا سکتے تھے۔ ریت میں زندہ دفن ہو کر مرنے کا تو شائد انہوں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ لیکن اب ان کے ساتھ ایسا ہو رہا تھا اور وہ بے بس تھے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"سر! ـــــ وہ آدمی زندہ ہے" ـــــ اچانک کمرے میں داخل ہونے والے ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے کہا۔

"کیا مطلب! ـــــ زندہ ہے ـــــ وہ کیسے ـــــ اس قدر طوفانی ہواؤں میں پھنس کر وہ زندہ کیسے رہ سکتا ہے" ـــــ کمرے میں بیٹھے ہوئے کرنل ٹاڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں خود اس کی موت کا یقین تھا کرنل! ـــــ لیکن وہ حیرت انگیز طور پر زندہ ہے ـــــ مگر اس کی حالت انتہائی خطرناک ہے اور ڈاکٹر اُسے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں! ـــــ اُسے زندہ رہنا چاہیئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ درحقیقت وہ ہے کون ـــــ اور کس طرح اس صحرا میں داخل ہوا ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"اسی بات پر تو ہم سب حیران ہیں ـــــ یہاں سے پورے صحرا کی چیکنگ ہوتی ہے ـــــ صحرا کی بیرونی مشینیں بھی مسلسل صحیح کام کر رہی ہیں اور ایک چڑیا بھی ان مشینوں کی زد میں آئے بغیر اندر داخل نہیں ہو سکتی ـــــ لیکن یہ آدمی نہ صرف اندر داخل ہو گیا بلکہ مشینوں نے اسے چیک بھی نہیں کیا ـــــ میں نے بھی ڈاکٹروں کو اسی لئے اس کی جان بچانے کا حکم دیا ہے تاکہ میں یہ معلوم کر سکوں کہ آخر وہ اندر داخل کیسے ہوا" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس سنٹر کا انچارج ڈاکٹر سمتھ تھا اور اس وقت وہ اپنے مخصوص دفتر میں تھا جہاں ہر طرف دیواروں پر بڑی بڑی سکرینیں لگی ہوئی تھیں اور ہر سکرین پر صحرا کے مختلف حصوں کا منظر نظر آ رہا تھا۔ لیکن ساری سکرینوں پر منظر یکساں تھے۔ ریت اُڑاتی ہوئی طوفانی ہوائیں اور بس۔ پہلے پہل تو کرنل ٹاڈ بھی دلچسپی سے ان سکرینوں کو دیکھتا رہا۔ لیکن پھر جلد ہی بور ہو گیا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے ڈاکٹر سمتھ" ـــــ کرنل ٹاڈ نے پوچھا۔

"لیبارٹری کے انچارج بوڑھے ڈاکٹر ناٹسی ہیں ـــــ ویسے وہاں زیادہ تر آٹومیٹک مشینیں ہیں ـــــ صرف چند افراد کام کرتے ہیں ـــــ ان کی رہائش بھی وہیں لیبارٹری کے اندر ہی ہے ـــــ چونکہ یہ سب ایسے سائنسدان ہیں جو نہ صرف کنوارے ہیں بلکہ پیچھے بھی ان کا کوئی نہیں ہے ـــــ اس لئے وہ لیبارٹری سے باہر شاذ و نادر ہی جاتے ہیں ـــــ وہاں حکومت نے انہیں اس طرح کی سہولتیں مہیا کر رکھی ہیں کہ جیسے وہ لیبارٹری کی بجائے کسی جنت میں ہوں" ـــــ ڈاکٹر سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"کیا لیبارٹری کے اندر عورتیں بھی ہیں" ——— ؟ کرنل ٹاڈ نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے جناب! ——— حوروں کے بغیر جنت کا کیا لطف ——— حکومت نے وہاں چھ انتہائی خوبصورت، پُرشباب اور نوجوان عورتیں بھجوائی ہوئی ہیں جو ان سائنسدانوں کی رہائش گاہ تک ہی محدود رہتی ہیں ہیں لیبارٹری تک وہ نہیں جا سکتیں ——— اور ان کا کام ان سائنسدانوں کی خدمت کرنا ہے ——— ہر قسم کی خدمت" ——— ڈاکٹر سمتھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— پھر تو یہ سائنسدان واقعی مزے کر رہے ہوں گے"۔ کرنل ٹاڈ نے اپنی عیاشانہ فطرت سے مجبور ہو کر کہا۔

"ارے جناب کیسے مزے ——— یہ سب نجانے کس قدر کٹھور ہیں کہ بس ہر وقت لیبارٹری میں گھسے رہتے ہیں ——— خاص طور پر ڈاکٹر تاشی وہ تو جیسے انسان ہی نہیں ہے ——— بس وہیں لیبارٹری میں ہی چند گھنٹے سو لیتا ہے اس کے لئے مخصوص لڑکی کا نام سویٹی ہے۔ انتہائی خوبصورت اور شاندار لڑکی ہے جناب! ——— لیکن سخت بور ہے بس کبھی کبھی بور ہو کر یہاں آ جاتی ہے" ——— ڈاکٹر سمتھ نے معنی خیز انداز میں کہا۔

"اوہ اچھا! ——— کیا اس سے میری ملاقات ہو سکتی ہے" ——— کرنل ٹاڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتی ——— ساری لڑکیوں سے ہو سکتی ہے۔ آپ حکومت کی طرف سے اب سنٹر اور لیبارٹری کے معاملات میں حرفِ آخر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کا درجہ رکھتے ہیں ——— آپ کے حکم کی تعمیل سب پر فرض ہے"۔ ڈاکٹر اسمتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر اسمتھ! ——— میں نے تو بس یہاں کچھ دن رہنا ہے تاکہ کسی متوقع حملے سے لیبارٹری کو بچایا جا سکے ——— لیکن یہاں آ کر میں محسوس کر رہا ہوں کہ یہاں میرا رہنا فضول ہے۔ یہاں کون داخل ہو سکتا ہے" ——— کرنل ٹاڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— یہ بات تو ہے ——— بہرحال آپ جب بھی حکم کریں گے سویٹی آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے گی ——— وہ بیچاری تو ایسے مواقع ڈھونڈتی ہے" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور کرنل ٹاڈ کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"ویری گڈ! ——— تب تو اس خشک جگہ پر کچھ روز رہا جا سکتا ہے۔ ویسے آپ پتہ کرائیں کہ اس آدمی کی کیا پوزیشن ہے تاکہ میں اس سے ضروری بات چیت کر سکوں" ——— کرنل ٹاڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ نے سر ہلایا اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر ——— ڈاکٹر ٹموتھی سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ٹموتھی! ——— آپ کے مریض کی اب کیا پوزیشن ہے ——— ؟ ڈاکٹر اسمتھ نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"اوہ! ——— اس کی مکمل ڈریسنگ کر دی گئی ہے جناب! ——— اس کی حالت ویسے تو خطرے سے باہر ہے کیونکہ اسے نہ تو اندرونی چوٹیں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

آئی ہیں اور نہ ہی اس کو کوئی فریکچر آیا ہے ـــــ البتہ اس کے جسم کی کھال ریت کے ذرات کی رگڑ سے پھٹ گئی تھی جس کی ڈریسنگ ہوگئی ہے ـــ لیکن ہوا کے خوفناک دباؤ کی وجہ سے اس کا ذہن متاثر ہوا ہے اس لئے ابھی اُسے ہوش نہیں آیا" ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے۔

"کتنا وقت لگے گا اُسے ہوش میں آنے تک" ـــــ؟ ڈاکٹر اسمتھ نے پوچھا۔

"حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا سکتا ـــــ اندازہ ہے کہ آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر ہوش میں آجائے گا" ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی نے جواب دیا۔

"او۔کے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر آٹھ گھنٹے کہہ رہا ہے ـــــ ہوسکتا ہے زیادہ وقت بھی لگ جائے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے رسیور رکھ کر کرنل ٹاڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ فی الحال میں آٹھ گھنٹوں کے لئے فارغ ہوں ـــــ کیا وہ سویٹی دن کے وقت ادھر نہیں آسکتی" ـــــ؟ کرنل ٹاڈ نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں آسکتی ـــــ لیکن اس کے لئے لیبارٹری اور سنٹر کا رابطہ گیٹ کھلوانا پڑے گا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔

"کیا اس کے کھلوانے میں کوئی رکاوٹ ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے حیران ہوکر پوچھا۔

"جی ہاں! ـــــ اصول کے مطابق ہفتے میں صرف ایک روز سپلائی

کے لئے گیٹ کھلتا ہے ـــــ اس کے علاوہ اگر کھلوانا ہو تو ڈاکٹر نالٹسی سے نہ صرف باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے ـــــ بلکہ اُسے وجہ بھی بتانی پڑتی ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تو سپلائی کے لئے کونسا دن مقرر ہے" ـــــ؟ کرنل ٹاڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"منگل کا دن ـــــ اسی روز باہر سے سپلائی آتی ہے ـــــ آپ کو تو سپیشل انتظامات کے تحت لایا گیا ہے ـــــ ورنہ ہیلی کاپٹر صرف منگل کے روز صبح کو یہاں سپلائی لے کر آتے ہیں اور اسی روز صبح کو گیٹ کھلتا ہے اور پھر شام کو دوبارہ بند ہوجاتا ہے ـــــ لڑکیاں منگل کے روز صبح ہی یہاں آجاتی ہیں اور شام کو واپس چلی جاتی ہیں ـــــ لیکن اگر آپ کہیں تو گیٹ کو خصوصی طور پر کھلوالیا جائے ـــــ اس کے لئے آپ کو خود ڈاکٹر نالٹسی سے بات کرنا ہوگی اور اُسے مطمئن کرنا ہوگا ـــــ وہ بے حد سنکی اور جھکی آدمی ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بات کراؤ ـــــ میں بات کرتا ہوں ـــــ ایسے سنکی اور جھکی آدمیوں کو میں ڈیل کرنا جانتا ہوں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ سر ہلاتا ہوا اُٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کے ایک خانے سے ایک وائرلیس ٹیلیفون باہر نکالا اور اُسے لاکر میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے اس کے مختلف بٹن دبائے تو فون کے نچلے حصے میں ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہوگئی۔

"یہ رسیور لیجئے ـــــ ابھی ڈاکٹر نالٹسی کی شکل سکرین پر نظر آئے گی تو رابطہ قائم ہوجائے گا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے رسیور کرنل ٹاڈ کی طرف

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اُسے میرے متعلق پہلے سے اطلاع مل چکی ہے کہ نہیں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل جناب! ـــــ ان کی اجازت کے بغیر تو آپ سنٹر میں بھی داخل نہ ہو سکتے تھے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل ٹاڈ نے سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر اسمتھ نے فون پر لگے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر آخری نمبر ڈائل کر کے اس نے جیسے ہی انگلی ہٹائی یکلخت سکرین پر ایک سفید داڑھی والے بوڑھے آدمی کی تصویر نظر آنے لگی۔ اس کے چہرے پر عینک تھی اور سفید بال بُری طرح بکھرے ہوئے تھے۔ وہ اتنا بوڑھا تھا کہ اس کی بھنویں تک سفید تھیں۔ چہرہ اس قدر سوکھا ہوا تھا کہ جیسے سوکھی کھجور ہوتی ہے۔

"کیا بات ہے" ـــــ یکلخت ایک چیختی ہوئی ناخوشگوار آواز رسیور میں سے نکلی۔

"میں کرنل ٹاڈ ہوں بلیک ایجنٹ" ـــــ کرنل ٹاڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے ـــــ میں تمہارا فوٹو دیکھ چکا ہوں" ـــــ ڈاکٹر نائسی نے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"میں ڈاکٹر اسمتھ کو حکم دے رہا ہوں کہ وہ لیبارٹری اور سنٹر کا رابطہ گیٹ کھول دے ـــــ کیونکہ میں اپنے طور پر اس سارے سسٹم کو چیک کرنا چاہتا ہوں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں چیک کرنے کی" ـــــ ڈاکٹر نائسی نے ناخوشگوار

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

رہنے کے بعد وہ دوبارہ بول پڑا۔

"آپ یہاں سے تو بہرحال چلے جائیں گے ـــــ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کسی طرح مجھے یہاں سے ٹرانسفر کرا دیں" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا

"اوہ اچھا! ـــــ کیوں! آپ یہاں خوش نہیں ہیں" ـــــ؟ کرنل ٹاڈ نے چونکتے ہوئے کہا اور اب وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر اسمتھ کیوں اس کے لئے اتنا کچھ کر رہا ہے۔

"مجھے یہاں دو سال ہو گئے ہیں ـــــ اور اس دوران میں واپس گھر بھی نہیں جا سکا ـــــ اب واقعی میں یہاں تنگ آ گیا ہوں ـــــ اگر آپ چاہیں تو میرا ٹرانسفر ہو سکتا ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

"کون کرتا ہے آپ کا ٹرانسفر" ـــــ؟ کرنل ٹاڈ نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"ڈائریکٹر جنرل موسمیات میتھو" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔

"آپ یہاں سے کہاں جانا چاہتے ہیں" ـــــ؟ کرنل ٹاڈ نے پوچھا۔

"واپس دارالحکومت ـــــ میرا گھر وہیں ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔

"تو یوں سمجھ لیں کہ آپ کا ٹرانسفر ہو گیا ـــــ ڈائریکٹر جنرل میتھو میرا ذاتی دوست ہے ـــــ آپ قطعاً بے فکر رہیں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ مسرت سے اچھل پڑا۔

"اوہ! ـــــ بہت بہت مہربانی ـــــ یہ آپ کا مجھ پر ذاتی احسان ہو گا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا اور کرنل نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ البتہ وہ دل ہی دل میں ڈاکٹر اسمتھ کی سادہ لوحی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پر ہنس رہا تھا۔ بھلا کرنل ٹاڈ کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس ڈاکٹر کے ٹرانسفر کے چکر میں پڑے ـــــ لیکن کرنل ٹاڈ نے جان بوجھ کر اس سے وعدہ کر لیا تھا تاکہ ڈاکٹر اسمتھ اور زیادہ دل و جان سے اس کی خدمت مدارت کرتا رہے۔ یہاں سے واپس جانے کے بعد کس کے پاس فرصت ہو گی کہ وہ اس جیسے ڈاکٹر کا کام کرتا پھرے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" باس! ـــــ لیبارٹری سے مس سویٹی تشریف لائی ہیں" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ یس! ـــــ اُسے یہاں بھجوا دو ـــــ اور سنو! ـــــ راکی سے کہنا کہ وہ کھلے دروازے پر ہی پہرہ دیتا رہے۔ اس جگہ کو اکیلا نہیں رہنا چاہیئے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر نکل گیا۔

کرنل ٹاڈ کی نظریں البتہ دروازے کی طرف ہی لگی ہوئی تھیں جہاں سے اس لڑکی سویٹی نے آنا تھا جس کی تعریفیں وہ ڈاکٹر اسمتھ سے سُن چکا تھا۔

اور پھر واقعی چند لمحوں بعد دروازہ کھول کر جو لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے شباب اور حُسن نے کرنل ٹاڈ کو متحیر کر دیا۔ اس قدر خوبصورت اور نوجوان لڑکی کا تو اس کے ذہن کیا تصور بھی نہ تھا۔ حالانکہ اس نے تقریباً پوری دنیا گھوم ڈالی تھی اور تقریباً دنیا کے ہر خطے کی خوبصورت عورتوں سے اس کی ملاقات رہی تھی۔ لیکن جو سحر اور کشش اس لڑکی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں تھی وہ شاید کرنل نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ وہ حیرت سے بُت بنا آنے والی کو دیکھتا رہا۔

" یہ سویٹی ہیں کرنل صاحب! ـــــ آپ کی میزبان ـــــ اور سویٹی! یہ کرنل ٹاڈ ہیں ـــــ حکومت ایکریمیا کے بلیک ایجنٹ ـــــ یوں سمجھ لو کہ صدر ایکریمیا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی خوشامد میں خاصا آگے نکلا جا رہا تھا۔

" آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی کرنل ٹاڈ" ـــــ لڑکی نے گنگناتی ہوئی آواز میں کہا اور کرنل ٹاڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی خوشگوار موسیقی اس کے کانوں میں اتر رہی ہو۔

" اوہ! ـــــ آپ کس قدر خوبصورت ہیں مس سویٹی! ـــــ حیرت انگیز حُسن کی مالکہ ہیں آپ" ـــــ کرنل ٹاڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جلدی سے اٹھ کر اس نے سویٹی کا مصافحہ کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

" آپ بھی کسی سے کم نہیں ہیں کرنل! ـــــ آپ جیسا وجیہہ اور مضبوط مرد میری نظروں سے کبھی پہلے نہیں گذرا" ـــــ سویٹی نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے کرنل ٹاڈ کے ہاتھ کو آہستہ سے دبا دیا۔ اور کرنل ٹاڈ کے رہے سہے ہوش بھی یکدم غائب ہو گئے۔

" کچھ پینے پلانے کے لئے منگوایا جائے کرنل" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کرنل ٹاڈ کی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اب کرنل ٹاڈ لازماً اسکی ٹرانسفر کرا دے گا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اوہ! — آپ نے بتایا تو ہے کہ کمرے میں پرانی شراب موجود ہے۔ تو میرے خیال میں وہیں چل کر ہی پینے پلانے کی محفل کیوں نہ جمائی جائے" ——— کرنل ٹاڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

" جیسے آپ کی مرضی — آیئے" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور پھر وہ کرنل ٹاڈ اور سویٹی کو لئے ایک اور کمرے میں آیا۔ یہ کمرہ واقعی انتہائی خوبصورت اور آرام دہ بیڈروم کے طور پر سجا ہوا تھا۔

" اچھا کرنل! — اب مجھے اجازت دیجئے — میں نے دفتر کا کچھ کام بھی نمٹانا ہے ——— ہاں! پھر وہ دروازہ کس وقت بند کرنا ہے" ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔ وہ دراصل براہ راست یہ نہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کرنل ٹاڈ سویٹی کو کب واپس بھیجے گا اس لئے اس نے غچہ دے کر بات کی تھی۔

کیا ضرورت ہے بند کرنے کی ——— جب میں یہاں سے جاؤں گا پھر بند کر دینا" ——— کرنل ٹاڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ سویٹی کو دیکھنے کے بعد اُسے کیسے چند گھنٹوں بعد واپس بھجوا دیتا۔

" لیکن کرنل! — آپ نے اس آدمی سے بھی تو بات کرنی ہے" ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

" اُسے پوری طرح ٹھیک ہونے دو ——— پھر بات بھی ہو جائے گی۔ وہ یہاں سے کہاں جا سکتا ہے" ——— کرنل ٹاڈ اب کسی کام پر آمادہ نظر نہ آ رہا تھا۔

اوکے! — جیسا آپ کا حکم" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ اور پھر اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے میز کی دراز سے سب سے پہلے اپنی پرسنل فائل نکالی جس میں اس کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بیوی اور بچوں کے فوٹو تھے۔

" فکر نہ کرو ڈیئر! ——— اب میں جلد ہی یہاں سے نجات حاصل کر کے مستقل طور پر تمہارے پاس آ جاؤں گا ——— کرنل ٹاڈ اب لازماً میرا کام کر دے گا" ڈاکٹر اسمتھ نے اپنی بیوی کے فوٹو کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل واپس میز کی دراز میں رکھی اور ایک اور فائل نکال کر اپنے دفتری کام میں مصروف ہو گیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر اسمتھ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ڈاکٹر اسمتھ سپیکنگ" ——— ڈاکٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" میں ڈاکٹر ٹموتھی بول رہا ہوں ——— مریض کو حیرت انگیز طور پر جلد ہی ہوش آ گیا ہے ——— اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر ٹموتھی کی آواز سنائی دی۔

" اوہ اتنی جلدی! ——— آپ تو کہہ رہے تھے کہ آٹھ گھنٹوں میں ہوش آئے گا" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں! ——— اندازہ تو یہی تھا ——— لیکن یہ شخص حیرت انگیز قوت ارادی کا مالک لگتا ہے ——— نہ صرف اُسے ہوش آ گیا ہے بلکہ وہ پوری طرح چاق و چوبند بھی ہے ——— حالانکہ میرا خیال تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد بھی وہ کم از کم اڑتالیس گھنٹوں تک تو حرکت بھی نہ کر سکے گا" ——— ڈاکٹر ٹموتھی نے جواب دیا۔

" اوہ! ——— شائد اسی وجہ سے ہی وہ اس قدر خوفناک طوفانی ہواؤں کی زد میں رہنے کے باوجود ہلاک نہیں ہوا تھا ——— ٹھیک ہے کرنل ٹاڈ تو اب بیڈروم سے باہر آنے سے رہا۔ البتہ میں خود آ رہا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوں ـــــ میں خود اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کس طرح صحرا میں داخل ہوا اور اس کا مقصد کیا ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــ میں اُسے ایمرجنسی رُوم سے بڑے کمرے میں بھجوا دیتا ہوں ـــ پھر آپ وہاں اطمینان سے بیٹھ کر اس سے بات چیت کر سکیں گے" ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی نے کہا۔

" ہاں ! ـــ وہاں ٹھیک ہے ـــ میں آرہا ہوں ـــ تھوڑا سا کام نمٹا لوں" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ فائل پر جھک گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

صفدر کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں۔ اس کے منہ سے ایک کراہ سی نکل گئی۔

" اوہ ! ـــ تمہیں ہوش آگیا ـــ حیرت ہے" ـــــ اچانک ایک انسانی آواز سنائی دی اور صفدر کا شعور اس آواز کو سنتے ہی پوری طرح بیدار ہو گیا۔ ورنہ اب تک اس کے ذہن میں طوفانی ہواؤں کا وہی شور گونج رہا تھا۔ جو بیہوش ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں محفوظ ہو چکا تھا۔

صفدر نے اس طرف کو گردن موڑی جدھر سے انسانی آواز سنائی دی تھی۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات خود بخود ابھر آئے۔ کیونکہ اس کے سامنے سفید ایپرن پہنے ایک نوجوان ڈاکٹر کھڑا تھا۔

" میں کہاں ہوں" ـــــ صفدر نے بے اختیار پوچھا۔

" تم یوں سمجھو کہ ہسپتال میں ہو ـــ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تمہیں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اس قدر جلد کیسے ہوش آگیا ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی تو سات آٹھ گھنٹوں کا اندازہ لگا رہا تھا" ـــــ نوجوان نے اس کی نبض چیک کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس کی ناک سے لگی ہوئی آکسیجن ٹیوب ہٹا دی۔ اور ساتھ ہی اس نے صفدر کے بازو میں موجود خون کی بوتل کی سوئی بھی نکال دی اب صرف گلوکوز کی بوتل ہی اس کے بازو میں انجیکٹ ہو رہی تھی۔

"کون سے ہسپتال میں" ـــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اب ماحول اور اپنا جسم دیکھ کر اُسے واقعی یقین آگیا تھا کہ وہ واقعی کسی ہسپتال میں ہے۔ لیکن وہ ان طوفانی ہواؤں سے بچ کر ہسپتال میں کیسے پہنچ گیا۔ یہ بات ابھی تک اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

"موسمیاتی سنٹر کے ہسپتال میں" ـــــ نوجوان ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ لیکن میں یہاں کیسے پہنچ گیا" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"تم زیادہ باتیں نہ کرو تو بہتر ہے ـــــ ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ ایکریمیا سے کوئی کرنل ٹاڈ خصوصی طور پر سنٹر میں آیا ہے ـــــ اور اتفاق سے تم جو بنجارے کس طرح صحرا میں داخل ہو گئے تھے۔ طوفانی ہواؤں میں اُڑتے ہوئے اس ہیلی کاپٹر کے انجن سے ٹکرائے اور اس کی جالی توڑتے ہوئے اندر انجن سے لپٹ کر یہاں سنٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ـــــ لیکن تمہاری حالت بے حد خراب تھی ـــــ تمہاری کھال بُری طرح پھٹ گئی تھی ـــــ پھر کرنل ٹاڈ کے حکم پر تمہارا علاج کیا گیا تاکہ وہ تم سے پوچھ گچھ کر سکے" ـــــ نوجوان ڈاکٹر نے کہا۔ وہ شائد کچھ ضرورت سے زیادہ ہی باتونی تھا۔

"اوہ! ـــــ لیکن پھر تو میرے سارے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں گی" صفدر نے پٹیوں میں لپٹے ہوئے اپنے جسم کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں! ـــــ صرف کھال پھٹی تھی اور ذہن اور دل پر دباؤ تھا ـــــ باقی تم ہر لحاظ سے ٹھیک تھے ـــــ اچھا اب میں جا کر ڈاکٹر ٹموتھی کو بلا لاتا ہوں" ـــــ نوجوان ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا، وہ تیزی سے مڑ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اور صفدر نے اس طرح جان بچ جانے اور سنٹر کے اندر پہنچ جانے پر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو حرکت دی اسے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ لیکن جسم حرکت میں آگیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر صحیح کہہ رہا تھا کہ اس کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اُدھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا وہ نوجوان ڈاکٹر اس کے پیچھے تھا۔

"ارے تم حرکت کر رہے ہو ـــــ لیٹے رہو ـــــ تمہاری حالت کہیں پھر نہ بگڑ جائے" ـــــ آنے والے اُدھیڑ عمر ڈاکٹر نے جلدی سے قریب آتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور صفدر سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

اُدھیڑ عمر ڈاکٹر نے سٹیتھوسکوپ کی مدد سے اس کی چیکنگ شروع کر دی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ بار بار صفدر کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اُسے صفدر کی کھلی اور زندگی سے بھرپور آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔ صفدر کا پورا جسم چہرے اور سر سمیت پٹیوں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں لپٹا ہوا تھا۔ صرف اس کی آنکھیں، ناک اور منہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہ بالکل کسی مصری ممی کی طرح لگ رہا تھا۔

"تم حیرت انگیز قوت ارادی کے مالک ہو مسٹر! ——— تم جیسا کیس میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا" ——— بوڑھے ڈاکٹر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹام ہے ڈاکٹر" ——— صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم صحرا میں کیسے داخل ہو گئے تھے" ——— ؟ ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں ——— میں جیپ پر آرلین جا رہا تھا کہ اچانک جیپ کا سٹیرنگ خراب ہو گیا ——— اور پھر جیپ ایک زوردار دھماکے سے دوڑتی ہوئی الٹ گئی ——— اور پھر میں اس میں سے اچھل کر ہوا میں اڑتا ہوا باہر نکلا ——— لیکن اس کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا جیسے مجھے یکلخت کسی نے فضا میں ہی اٹھا لیا ہو ——— میں اوپر بلندی کی طرف اٹھتا گیا جیسے کوئی طیارہ اوپر اٹھتا ہے اور یکلخت ہزاروں بدروحوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں ——— میرا جسم ہوا میں ہی پٹخنیاں کھانے لگا۔ اس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہ رہا ——— اور اب یہاں ہوش آیا ہے" ——— صفدر نے اپنی طرف سے ایک کہانی گھڑتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے مسٹر ٹام! ——— صحرا کی حدود میں حفاظتی مشینیں موجود ہیں ——— وہ لازماً یہاں کال دیتیں ——— بلکہ ان کی پھینکی ہوئی ریز تمہیں جلا کر راکھ کر دیتیں ——— بہرحال ڈاکٹر اسمتھ جائے اور تم۔ مجھے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ——— ڈاکٹر نے کہا اور تیزی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ البتہ وہ نوجوان ڈاکٹر وہیں رہ گیا۔

"تم نے یقین نہ آنے والی کہانی سنائی ہے مسٹر ٹام" ——— نوجوان ڈاکٹر نے کہا۔

"مجھے خود اب تک ان باتوں پر یقین نہیں آ رہا ——— آپ لوگوں کو کیا یقین آئے گا" ——— صفدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور ڈاکٹر سر ہلا کر رہ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر گلوکوز بند کیا اور صفدر کے بازو سے اس نے سوئی بھی باہر نکال لی۔

"اب آپ کو اس کی ضرورت نہیں رہی ——— البتہ یہ ٹیبلیاں ابھی دو تین روز بعد ہی کھلیں گی" ——— نوجوان ڈاکٹر نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر آ گیا۔

"مریض کو سٹریچر پر ڈالو اور بڑے کمرے میں لے چلو ——— ڈاکٹر اسمتھ اس سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہے ہیں" ——— ڈاکٹر نے کہا۔

"یس ڈاکٹر" ——— نوجوان نے کہا اور ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے سٹریچر کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ میں چل سکتا ہوں ——— سٹریچر کی ضرورت نہیں ہے" ——— صفدر نے کہا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ارے ارے تم لیٹ جاؤ ——— ابھی تم نے ریسٹ کرنا ہے" ——— ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں ڈاکٹر! ——— تم نے میری جان بچائی ہے۔ میں تمہارا ممنون ہوں" ——— صفدر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پہلے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تو ایک لمحے کے لئے وہ لڑکھڑایا پھر سنبھل گیا۔

" حیرت انگیز ـــــ کمال ہے ـــــ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو"۔ اُدھیڑ عمر ڈاکٹر نے کہا۔

" شکریہ ڈاکٹر ! ـــــ ویسے کیا ڈاکٹر اسمتھ بھی آپ کی طرح ڈاکٹر ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ارے نہیں ! ـــــ اس نے موسمیات میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے طب میں نہیں ـــــ وہ اس سنٹر کا انچارج ہے" ـــــ ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر صفدر کا بازو تھامے وہ اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں سے ہوتا ہوا ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ یہاں ایک طرف بیڈ رکھا ہوا تھا جس کے ساتھ ایک کرسی موجود تھی۔ باقی کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

صفدر بیڈ پر لیٹ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ وہ واقعی اتنا چلنے سے تھک گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر سختی اور سنجیدگی نمایاں تھی۔

" اوہ ! ـــــ واقعی اسے ہوش آگیا ہے" ـــــ آنے والے نے حیرت بھرے انداز میں صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے اُدھیڑ عمر ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہ صرف ہوش آگیا ہے ـــــ بلکہ یہ اپنے قدموں پر چل کر بھی یہاں تک آیا ہے ـــــ انتہائی حیرت انگیز آدمی ثابت ہو رہا ہے یہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

مسٹر ٹام" ـــــ اُدھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹام ـــــ تو اس کا نام ٹام ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے سر ہلا کر کہا۔

" ہاں ! ـــــ اس نے یہی نام بتایا ہے ـــــ اور صحرا میں داخل ہونے کی عجیب و غریب اور ناقابل یقین کہانی سنائی ہے اس نے" ـــــ اُدھیڑ عمر ڈاکٹر نے کہا۔

" ڈاکٹر ٹموتھی ! ـــــ یہ ہماری فیلڈ کا کام نہیں ہے ـــــ مسٹر ٹام کی حیرت انگیز صلاحیتوں اور کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ یہ صاحب یقیناً اسی فیلڈ سے تعلق رکھتے ہیں جس سے کرنل ٹاڈ کا تعلق ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ان کا کس فیلڈ سے تعلق ہے ڈاکٹر اسمتھ ! ـــــ کرنل ہیں تو فوجی ہوں گے" ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ارے نہیں ڈاکٹر ! ـــــ وہ بلیک ایجنٹ ہے ـــــ دوسرے لفظوں میں ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ ـــــ وہ بتا رہا تھا کہ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ کوئی غیر ملکی ایجنٹ یہاں کسی مقصد کے لئے داخل ہونا چاہتے ہیں تو وہ انہیں چیک کرنے کے لئے یہاں آیا ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

" اوہ اچھا ! ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ تو کرنل ٹاڈ کیوں نہیں آئے ـــــ ؟ ڈاکٹر ٹموتھی نے کہا۔

" وہ کیسے آسکتا ہے ـــــ تم نے بتایا تھا کہ اسے آٹھ گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آسکتا ـــــ اس لئے وہ آٹھ گھنٹوں کے لئے فارغ ہو گیا۔ اور ظاہر ہے بور تو اس نے ہونا تھا ـــــ اس لئے میں نے لیبارٹری سے سویٹی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کو بلوایا۔ اور اب وہ اس کے ساتھ بیڈ روم میں بند ہے ـــــ اب تو وہ نجانے کب نکلے گا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے سویٹی کو دیکھ کر اچھے اچھوں کے ہوش گم ہو جاتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر! ـــــ سویٹی آج کیسے آ گئی ـــــ لیبارٹری اور سنٹر کا رابطہ گیٹ تو منگل کو کھلتا تھا" ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس نے ڈاکٹر نالٹی سے خصوصی اجازت لی ہے اور اس نے کیا لینی تھی وہ تو الٹا ڈاکٹر نالٹی اس سے ناراض ہونے لگ گیا تھا ـــــ تم تو جانتے ہو کہ کس قدر جھکی اور سنکی آدمی ہے وہ ـــــ میں نے صورت حال کو سنبھالا اور دروازہ کھلنے کی اجازت لی" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ٹموتھی بھی ہنس پڑا۔

" اچھا میں اس مسٹر ٹام سے چند باتیں کر لوں ـــــ اصل گفتگو تو کرنل ٹاڈ ہی کریں گے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور تیزی سے صفدر کی طرف بڑھ آیا۔

صفدر بیڈ پر خاموش لیٹا ہوا دونوں ڈاکٹروں کی باتیں سن رہا تھا۔

" ہاں تو مسٹر ٹام! ـــــ تم صحرا میں کیسے داخل ہوئے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میں نے پہلے ڈاکٹر ٹموتھی کو بتایا ہے ـــــ آپ کو بھی بتا دیتا ہوں" صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے دوبارہ وہی کہانی ڈاکٹر اسمتھ کو بھی سنا دی۔

" ایسا ہونا ناممکن ہے مسٹر ٹام! ـــــ اور کرنل ٹاڈ بڑا سخت آدمی ہے ـــــ اس لئے سوچ لو کہ تم نے اسے کیا بتانا ہے اور کیا نہیں بتانا"

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ڈاکٹر اسمتھ نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کر واپس مڑ گیا۔

" اس آدمی کی حفاظت کرنی ہو گی" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے ڈاکٹر ٹموتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ڈاکٹر گاسکر یہاں موجود رہیں گے ـــــ ویسے یہاں سے یہ کہاں جا سکتا ہے" ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی نے کہا۔

واقعی یہ یہاں سے کہاں جا سکتا ہے ـــــ ٹھیک ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر ٹموتھی سمیت کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ دروازہ باہر سے بند ہو گیا۔ وہ نوجوان ڈاکٹر جس کا نام گاسکر تھا دروازہ بند ہوتے ہی بڑبڑاتا ہوا صفدر کے بیڈ کے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" مجھے مریض کے ساتھ کمرے میں بند کر دیا ـــــ اور خود حرامی سویٹی کے ساتھ عیش کر رہا ہے ـــــ یہ سویٹی بھی بس ایسی ہی لڑکی ہے ـــــ میں نے تو بے شمار بار کوشش کی ہے ـــــ لیکن مجھے اس لڑکی نے گھاس تک نہیں ڈالی اور خود اس کرنل کے ساتھ کمرے میں چلی گئی ہے ہونہہ" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے غصیلے انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

" یہ سویٹی تمہاری محبوبہ ہے کیا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ صرف بڑے آدمیوں کی محبوبہ ہے ـــــ لیبارٹری میں بھی وہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نالٹی کی محبوبہ ہے ـــــ اور یہاں بھی وہ ڈاکٹر اسمتھ کو گھاس ڈالتی ہے ـــــ یا پھر اب وہ اس کرنل ٹاڈ کی بغل میں گھس گئی ہے ـــــ حالانکہ میرا جسم بھی بالکل کرنل ٹاڈ جیسا ہے اس میں کوئی سرخاب کے پر تو نہیں لگے ہوئے" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کسی روز اُسے زبردستی پکڑ لو" ـــــ صفدر نے کہا۔

"کیسے پکڑ لوں ـــ ایک لمحے وہ مجھے اُلٹا لٹکا دیں گے" ـــ ڈاکٹر گاسکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عشق میں ایسی باتیں نہیں سوچی جاتیں ـــ بعد میں کیا ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا ـــ ویسے بھی یہ سویٹی کونسی پارسا عورت ہے" ـــ صفدر نے جواب دیا۔

"اب یہ کرنل ٹاڈ جائے تو پھر ہی کچھ ہو سکتا ہے ـــ اور یہ نجانے کب دفع ہو ـــ مجھے یقین ہے کہ وہ سویٹی کو دیکھنے کے بعد ہوش و حواس کھو بیٹھا ہو گا ـــ سویٹی ایسی ہی لڑکی ہے ـــ اب دیکھو! لیبارٹری کا دروازہ جو صرف منگل کو کھلتا تھا اس وقت کھلا ہوا ہو گا ـــ حالانکہ یہ خلاف قانون ہے ـــ لیکن کون پوچھتا ہے" ـــ ڈاکٹر گاسکر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو میں ابھی سویٹی کو تمہاری جھولی میں ڈال سکتا ہوں بس ذرا ہمت کرنی پڑے گی" ـــ صفدر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ـــ کیسے" ـــ ڈاکٹر گاسکر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تم کسی طرح مجھے اس کمرے تک کسی کی نظروں میں آئے بغیر پہنچا دو جہاں کرنل ٹاڈ اور سویٹی موجود ہیں ـــ اور اگر میک اپ باکس بھی مل جائے تو پھر میں تمہیں کرنل ٹاڈ کا روپ دے دوں گا ـــ اور کرنل ٹاڈ کو بیہوش کر کے کہیں پھینک دیں گے ـــ سویٹی یہی سمجھتی رہے گی کہ وہ کرنل ٹاڈ کے پاس ہے ـــ حالانکہ تم اس کے پاس ہو گے"

صفدر نے کہا۔

"اوہ! ـــ لیکن آخر کرنل ٹاڈ کو ہوش تو آ ہی جائے گا پھر" ڈاکٹر گاسکر نے چونک کر کہا۔

"تو پھر تمہیں تو کوئی راستہ معلوم ہو گا ـــ اُسے باہر طوفانی ہواؤں میں پھینک دو اور خود مستقل کرنل ٹاڈ بن جاؤ ـــ اور خوب عیش کرو" ـــ صفدر نے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ہو بہو کرنل ٹاڈ کیسے بن سکتا ہوں ـــ؟ اور دوسری بات یہ کہ پھر ڈاکٹر گاسکر کہاں جائے گا" ـــ؟ ڈاکٹر گاسکر نے کہا۔

"میں میک اپ کے کام میں ماہر ہوں ـــ ہالی وڈ کا سب سے بڑا میک اپ ماسٹر ہوں ـــ تمہیں کرنل ٹاڈ بنانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے باقی رہی یہ بات کہ ڈاکٹر گاسکر کہاں جائے گا ـــ تو تم کرنل ٹاڈ کو باہر پھینک کر یہ ظاہر کرو کہ باہر ڈاکٹر گاسکر گیا ہے" ـــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ واقعی ایسا ہو سکتا ہے ـــ اور پھر میں کرنل ٹاڈ کے میک اپ میں نہ صرف عیش کر سکتا ہوں۔ بلکہ اس جہنم سے باہر بھی جا سکتا ہوں ـــ لیکن میک اپ باکس کہاں سے لیں۔ وہ تو یہاں موجود نہیں ہے" ـــ ڈاکٹر گاسکر نے کہا۔

"کرنل ٹاڈ کا سامان کہاں ہے ـــ اس میں لازماً یہ چیزیں موجود ہوں گی" ـــ صفدر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں! ـــ اس کا بیگ زیرو روم میں موجود ہے۔ اس میں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہے تو میں نکال لاتا ہوں ـــــ لیکن میں کیسے پہچانوں گا کہ میک اپ باکس کونسا ہے" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے مایوس لہجے میں کہا۔

تم ایسا کرو کہ وہ بیگ ہی یہاں لے آؤ ـــــ میں خود اس میں سے مطلب کی چیزیں نکال لوں گا ـــــ سوچ لو۔ ہمیشہ کے مزے ہیں"۔ صفدر نے اُسے اکساتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ لیکن تم ایسا کیوں کر رہے ہو" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"میرے ساتھ تم یہ رعایت کر دینا کہ مجھے یہاں سے کسی طرح باہر بھجوا دینا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر گاسکر سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں سب کچھ کروں گا ـــــ بس مجھے سوئٹی چاہیئے" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی صفدر بستر سے اٹھا اور اس نے باقاعدہ ہاتھ پاؤں ہلانے شروع کر دیئے۔ جیسے کوئی شخص صبح کو ورزش کرتا ہے چونکہ اس کے گھٹنوں اور کہنیوں پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اس لئے وہ اپنے بازوؤں اور گھٹنوں کو پوری طرح حرکت نہ دے سکتا تھا۔ لیکن تھوڑی سی حرکت کے بعد یہ پٹیاں خود بخود قدرے ڈھیلی پڑ گئیں اور اب صفدر آسانی سے حرکت میں آسکتا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو صفدر جلدی سے دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا۔ دروازے سے ڈاکٹر گاسکر اندر داخل ہوا اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔

"بڑی مشکل سے لایا ہوں ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی وہاں موجود تھا۔ اتفاقاً وہ اٹھ کر باتھ رُوم میں گیا تو میں جلدی سے بیگ اُڑا لایا" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ ایک عام سا ڈاکٹر تھا اس لئے اتنے سے کام نے ہی اس کے ذہن پر خاصا دباؤ ڈال دیا تھا۔

صفدر کراہتا ہوا اٹھا جیسے اُسے اٹھنے میں بڑی تکلیف ہو رہی ہو۔ وہ ڈاکٹر گاسکر پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ زیادہ تیزی سے حرکت نہیں کر سکتا۔ ورنہ ہو سکتا تھا کہ ڈاکٹر گاسکر اس کی طرف سے مشکوک ہو جاتا۔ کیونکہ اُسے تو بہرحال یہی بتایا گیا تھا کہ صفدر کوئی بہت بڑا مجرم ہے۔

صفدر نے چند لمحوں کی کوششوں کے بعد بیگ کھول لیا۔ بیگ میں مختلف قسم کا اسلحہ تو موجود تھا لیکن میک اپ باکس ٹائپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ شائد کرنل ٹاڈ نے اس کی ضرورت ہی محسوس نہ کی ہو۔

"اس میں تو صرف اسلحہ بھرا ہوا ہے" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے مایوس لہجے میں کہا۔

"ہاں" ـــــ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹے سائز کا پستول نکال لیا جس پر بڑا فیس سائلنسر لگا ہوا تھا۔ اور اس کا چیمبر بھی بھرا ہوا تھا۔

"تم کبھی لیبارٹری میں گئے ہو ڈاکٹر" ـــــ صفدر نے پستول کو ویسے ہی اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ ایک دو بار گیا ہوں ـــــ کیوں" ـــــ؟ ڈاکٹر گاسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تو پھر مجھے لیبارٹری لے چلو" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مگر ـــ وہ سویٹی ـــ اور تم تو ـــ" ڈاکٹر گاسکر نے کہنا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ گھگھیا کر خاموش ہو گیا۔ کیونکہ صفدر نے پستول کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی تھی۔

"ایک لمحے میں گولی تمہارے دماغ میں اتر جائے گی سمجھے! ـــ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے لیبارٹری میں لے چلو" ـــ صفدر کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔ اس کی آواز میں شدید غراہٹ اور درندگی کا عنصر ابھر آیا تھا۔ اور ڈاکٹر گاسکر کا جسم خوف کی شدت سے بری طرح لرزنے لگا

"مم ـــ مم ـــ مگر تم تو چل نہیں سکتے" ـــ ڈاکٹر گاسکر نے رونے والے انداز میں کہا۔

میں چل سکوں یا نہ چل سکوں ـــ میری انگلی ٹریگر پر حرکت کر سکتی ہے جلدی کرو چلو ـــ اور سن لو! ـــ اگر تم نے کسی کو اشارہ کرنے کی کوئی کوشش کی تو پلک جھپکنے میں گولی سے اڑا دوں گا" ـــ صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ سے دھکا دے کر اسے دروازے کی طرف موڑ دیا۔

"لیکن وہ ڈاکٹر ٹموتھی ـــ اس کا کمرہ راستے میں ہے" ـــ ڈاکٹر گاسکر نے کہا۔

"تم چلو تو سہی" ـــ صفدر نے خشک لہجے میں کہا اور پھر ڈاکٹر گاسکر آگے اور اس کے پیچھے پستول اٹھائے صفدر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ صفدر نے کھلے ہوئے بیگ کو ڈوری کی مدد سے اپنے کاندھے سے لٹکا لیا تھا۔ میک اپ باکس نہ ملنے کی وجہ سے صفدر نے اپنا پروگرام

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تبدیل کر دیا تھا۔ ورنہ پہلے اس کا پروگرام یہ تھا کہ وہ میک اپ باکس ملنے کے بعد ڈاکٹر گاسکر کا خاتمہ کر کے خود اس کا میک اپ کرے گا۔ کیونکہ جسامت اور قد میں وہ تقریباً صفدر سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن میک اپ باکس نہ ملنے کی وجہ سے اب اس نے براہ راست لیبارٹری میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پہلے اس کا ارادہ یہ بھی تھا کہ وہ ڈاکٹر گاسکر کے روپ میں جا کر کرنل ٹاڈ کا خاتمہ کرے گا اور پھر لیبارٹری میں داخل ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے اب ایسا نہ ہو سکتا تھا۔ نجانے یہ سنٹر کہاں کہاں تک پھیلا ہوا تھا۔ اور نجانے یہاں کتنے مسلح افراد موجود ہوں۔ اس لئے اس نے یہی سوچا کہ لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ویسے بھی وہ فوری طور پر کسی بلیک ایجنٹ سے جسمانی طور پر لڑنے کا اپنے آپ کو قابل نہ سمجھ رہا تھا۔ کیونکہ بہرحال وہ موت کے منہ سے نکلا تھا اور یہ بھی شاید اسی کی ہمت تھی کہ اس حالت میں بھی وہ ایکشن میں آ گیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل ٹاڈ صرف عیاشی کی وجہ سے فی الحال اس کی طرف توجہ نہیں دے رہا۔ ورنہ وہ اب تک صفدر سے لازماً ٹکرا چکا ہوتا۔ اور صفدر بلیک ایجنٹوں کے بارے میں جانتا تھا کہ یہ لوگ ہر لحاظ سے سپر ایجنٹ ثابت ہوتے ہیں۔ انتہائی سفاک۔ تیز ترین۔ چالاک اور عیار۔ اس لئے صفدر اس کے ہوشیار ہونے سے پہلے کم از کم اپنا مشن مکمل کر لینا چاہتا تھا۔

دروازے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتے ہوئے دائیں طرف کو جیسے ہی مڑے، اچانک دروازے سے ڈاکٹر ٹموتھی باہر نکلا۔

"ارے یہ مریض اور تم یہاں" ـــ ڈاکٹر ٹموتھی نے یکلخت حیرت بھرے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

لہجے میں کہا۔

"پپ۔۔۔پپ ۔۔۔ پستول" ۔۔۔۔ ڈاکٹر گاسکر نے یکلخت چیخ کر کہنا چاہا۔

اور پستول کا لفظ سنتے ہی ڈاکٹر ٹموھتی نے بجلی کی سی تیزی سے واپسی کے لئے دروازے میں چھلانگ لگائی۔ وہ شاید اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لینا چاہتا تھا تاکہ خود بھی محفوظ ہو سکے اور باقی سٹر کو بھی صفدر کے خلاف حرکت میں لا سکے۔ لیکن ابھی اس کا جسم دروازہ کراس کر ہی رہا تھا کہ صفدر نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر ٹموھتی بُری طرح چیختا ہوا وہیں دروازے میں ہی ڈھیر ہو گیا۔

ڈاکٹر گاسکر نے یکلخت گھوم کر صفدر کے پستول والے ہاتھ کو پکڑنا چاہا اور وہ ہاتھ ڈال لینے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے صفدر نے اچھل کر گھٹنا اس کے پیٹ میں مارا اور ڈاکٹر گاسکر بُری طرح چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر گر گیا۔ صفدر نے ایک اور ضرب اس کی پسلیوں پر لگائی اور ڈاکٹر گاسکر کے حلق سے ایسے چیخ نکلی جیسے چیخ کے ساتھ ہی اس کی رُوح بھی جسم سے باہر نکل رہی ہو۔ وہ فرش پر پڑا بُری طرح تڑپنے لگا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ۔۔۔۔ صفدر نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کی نال اس کے سینے کی طرف کر دی۔

"مم۔۔۔مم۔۔۔ معاف کر دو ۔۔۔ مجھے مت مارو" ۔۔۔۔ ڈاکٹر گاسکر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ موت کے خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

میں کہتا ہوں ۔۔۔ کھڑے ہو جاؤ ۔۔۔ اور اب اگر تم نے ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو" ۔۔۔۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر گاسکر بجلی کی سی تیزی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے اگر اُسے ایک لمحہ بھی دیر ہوئی تو موت کا پنجہ اس کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔

"اب سیدھی طرح لیبارٹری کے دروازے کی طرف لے چلو ۔۔۔ اور یہ بھی سُن لو کہ اب اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں معاف نہیں کروں گا" صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر گاسکر سر ہلاتا ہوا مڑا اور پھر اسی دروازے کی طرف بڑھنے لگا جس کے درمیان ڈاکٹر ٹموھتی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ گولی اس کی پشت میں داخل ہو کر سیدھی دل میں گھس گئی تھی اس لئے وہ بیچارہ زیادہ دیر پھڑک بھی نہ سکا تھا۔

"لاش پھلانگ جاؤ ۔۔۔ جلدی" ۔۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور ڈاکٹر گاسکر لاش پھلانگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے لاش پھلانگ کر اندر داخل ہو گیا۔ اُسے ڈاکٹر ٹموھتی کو گولی مارنے کا افسوس ضرور تھا۔ کیونکہ ڈاکٹر ٹموھتی نے بہرحال اُسے موت کے منہ میں جانے سے بچانے کے لئے اپنی مہارت استعمال کی تھی۔ لیکن یہاں چونکہ اس کی اپنی بقا کے ساتھ ساتھ اس کے فرض کا بھی تقاضا تھا اس لئے اس کے سوا اور کوئی دوسری صورت بھی نہ تھی۔ اگر صفدر اُسے گولی نہ مارتا تو پھر اس کا اپنا بچ نکلنا بھی ناممکن ہو جاتا۔

کمرے کے بند دروازے سے نکل کر وہ ایک اور راہداری میں آئے جس کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

"سنو! ۔۔۔ اس طرف اور کتنے آدمی ہیں" ۔۔۔۔؟ صفدر نے پوچھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"سارے لوگ سنٹر کی طرف ہیں ـــــ یہ ہسپتال کا حصّہ اس سے علیحدہ ہے ـــــ البتہ دروازے میں راکی موجود ہوگا" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے جلدی سے جواب دیا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

سیڑھیاں اُتر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آگئے جو لفٹ کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ ڈاکٹر گاسکر اب مکمل تعاون کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے دروازہ بند کر کے ایک بٹن دبایا تو کمرہ تیزی سے نیچے اترتا گیا۔

چند لمحوں بعد لفٹ کی حرکت رُک گئی

"باہر راکی ہوگا" ـــــ ڈاکٹر گاسکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ دروازہ کھول کر باہر نکلو" ـــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر جیسے ہی ڈاکٹر گاسکر نے لفٹ کا دروازہ کھولا، صفدر نے جو اس سے دو قدم پیچھے کھڑا تھا یکلخت اچھل کر اس کی پشت پر پوری قوت سے لات ماری اور ڈاکٹر گاسکر بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر باہر راہداری میں جا گرا۔

"ارے ڈاکٹر گاسکر! ـــــ کیا ہوا" ـــــ اچانک ایک تعجب بھری انسانی آواز صفدر کو دائیں طرف سے سنائی دی۔ صفدر نے صرف اس آدمی کی لوکیشن چیک کرنے کے لئے یہ حرکت کی تھی۔ یہ آواز یقیناً راکی کی تھی۔ آواز کی سمت معلوم ہوتے ہی صفدر نے یکلخت باہر چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک لمبا تڑنگا نوجوان تیزی سے فرش پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ڈاکٹر گاسکر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن بھی موجود تھی۔ لیکن صفدر کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

گولی ٹھیک اس کے سینے پر پڑی تھی اور وہ بُری طرح چیختا ہوا مشین گن سمیت نیچے گرا تھا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر اٹھتے ہوئے ڈاکٹر گاسکر کے ہاتھوں میں اس طرح پہنچ گئی جیسے کوئی کرکٹ کا کھلاڑی آسانی سے کیچ لے لیتا ہے۔ اور ڈاکٹر گاسکر نے یکلخت گھوم کر صفدر پر گولی چلانی چاہی لیکن صفدر نے اس کی حرکت کو لاشعوری طور پر سمجھتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ اور اس بار گولی گھومتے ہوئے ڈاکٹر گاسکر کی کنپٹی پر پڑی اور وہ چیخے بغیر ہی دوبارہ فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن جھپٹی اور ریوالور کو اس نے دوبارہ بغل سے لٹکے ہوئے بیگ کے کھلے منہ میں ڈال لیا۔

راہداری کے اختتام پر ایک کامن رُوم طرز کا کھلا سا کمرہ تھا جس کی دیواروں میں بے شمار ڈائل لگے ہوئے تھے۔ اصل مشینری شاید دیواروں کے اندر تھی۔ صرف ڈائل باہر تھے۔ لیکن یہ صرف ڈائل ہی ڈائل تھے ان میں بٹن ایک بھی نہ تھا۔ سامنے والی دیوار درمیان سے کھلی ہوئی تھی اور سامنے ایک کھلی راہداری تھی۔ جس کی چھت پر بھی اسی طرح کے ڈائل سے لگے ہوئے تھے۔ البتہ ان ڈائلوں کے درمیان مختلف رنگوں کے بڑے بڑے گلوب تھے۔

صفدر مشین گن اٹھائے تیزی سے اس راہداری میں داخل ہوا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کھلی دیوار کے بعد اس خفیہ لیبارٹری کا آغاز ہے۔ جسے تلاش کرنے اور جس میں داخل ہونے کے لئے آج تک روسیاہ جیسی سُپر پاور کے ایجنٹ بھی سر ٹکراتے پھر رہے ہیں۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

صفدر نے جیسے ہی راہداری میں قدم رکھا یکلخت چھت پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے گلوب تیزی سے مسلسل جلنے بجھنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی ڈائلوں کی سوئیاں بھی حرکت میں آگئیں۔ لیکن صفدر بے تحاشا دوڑتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

راہداری کے اختتام پر پہلے جیسی دیوار تھی۔ جو پہلی دیوار کی طرح درمیان سے کھلی ہوئی تھی۔ اب راہداری کی چھت سے گونج کی آواز نکلنے لگی تھی۔ اس لئے صفدر نے اپنی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے زور سے چھلانگ لگائی اور اس کھلی ہوئی دیوار سے دوسری طرف نکل گیا۔

لیکن جیسے ہی اس کے قدم زمین پر لگے۔ یکلخت اس کا جسم اس طرح زمین پر گرا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے اور دوسرے لمحے صفدر کو محسوس ہوا کہ وہ زمین سے واقعی چمٹا ہوا ہے اور اس کا جسم بالکل حرکت نہ کر سکتا تھا۔ وہ پشت کے بل زمین پر پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پیر سر کی پشت سب زمین سے پوری طرح چمٹے ہوئے تھے۔ صفدر نے زور لگا کر اچھلنا چاہا۔ لیکن پھر اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ وہ واقعی بے بس ہو چکا تھا۔ اور پھر اسے دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ان آوازوں میں عجیب سی کھنک تھی۔ جیسے دوڑنے والوں نے کسی دھات کے جوتے پہن رکھے ہوں۔ چند لمحوں بعد چار افراد اس کے گرد آ کھڑے ہوئے۔ اور صفدر نے دیکھا کہ واقعی ان کے پیروں میں لوہے کے بوٹ تھے۔ ان میں سے ایک نے صفدر کے ہاتھ میں سے گرنے والی مشین گن اٹھا لی۔ اور صفدر سمجھ گیا کہ زمین سے جو ریز نکل رہی

ہیں وہ لوہے پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔

"جیکر! ـــــ اسے زیرو الیون کا انجکشن لگا دو" ـــــ ایک آدمی نے چیخ کر کہا اور دوسرے آدمی نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک سرنج نکال کر اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ نکال کر وہ جھکا اور پھر اس نے صفدر کے بازو پر بندھی ہوئی پٹی میں سوئی چبھو دی۔ صفدر نے ہونٹ بھینچ لئے درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی تھی۔ انجکشن لگانے والا چند لمحوں بعد پیچھے ہٹ گیا۔

"اب اسے اٹھا کر لے چلو ڈاکٹر نالسٹی کے پاس" ـــــ انجکشن لگانے کا حکم دینے والے نے کہا اور ایک اور آدمی نے آگے بڑھ کر صفدر کو یوں کھینچ کر کاندھے پر اٹھا لیا جیسے وزنی بوری کو مزدور اٹھاتے ہیں۔ اب صفدر کا جسم زمین نے چھوڑ دیا تھا لیکن صفدر اسی طرح بے حس و حرکت تھا جیسے زمین سے چمٹ کر ہوا تھا۔ شائد یہ انجکشن کا اثر تھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی ڈاکٹر اسمتھ نے چونک کر سر اٹھایا اور سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ ایک ضخیم کتاب کے مطالعے میں پچھلے آدھ گھنٹے سے بُری طرح مصروف رہا تھا۔ اس لئے اُسے اپنے گرد و پیش کی کوئی خبر نہ رہی تھی۔

" یس " ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے چونک کر کہا۔

" ڈربی بول رہا ہوں جناب! ـــــ مین کنٹرول رُوم سے سر سکرین نمبر آٹھ دیکھیں سر " ـــــ دوسری طرف سے ایک تیز آواز رسیور پر سنائی دی۔

" سکرین نمبر آٹھ ـــــ کیوں ـــــ کیا ہے " ـــــ؟ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور کرسی گھما کر بائیں طرف موجود سکرین نمبر آٹھ پہ نظر ڈالی لیکن دوسرے لمحے وہ اس بُری طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک کیل اُبھر آئے ہوں۔

" کک ـــــ کک ـــــ کیا ـــــ یہ کیا ہے " ـــــ؟ ڈاکٹر اسمتھ نے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

حیرت کی شدت سے لڑکھڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور وہ یوں یک ٹک سکرین کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے وہاں دنیا کا نواں عجوبہ نظر آ گیا ہو۔

" یہ کوئی عجیب سی گاڑی ہے جناب! ـــــ اچانک ہی نظر آنے لگی ہے " ـــــ دوسری طرف سے ڈربی کی آواز سنائی دی اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

" گاڑی ـــــ اور یہاں ـــــ یہ کیسے ممکن ہے ـــــ اوہ! لیکن یہ ہوا کے ساتھ اُڑ کیوں نہیں رہی ـــــ یہ تو باقاعدہ چل رہی ہے " ـــــ؟ ڈاکٹر اسمتھ اس طرح بول رہا تھا جیسے بچے کو کوئی جادو کا شعبدہ نظر آ گیا ہو اور وہ بچگانہ انداز میں اس کے متعلق سوالات کر رہا ہو۔

" اسی بات پر تو میں خود حیران ہوں سر ـــــ میرے خیال میں یہ مکمل طور پر سٹریم لائننگ گاڑی ہے ـــــ اس لئے یہ اِدھر اُدھر ڈول ضرور رہی ہے۔ لیکن ہوا کا دباؤ اس پر نہیں پڑ رہا ـــــ اس لئے ہوا سے اٹھا نہیں سکتی " ـــــ ڈربی نے کہا۔

" اوہ! ـــــ لیکن یہ کس طرح اندر آ گئی ـــــ اور پھر اس میں کون لوگ ہیں " ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے اپنے آپ کو فوری حیرت کے جھٹکے سے سنبھالتے ہوئے کہا۔

" معلوم نہیں جناب! ـــــ میں نے ویو ٹیپ پر اسے کلوز کرنے کی کوشش کی ہے ـــــ لیکن اندر کچھ نظر نہیں آ رہا ـــــ بس یہ گاڑی ہی اِدھر اُدھر دوڑتی پھرتی نظر آ رہی ہے ـــــ اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے " ـــــ؟ ڈربی نے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"حکم کیا ہو سکتا ہے ـــــ اسے تباہ کر دو" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے لاشعوری طور پر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے خود بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کیا حکم دے رہا ہے۔

"تباہ کر دوں ـــــ لیکن کیسے باس! ـــــ ہم باہر تو نہیں جا سکتے اور ہمارے پاس ایسے کوئی آلات نہیں ہیں جن سے ہم اندر سے باہر کی کوئی چیز تباہ کر سکیں" ـــــ ڈربی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ ٹھیک ہے ـــــ پھر اسے یونہی چکرانے دو باہر ـــــ اور ہم کیا کر سکتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس! ـــــ جو لوگ اس طرح کی حیرت انگیز گاڑی بنا سکتے ہیں ـــــ وہ لازماً پوری طرح تیار ہو کر آئے ہوں گے ـــــ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی آلے کے ذریعے ہمارا سنٹر ہی تباہ کر دیں" ـــــ ڈربی نے کہا۔

"اوہ! ـــــ تمہاری بات ٹھیک ہے ـــــ لیکن پھر ہم کیا کریں۔ عجیب سی سچویشن ہے ـــــ ایسی سچویشن تو میرے تصور میں بھی نہ تھی" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بری طرح الجھ گیا ہے۔

"باس! ـــــ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے ـــــ ہم اس گاڑی کو سپاٹ نمبر تیرہ بند کر کے اندر کھینچ سکتے ہیں ـــــ اور پھر جیسے ہی یہ اندر پہنچے ـــــ اسے تباہ کیا جا سکتا ہے" ـــــ ڈربی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

سپاٹ نمبر تیرہ ـــــ ارے ہاں! ـــــ سپاٹ نمبر تیرہ کے نیچے بڑا کمرہ بھی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہے ـــــ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ وہاں اسے اندر گھسیٹ لو۔ میں مسلح افراد کے ساتھ وہاں پہنچ جاتا ہوں ـــــ پھر ہم انہیں آسانی سے سنبھال لیں گے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــــ البتہ مجھے انتظار کرنا پڑے گا تاکہ یہ گاڑی سپاٹ نمبر تیرہ کی حدود میں داخل ہو جائے" ـــــ ڈربی نے جواب دیا۔

"او کے! ـــــ میں اس کی تباہی کے انتظامات کرتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور پھر اس نے جلدی سے کریڈل دبا کر ڈائل پر لگے ہوئے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس ـــــ ٹام اٹنڈنگ باس" ـــــ دوسری طرف ایک آواز سنائی دی۔

"ٹام! ـــــ فوراً اپنے آدمیوں کو لے کر سپاٹ نمبر تیرہ کے نیچے بڑے ہال کمرے میں پہنچ جاؤ ـــــ تم سب نے مکمل طور پر مسلح ہونا ہے۔ اور ہوشیار رہنا ہے۔ ایک عجیب و غریب گاڑی صحرا میں گھومتی نظر آ رہی ہے ڈربی اس گاڑی کو کھینچ کر نیچے ہال میں پہنچائے گا ـــــ میں کرنل ٹاڈ کو لینے ابھی پہنچ رہا ہوں" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دفتر سے نکلا اور اسی طرح کافی رفتار سے دوڑتا ہوا مختلف راہداریوں سے گذر کر کرنل ٹاڈ کے بیڈ روم کے دروازے پر پہنچ گیا۔

اس نے وہاں پہنچتے ہی ہاتھ اٹھا کر زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑانا شروع کر دیا۔ تیز رفتاری سے دوڑنے کی وجہ سے اس کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

"کون ہے" ـــــ اندر سے کرنل ٹاڈ کی دھاڑتی ہوئی آواز آئی۔

میں ڈاکٹر اسمتھ ہوں کرنل! ـــــ ایک عجیب و غریب سی گاڑی صحرا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں گھومتی نظر آ رہی ہے ـــــ میں نے اسے سنٹر کے اندر پہنچانے کا حکم دے دیا ہے ـــــ تاکہ اُسے چیک کر کے تباہ کیا جا سکے ـــــ جلدی آئیں" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا! ـــــ میں آ رہا ہوں" ـــــ کرنل ٹاڈ کی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر اسمتھ بے چینی سے وہیں راہداری میں ہی ٹہلنے لگا۔

ایک دو منٹ تک جب دروازہ نہ کھلا تو ڈاکٹر اسمتھ نے ایک بار پھر تیزی سے دروازہ دھڑ دھڑایا۔

" صبر کرو ـــــ موت کیوں آ رہی ہے تمہیں" ـــــ اندر سے کرنل ٹاڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل ٹاڈ باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

" کہاں ہے وہ گاڑی" ـــــ؟ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" میرے ساتھ آئیے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور تیزی سے پلٹ کر راہداری میں دوڑنے لگا۔

دو مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے نیچے اُترے اور پھر لفٹ کے رُکتے ہی وہ دروازہ کھول کر ایک اور چھوٹی سی راہداری میں آ گئے۔ اس راہداری کے دائیں بائیں دیواروں میں دو لوہے کے بڑے بڑے دروازے تھے جن کے اندر سے مشینیں چلنے کی آوازوں کا اس قدر شور تھا کہ جیسے وہ لوگ کسی بہت بڑے کارخانے میں آ گئے ہوں۔ لیکن ڈاکٹر اسمتھ، کرنل ٹاڈ کو ہمراہ لئے تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔

راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ دونوں اندر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

داخل ہوئے تو یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جہاں چھ مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے چھت کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چھت کا ایک کافی بڑا ٹکڑا اس طرح لرز رہا تھا جیسے اس حصے پر بے پناہ دباؤ پڑ رہا ہو۔ یہ لرزش لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ اور پھر چند لمحوں بعد ہی یکلخت گڑگڑاہٹ کی آواز اُبھری اور اس کے ساتھ ہی چھت کا وہ ٹکڑا تیز سرسراہٹ کے ساتھ ہٹ گیا اور دوسرے لمحے وہی گاڑی جو ڈاکٹر اسمتھ نے صحرا میں دوڑتی دیکھی تھی ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر آ گری۔ چھت چونکہ کافی اونچی تھی اس لئے نیچے گرنے کی وجہ سے گاڑی کے کئی پُرزے اور حصے ٹوٹ کر اِدھر اُدھر بکھر گئے اور وہ گاڑی اچھل کر دوبارہ نیچے فرش پر گری اور ساکت ہو گئی۔ اسی لمحے اس کے اندر سے ایک آدمی تیزی سے باہر آ گرا۔

" خبردار اگر حرکت کی تو" ـــــ کرنل ٹاڈ نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن چھین کر آ گرنے والے آدمی کے سر سے لگا دی۔ لیکن وہ آدمی بے حس و حرکت پڑا رہا۔

چند لمحوں بعد جیپ میں سے کئی اور افراد باہر نکل آئے وہ نیچے آ کر اس طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے جیسے ان کے جسم بُری طرح ٹوٹ پھوٹ گئے ہوں۔ پہلے باہر گرنے والا اور بعد میں آنے والے سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

" انہیں باندھ لو ـــــ جلدی کرو" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ کے ساتھی ان پر ٹوٹ پڑے۔ ان کے ایک ساتھی نے اپنی کمر سے لٹکے ہوئے بیگ میں سے رسیوں کا ایک بڑا بنڈل نکالا اور چند ہی لمحوں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

میں ان سب کو رسیوں سے مضبوطی سے باندھ دیا گیا۔

" یہ توریت میں چلنے والی جیپ ہے ـــــ اسے باقاعدہ سرّیم لائن کیا گیا ہے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ باقاعدہ منصوبہ بندی سے آتے ہیں ـــ ٹھیک ہے ـــ ان سب کی اور جیپ کی مکمل تلاشی لو" ـــــ کرنل ٹاڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اور پھر بندھے ہوئے افراد کی جیبوں میں موجود اسلحہ اور جیپ میں سے اسلحے کے کئی بیگ باہر نکال لئے گئے۔

" ارے یہ کارڈ ـــ ذرا دکھانا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے ایک آدمی کی جیب سے نکلنے والے کارڈ کی طرف عقاب کی طرح جھپٹتے ہوئے کہا۔ جسے ڈاکٹر اسمتھ کا ایک آدمی حیرت سے اُلٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔

" اوہ حیرت انگیز ! ـــ انتہائی حیرت انگیز ـــ یہ تو بالکل میرے کارڈ کی نقل ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ کا چہرہ حیرت کی شدت سے پھڑکنے لگا تھا۔ وہ کارڈ کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کسی عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔

" یہ کس کی جیب سے نکلا ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے اس آدمی سے پوچھا جس کے ہاتھ میں سے اس نے کارڈ جھپٹا تھا۔

" اس کی جیب سے ـــ جو سب سے پہلے باہر نکلا تھا" ـــ اس آدمی نے ایک طرف پڑے ہوئے ایک نوجوان کی طرف اشارہ کیا جس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

" ہوں ! ـــ تو یہ لازماً وہی عمران ہے ـــ ٹھیک ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے میرے ہاتھوں سے زندہ بچ نکلتا ہے" کرنل ٹاڈ نے غرانے کے سے انداز میں کہا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اسی لمحے ان کے عقب میں دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

" باس ـــ باس ! ـــ وہ مریض غائب ہے ـــ ڈاکٹر ٹموتھی کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ـــ آنے والے نوجوان نے چیخ کر کہا اور اس کی بات سنتے ہی ڈاکٹر اسمتھ اور کرنل ٹاڈ اس بُری طرح اچھلے کہ گرتے گرتے بچے۔

" کک ـــ کک ـــ کیا کہہ رہے ہو" ـــ ڈاکٹر اسمتھ نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" جناب ! ـــ میں اپنی رپورٹ لینے ہسپتال گیا تو ڈاکٹر ٹموتھی دروازے میں مُردہ پڑا ہوا تھا ـــ اس کی پشت میں گولی لگی تھی جناب ! ـــ مجھے مریض کا خیال آیا تو میں اُدھر گیا ـــ لیکن وہاں کوئی بھی نہیں ہے ـــ نہ ڈاکٹر گاسکر ـــ اور نہ وہ مریض" ـــ نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ! ـــ وہ کہاں گیا ـــ ڈاکٹر گاسکر کہاں گیا" ـــ ڈاکٹر اسمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ہی تھا کہ اچانک ایک بار پھر دُور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

اسی لمحے ایک اور نوجوان دوڑتا ہوا وہاں آیا۔

" باس ! ـــ ڈاکٹر گاسکر اور راکی لنک ڈور کی راہداری میں مُردہ پڑے ہوئے ہیں ـــ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے" ـــ نوجوان نے ہانپتے ہوئے کہا۔

" اوہ ! ـــ اس کا مطلب ہے کہ وہ مریض لازماً لیبارٹری میں داخل

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہوگیا۔ ہے ـــــ سویٹی کی وجہ سے دروازہ کھلا تھا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ان کو کسی محفوظ جگہ پر رکھو ـــــ ہمیں پہلے لیبارٹری کا پتہ کرنا ہوگا۔ وہ زیادہ اہم ہے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

" انہیں بلیک روم میں پہنچا دو ـــــ اور ان کا خیال رکھنا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا اور پھر اس نے بھی کرنل ٹاڈ کے پیچھے دوڑ لگا دی۔

جیسے ہی وہ دونوں دوڑتے ہوئے دفتر کے دروازے پر پہنچے، اندر سے فون کی گھنٹی کی تیز آواز سنائی دینے لگی۔ ڈاکٹر اسمتھ نے دوڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

" ہیلو ـــ ہیلو ـــ لیبارٹری سے ڈاکٹر رائز بول رہا ہوں ـــــ سنٹر سے ایک پٹیوں میں لپٹا ہوا آدمی لیبارٹری میں داخل ہوا ہے۔ اُسے میگنٹ ریز سے کور کر لیا گیا ہے ـــــ ڈاکٹر نالٹسی سے بات کریں" دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا۔

ڈاکٹر نالٹسی بول رہا ہوں ڈاکٹر اسمتھ! ـــــ کیا تم فون اٹنڈ کر رہے ہو" ـــــ ڈاکٹر نالٹسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس سر! ـــ میں اسمتھ ہوں سر" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے مودبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بھیک مانگنے والا تھا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے سنٹر میں ـــــ تم لوگ کیا کر رہے ہو ـــــ کہاں ہے وہ کرنل! ـــ جو مجھ پر رعب جما رہا تھا ـــــ یہ پٹیوں میں لپٹا ہوا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

آدمی کون ہے ـــــ یہ کیسے سنٹر میں آیا ـــــ اور کیسے یہ لیبارٹری میں داخل ہوگیا ـــــ مجھے جواب دو ـــــ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے" ـــــ؟ ڈاکٹر نالٹسی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" میں کرنل ٹاڈ بول رہا ہوں ـــــ یہ ہسپتال کا ایک مریض ہے۔ جو اچانک ہوش میں آکر تین افراد کو قتل کر کے لیبارٹری میں داخل ہوا ہے۔ اب اس کی کیا پوزیشن ہے ـــــ آپ اسے فوراً یہاں سنٹر میں واپس بھجوا دیں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہسپتال کا مریض ـــــ لیکن یہاں سنٹر میں یہ آیا کیسے ـــــ مجھے تو اس کی آمد کی کوئی رپورٹ نہیں دی گئی ـــــ کیوں ـــ آخر کیوں"۔؟ بوڑھا ڈاکٹر نالٹسی غصے کی شدت سے حلق کے بل چیخ رہا تھا۔

" جناب! ـــ یہ لمبی کہانی ہے ـــــ آپ سے اس کا تعلق نہیں ہے ـــــ آپ اسے واپس بھجوا دیں۔ یا پھر ہم لوگ آکر اسے لے جاتے ہیں" ـــــ کرنل ٹاڈ نے سخت لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ اب ڈاکٹر نالٹسی کو اصل وجہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ وہ فرض سے غافل ہو کر عیاشی میں مصروف رہا ہے۔

" نہیں! ـــ تم لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے ـــــ ٹھیک ہے میں اسے واپس بھجوا رہا ہوں ـــــ لیکن میں صدر مملکت کو تمہاری اور ڈاکٹر اسمتھ کی نااہلی کی رپورٹ کروں گا ـــــ سمجھے نانسنس"۔ ڈاکٹر نالٹسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

ڈاکٹر اسمتھ کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ جیسے ہی ڈاکٹر نالٹسی نے صدر مملکت کو اس کی نااہلی کی رپورٹ کی۔ اس کا مستقبل مکمل طور

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پر تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ اس حالت کا مریض اتنا بڑا قدم بھی اٹھا سکتا ہے۔

" اس مریض کو اسلحہ کہاں سے ملا ـــــ اوہ! میرا بیگ کہاں ہے" ؟ کرنل ٹاڈ نے بات کرتے کرتے یکلخت چونکتے ہوئے پوچھا جیسے اسے اب اس بیگ کا خیال آیا ہو۔

" آپ کا بیگ ـــــ اوہ! ـــــ وہ تو ڈاکٹر ٹموتھی کے کمرے میں ہے۔ میں نے اصول کے مطابق اسے وہاں چیکنگ کے لئے بھیجا تھا"۔ ڈاکٹر اسمتھ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" چیکنگ کے لئے ـــــ کیا مطلب! ـــــ ہسپتال میں اس بیگ کی چیکنگ ہوئی تھی" ـــــ کرنل ٹاڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں سر! ـــــ ڈاکٹر ٹموتھی صرف ڈاکٹر ہی نہیں۔ وہ سیکرٹ چیکنگ کرنے والی مشین کا بھی ماہر ہے ـــــ اور یہاں آنے والی ہر چیز کی چیکنگ اسی کے فرائض میں شامل ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہوں ـــــ تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بیگ یقیناً اس آدمی کے ہتھے چڑھ گیا ہو گا ـــــ اوہ! یہ بہت برا ہوا ـــــ اس میں تو میرا خاص قسم کا انتہائی قیمتی اسلحہ تھا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کرنا ہے سر! ـــــ اب میرا کیریئر تو ختم ہو گیا ـــــ ڈاکٹر ناٹسی لازماً صدر مملکت کو رپورٹ کرے گا ـــــ اور میں مفت میں ہی مارا جاؤں گا ـــــ کاش! ـــــ میں سویٹی کو نہ بلاتا تو لیبارٹری کا لنک ڈور کسی صورت نہ کھل سکتا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے ایسے انداز میں کہا جیسے

وہ انتہائی مایوس ہو گیا تھا۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں ـــــ جب میں یہاں موجود ہوں تو ساری ذمہ داری مجھ پر آئے گی ـــــ اور میں خود اس سے نمٹ لوں گا ـــــ ڈونٹ وری ـــــ تم نے ان آدمیوں کو کہاں بھجوایا ہے۔ مجھے وہاں چھوڑ آؤ اور خود یہاں رکو ـــــ جیسے ہی لیبارٹری سے اس آدمی کو بھیجا جائے ـــــ تم اسے لے کر وہاں آ جانا ـــــ لیبارٹری کا دروازہ بند کرا دینا ـــــ اس کے بعد میں جانوں اور یہ لوگ ـــــ اب یہ مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر! ـــــ میں نے انہیں بلیک روم میں پہنچانے کے آرڈرز دیئے ہیں تاکہ وہ کسی صورت وہاں سے نکل نہ سکیں۔ آیئے"۔ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور پھر وہ کرنل ٹاڈ کو ہمراہ لئے تیزی سے دفتر سے نکل آیا۔ کرنل ٹاڈ کے تسلی دینے سے اس کی مایوسانہ حالت میں خاصی کمی آ گئی تھی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

صفدر کو ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جا کر ایک ستون سے باندھ دیا گیا اور دو مسلح افراد وہیں رک گئے۔ جبکہ باقی وہاں سے باہر چلے گئے۔ صفدر کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد اچانک اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جو بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ اس بوڑھے کے اندر داخل ہوتے ہی کمرے میں موجود مسلح افراد بھی مؤدب ہو گئے۔

" ہوں! ــــ تو یہ ہے وہ آدمی ــــ لیکن اس کے پورے جسم اور چہرے پر پٹیاں کیوں بندھی ہوئی ہیں" ــــ بوڑھے آدمی نے غور سے صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" معلوم نہیں ڈاکٹر! ــــ بس یہ اسی حالت میں اندر داخل ہوا تھا کہ ہم نے الارم ملتے ہی میگنٹ ریز آن کر دیں اور یہ بے بس ہو گیا۔ اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے بعد ہم نے اسے انجکشن لگایا اور یہاں لے آئے۔ اب یہ بے حس و حرکت ہے" ــــ ڈاکٹر کے پیچھے آنے والے نے جواب دیا۔

" ہوں! ــــ ٹھیک ہے ــــ اسے اسی طرح اٹھا کر واپس سنٹر پہنچا دو ــــ اور پھر لیبارٹری کا لنک ڈور بند کر دو ــــ میں صدر مملکت سے بات کرتا ہوں" ــــ بوڑھے ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر! ــــ جو حکم ــــ ویسے ڈاکٹر! ــــ اگر آپ اس سے اپنے طور پر پوچھ گچھ کر لیں تو میرا خیال ہے کہ اصل بات پتہ لگ جائے گی کہ آخر یہ سنٹر میں کیسے پہنچ گیا ــــ مجھے تو یہ ڈاکٹر اسمتھ اور کرنل ٹاڈ دونوں ہی غدار لگتے ہیں ــــ ورنہ یہ آدمی کسی صورت سنٹر کے اندر داخل نہیں ہو سکتا ــــ کوئی ذریعہ ہی نہیں" ــــ اس آدمی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں! ــــ تمہاری بات درست ہے ــــ مجھے تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا ــــ ہاں واقعی! ــــ یہ آدمی تو کیا ــــ کوئی مکھی بھی سنٹر میں داخل نہیں ہو سکتی ــــ اور کرنل ٹاڈ اور ڈاکٹر اسمتھ نے خاص طور پر فون کر کے لنک ڈور کھلوایا تھا تاکہ اسے لیبارٹری میں داخل کیا جا سکے۔ ہوں! ــــ ٹھیک ہے ــــ یہ لوگ غدار ہیں ــــ مجھے خود اس بات کی تہہ تک پہنچنا ہو گا کہ آخر سنٹر میں کیا ہو رہا ہے" ــــ بوڑھے ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی دھندلی سی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی جو صفدر نے آتشی شیشوں جیسی عینک کے پیچھے سے بھی بخوبی محسوس کر لی تھی۔

" اسے ٹھیک کر دو ــــ یہ بندھا ہوا تو ہے۔ حرکت تو نہیں کر سکتا"

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بوڑھے ڈاکٹر نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد صفدر کو غور سے دیکھنے کے بعد کہا۔

" ویسے بھی سر! ـــــ یہ مجھے شدید زخمی لگتا ہے ـــــ ورنہ عام طور پر تو پٹیاں کوئی نہیں باندھتا ـــــ اور جس طرح اس کے جسم سے یہ پٹیاں بندھی ہوئی ہیں ـــــ ایسے انداز میں تو پٹیاں ڈاکٹر ہی باندھ سکتے ہیں " ـــــ اس آدمی نے جواب دیا۔

" باتیں کم کرو ـــــ تم بولتے بہت ہو ـــــ ڈاکٹر رائز! اسے ٹھیک کرو۔ تاکہ میں اس سے اصل بات اگلواؤں ـــــ میرے پاس پہلے ہی وقت کی کمی ہے اور اوپر سے یہ مصیبت آن پڑی ہے ـــــ اور سنو! لنک ڈور بند کرا دو تاکہ وہ غدار ادھر نہ آجائیں " ـــــ ڈاکٹر نائٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس " ـــــ ڈاکٹر رائز نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

" سنو مسٹر! ـــــ تمہاری زبان ضرور بے حس ہو گئی ہے ـــــ لیکن تم سن تو سکتے ہو ـــــ سنو! ـــــ مجھے سچ سچ سب کچھ بتا دینا ـــــ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے بالکل وقت نہیں ہے ـــــ ورنہ میں تمہیں عبرت ناک انداز میں ہلاک بھی کر سکتا ہوں " ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے ڈاکٹر رائز کے جانے کے بعد چیختے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

صفدر ظاہر ہے سن سکتا تھا۔ نہ حرکت کر سکتا تھا نہ بول سکتا تھا۔ ویسے اسے اپنی خوش قسمتی پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس بوڑھے نے اسے پہلے ٹھیک کرنے کا کہا تھا۔ اس طرح کم از کم وہ جدوجہد کرنے کے قابل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

تو ہو سکتا تھا۔ ورنہ ایسی حالت میں تو ایک لاش اور اس میں کوئی فرق نہ تھا اور اس حالت میں تو ایک بچہ بھی سپر ایجنٹ کو ہلاک کر سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر رائز اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ جس میں سرخ رنگ کا مادہ بھرا ہوا تھا۔

لگاؤ انجکشن ـــــ جلدی کرو ـــــ تم نے پہلے ہی بہت دیر لگا دی ہے ـــــ اور ہاں سنو! ـــــ اگر یہ شخص کچھ نہ بتائے تو پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا " ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے کہا۔ ظاہر ہے وہ ایک سائنسدان تھا اس لئے بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

" لنک ڈور بند کرانے میں دیر ہو گئی سر ـــــ ویسے ایسی حالت میں اس پر تشدد کیا جائے گا " ـــــ ڈاکٹر رائز نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تشدد ـــــ اوہ نہیں ـــــ یہ گھٹیا کارروائی ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ اسے انجکشن لگانے سے پہلے میری لیبارٹری سے پی سکس کا انجکشن تیار کر کے لے آؤ ـــــ اگر یہ کچھ نہ بتائے گا تو میں اسے پی سکس انجکشن لگا دوں گا ـــــ پھر یہ خود بخود مر جائے گا " ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے کہا۔

ڈاکٹر رائز نے ہاتھ میں پکڑا ہوا انجکشن ایک اور آدمی کے ہاتھ میں پکڑایا اور خود تیزی سے واپس مڑ گیا۔

تم نے سن لیا ہو گا ـــــ لیکن میں تمہیں پی سکس کے متعلق بتا دوں کیونکہ تم سائنسدان تو نہیں ہو ـــــ پی سکس انجکشن سائنائیڈ زہر سے تیار کیا جاتا ہے عام سائنائیڈ میں تو یہ ہوتا ہے کہ جیسے ہی وہ تمہارے خون میں شامل ہوا تمہاری

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

فوری موت واقع ہو جائے گی ـــــ لیکن پی سکس کی موت انتہائی عبرتناک موت ہے ـــــ اس کے خون میں شامل ہونے کے بعد تمہارے جسم کی ایک ایک رگ پھٹ جائے گی ـــــ تمہارے جسم کے روئیں روئیں بال بال سے خون فوارے کی صورت میں نکلنے لگے گا ـــــ تم کتے سے بھی بدتر حالت میں سسک سسک کر جان دے دو گے ـــــ اس لئے بہتر ہے کہ تم سب کچھ بتا دینا" ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے صفدر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس بار ڈاکٹر رائز جلد ہی واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں جو سرنج تھی اس میں سیاہ رنگ کے مادے کی بالکل معمولی سی مقدار موجود تھی۔

"یہ پی سکس مجھے دے دو ـــــ اور اسے پہلے والا انجکشن لگاؤ"۔ بوڑھے ڈاکٹر نے ڈاکٹر رائز سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈاکٹر رائز نے مؤدبانہ انداز میں پی سکس انجکشن بڑے محتاط انداز میں بوڑھے ڈاکٹر کو دے دیا ویسے بھی پی سکس انجکشن کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بوڑھا ڈاکٹر اسے اس طرح پکڑے ہوئے تھا جیسے وہ کسی خوفناک بیماری کے جراثیم ہوں۔

ڈاکٹر رائز نے دوسرے آدمی سے پہلے والا انجکشن لیا۔ اس کی کیپ ہٹائی اور پھر آ کر اس نے بندھے ہوئے صفدر کے بازو میں اس کی سوئی گھونپ دی۔ لیکن سوئی کے چبھنے کا صفدر کو معمولی سا احساس بھی نہ ہوا۔

سرخ سیال جب صفدر کے جسم میں انجیکٹ ہو گیا تو ڈاکٹر رائز نے سوئی نکالی اور اس پر دوبارہ کیپ چڑھا کر اسے ایک طرف موجود چھوٹے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سے ڈرم میں اچھال دیا۔

انجکشن لگنے کے تقریباً دو منٹ بعد صفدر کو اچانک محسوس ہونے لگا کہ جیسے وہ زندہ ہو رہا ہو۔ اس کے جسم میں احساسات دوبارہ پیدا ہونے لگ گئے اور چند لمحوں بعد وہ اپنے جسم کو مکمل طور پر حرکت دینے میں قادر ہو گیا تھا۔ صفدر کے دونوں ہاتھ اس کے جسم کے ساتھ ہی تھے۔ البتہ ان لوگوں نے رسی سے اس کے پورے جسم کو ستون کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور رسی کی گانٹھ ستون کے عقبی طرف دی گئی تھی۔

"جناب! ـــــ آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں ـــــ آپ سائنسدان ہیں ـــــ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں ـــــ آپ یقین کریں کہ جو کچھ آپ پوچھیں گے۔ میں سچ سچ بتا دوں گا" ـــــ صفدر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ ـــــ ویری گڈ! ـــــ تم واقعی سمجھدار آدمی ہو ـــــ تو بتاؤ تم درحقیقت کون ہو ـــــ؟ سنٹر میں کیسے پہنچے ـــــ تمہارے سارے جسم پر یہ پٹیاں کیوں بندھی ہوئی ہیں ـــــ؟ اور تم لیبارٹری میں اسلحہ سمیت کیوں داخل ہونا چاہتے تھے ـــــ ان سب سوالوں کے سچ سچ جواب دو" ـــــ؟ بوڑھے ڈاکٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سر! ـــــ میں آپ کو پوری حقیقت بتا دوں گا ـــــ یہ ایک بہت بڑا راز ہے ـــــ لیکن سر! ـــــ ملکی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بات صرف آپ کو ہی بتائی جا سکتی ہے ـــــ آپ اس ملک کے سب سے بڑے سائنسدان ہیں اس لئے آپ تو ہر لحاظ سے قابلِ اعتبار آدمی ہیں لیکن یہ بات ایسی ہے کہ اگر یہ لیک آؤٹ ہو گئی تو پھر یوں سمجھیئے کہ پورا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایکریمیا بھی تباہ ہو سکتا ہے ـــــ اس لئے آپ ان سب کو باہر بھجوا دیں مجھ سے نہ گھبرائیں ـــ میں تو بندھا ہوا ہوں ـــــ دوسرا آپ کے ہاتھ میں یہ زہریلا انجکشن بھی موجود ہے اس لئے میں آپ اکیلے کا کیا بگاڑ سکتا ہوں" ـــــ صفدر کا لہجہ اس قدر مؤدبانہ تھا جیسے وہ اس بوڑھے ڈاکٹر کے مقابلے میں انتہائی حقیر ترین انسان ہو۔

اوہ اچھا ـــ اچھا ٹھیک ہے ـــــ ڈاکٹر رائز! ـــ تم ان سب آدمیوں کو لے کر باہر چلے جاؤ" ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے اپنے آدمیوں سے کہا۔

مگر ڈاکٹر نالشی ـــــــ" ڈاکٹر رائز نے ہچکچاتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

" جو میں کہہ رہا ہوں ـــ وہ کرو۔ سمجھے " ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یس سر" ـــــ ڈاکٹر رائز نے کہا اور دوسرے آدمیوں کو باہر چلنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جب ڈاکٹر رائز سمیت سب لوگ باہر چلے گئے اور دروازہ بند ہو گیا تو ڈاکٹر نالشی صفدر سے مخاطب ہوا۔

" ہاں اب بتاؤ ـــ کیا راز ہے" ـــــ ڈاکٹر نالشی کے لہجے میں شدید اشتیاق کی کیفیت تھی۔

" میرے قریب آجائیے ـــــ یہ راز ایسا ہے کہ میں اپنے آپ سے بھی چھپانے پر مجبور ہوں ـــــ لیکن آپ جیسی عظیم ہستی سے تو بہرحال اسے نہیں چھپایا جا سکتا" ـــــ صفدر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اور ڈاکٹر نالشی جو ایک بڑا سائنسدان تو ضرور تھا لیکن ظاہر ہے مجرموں یا ایجنٹوں کی دنیا سے اس کا کبھی واسطہ نہ پڑا تھا۔ وہ قدم بڑھاتا ہوا صفدر کے قریب آگیا۔ اس کے لئے شائد اتنا اطمینان ہی کافی تھا کہ صفدر رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ ویسے رسیاں اس طرح بندھی ہوئی تھیں کہ صفدر کو ہاتھ ہلانے بھی دشوار ہو رہے تھے۔

" سر! ـــ ایکریمیا میں ایک خوفناک سازش ہو رہی ہے ایکریمیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی ـــــ اور یہ سازش روسیاہ کر رہا ہے ـــ ارے ـــ اوہ ـــ اوہ ـــــ" یکلخت بات کرتے کرتے صفدر تکلیف کی شدت سے کراہ اٹھا۔

" کیا ہوا" ـــــ؟ ڈاکٹر نالشی جو آنکھیں پھاڑے صفدر کی بات سن رہا تھا بری طرح چونک پڑا۔

" سر! ـــ میں شدید زخمی ہوں ـــــ اور رسیاں اس قدر کس کر باندھی گئی ہیں کہ میرے زخموں کو کاٹ رہی ہیں ـــــ مجھے سانس لینا بھی دشوار ہو رہا ہے ـــــ اگر آپ انہیں تھوڑا سا ڈھیلا کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی ـــــ یقین جانیں نہ میں مجرم ہوں اور نہ ایکریمیا اور آپ کا بدخواہ" ـــــ صفدر نے عاجزانہ لہجے میں کراہتے ہوئے کہا۔

" ہوں ـــ ٹھیک ہے ـــ تم زخمی ہو ـــ ٹھیک ہے میں ڈھیلی کر دیتا ہوں رسی ـــــ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پلک جھپکنے میں پی ـــ کی سوئی تمہارے جسم میں گھس جائے گی" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" سر! ـــ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور جو راز میں آپ کو بتانے والا ہوں ـــــ اس کے بعد آپ ایکریمیا کے سب سے بڑے محسن کہلائیں گے" ـــــ صفدر نے اس کی خوشامد کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ٹھیک ہے" ـــــ ڈاکٹر نالٹی نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا انجکشن تو ایک طرف رکھا اور خود وہ گھوم کر ستون کے عقب میں آگیا اور پھر جھک کر اس نے گانٹھ کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔

صفدر دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ بوڑھا ڈاکٹر کسی طرح خود ہی گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو جائے۔ کہیں وہ کسی اور کو نہ بلا لے۔ اور پھر شاید اس کی دعا قبول ہو گئی اور یکلخت رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں۔

جیسے ہی صفدر کو رسیاں ڈھیلی ہونے کا احساس ہوا اس نے یکلخت اپنے پورے جسم کا زور آگے کی طرف کر دیا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا تو رسیاں کافی ڈھیلی پڑ گئیں۔

"ارے کیا کر رہے ہو ـــــ بے حس و حرکت کھڑے رہو" ـــــ ستون کے عقب سے ڈاکٹر نالٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــــ صفدر نے کہا اور جلدی سے دونوں ہاتھ ڈھیلی رسیوں سے باہر نکال لئے۔ اور پھر اس نے ایک رسی کو دونوں ہاتھوں سے زور سے کھینچ کر آگے کر دیا۔ چونکہ ابھی تک پورے جسم پر رسیاں بندھی ہوئی تھیں اس لئے صفدر فوری طور پر آزاد نہ ہو سکتا تھا۔ باقی رسیاں اسی طرح رہیں تو ڈاکٹر نالٹی نے دوبارہ پیچھے گانٹھ دے دی۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے وہ کھینچی ہوئی رسی بھی چھوڑ دی اور ایک

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بار پھر جسم کو زور سے آگے کی طرف کر کے پیچھے ہٹ گیا۔ اس طرح اس رسی نے اپنی جگہ پر جاتے ہوئے باقی رسیوں کو بھی کافی سے زیادہ ڈھیلا کر دیا۔

"ہاں ـــ اب بتاؤ" ـــــ ڈاکٹر نالٹی نے گھوم کر دوبارہ صفدر کی طرف آتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے بوڑھے ڈاکٹر کی کنپٹی پر پڑا اور ڈاکٹر چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ چند لمحے اس کا جسم تڑپتا رہا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔

صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں اور ڈھیلی کر کے ان کو گھما دیا اور اب ستون کے عقب میں بندھی ہوئی گانٹھ سامنے آگئی اور صفدر نے اسے برق رفتاری سے کھولا اور دوسرے لمحے وہ رسیاں ہٹا کر آزاد ہو چکا تھا۔

وہ سب سے پہلے فرش پر پڑے ہوئے ڈاکٹر نالٹی کی طرف بڑھا اسے خطرہ تھا کہ کہیں ڈاکٹر ہلاک نہ ہو گیا ہو۔ کیونکہ وہ اب ڈاکٹر نالٹی کو چارہ بنا کر وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اور جب اس نے ڈاکٹر نالٹی کی نبض دیکھی تو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ پھر اس نے جھک کر پی سکس کا انجکشن اٹھایا اور اس کے بعد اس نے ڈاکٹر نالٹی کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

چند لمحوں بعد ڈاکٹر نالٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور صفدر نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کیا اور پھر اس کی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

گردن کے گرد بازو ڈال کر اس نے پی سکس انجکشن کی سوئی اس کے سینے کے قریب رکھ دی۔

" دیکھو ڈاکٹر! ___ اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو پی سکس کی سوئی تمہارے جسم میں داخل ہو جائے گی" ___ صفدر نے غرا کر کہا۔

" اوہ ___ اوہ ___ اسے ہٹاؤ ___ اوہ! ___ تت ___ تت ___ تم تو راز بتا رہے تھے" ___ ڈاکٹر نالٹسی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم اسی طرح ساکت تھا۔ کیونکہ سوئی جس انداز میں موجود تھی واقعی اگر ڈاکٹر ذرا سی بھی حرکت کرتا تو سوئی اس کے جسم میں داخل ہو جاتی۔

" سنو ڈاکٹر نالٹسی! ___ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے میرا بیگ لوٹا دو اسلحے سمیت ___ سمجھے" ___ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے گردن پر دباؤ بھی بڑھا دیا تھا۔

" اس سوئی کو ہٹاؤ ___ میں تمہیں بیگ منگوا دیتا ہوں" ___ ڈاکٹر نالٹسی نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

" نہیں! ___ یہ سوئی ایسے ہی رہے گی ___ بہرحال بے فکر رہو۔ جب تک تم کوئی غلط حرکت نہ کرو گے ___ یہ تمہارے جسم سے دُور ہی رہے گی" ___ صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور پھر ڈاکٹر نالٹسی کو گھسیٹتا ہوا کمرے کے دروازے کی سائیڈ میں لے آیا۔

" اب اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ بیگ اور مشین گن لا کر اس دروازے سے اندر پھینک دیں ___ کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ ورنہ میں ایک لمحے میں سوئی گھونپ دوں گا" ___ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر رائز! ___ ڈاکٹر رائز! ___ دروازے کے باہر رہ کر میری بات

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سنو" ___ ڈاکٹر نالٹسی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر! ___ میں موجود ہوں" ___ دروازے کے باہر سے ڈاکٹر رائز کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" اس آدمی کا بیگ کہاں ہے ___ وہ لے آؤ ___ اور سنو! بیگ کو دروازے کے اندر پھینک دو ___ خود مت آنا اندر ___ یہ مجھے انتہائی اہم راز بتا رہا ہے اور اس راز کا تعلق بیگ سے ہے ___ اور سنو! اس کی مشین گن بھی ساتھ ہی لے آؤ ___ اس کے دستے میں بھی راز کا حصہ موجود ہے ___ لیکن تم میں سے کسی نے اندر نہیں آنا ___ جلدی کرو۔ فوراً حکم کی تعمیل کرو" ___ ڈاکٹر نالٹسی نے اپنی جان کے خوف سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر! ___ ابھی حکم کی تعمیل کرتا ہوں" ___ ڈاکٹر رائز کی آواز سنائی دی۔ لیکن صفدر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر رائز کا ذہن اس حکم سے الجھ گیا ہے۔

چند لمحوں بعد دروازہ ذرا سا کھلا اور بیگ اور مشین گن اندر آ پڑی مگر مشین گن اور بیگ کی حالت دیکھتے ہی صفدر سمجھ گیا کہ ان دونوں چیزوں کو خالی کر دیا گیا ہے۔

" یہ خالی ہیں ___ اسے کہو کہ تمام سامان اندر پھینکے ورنہ ___" صفدر نے انتہائی آہستہ آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی سوئی کی نوک کو ڈاکٹر نالٹسی کے جسم کے بالکل قریب کر دیا۔

" ڈاکٹر رائز! ___ بیگ کا سامان کہاں ہے ___ نانسنس ___ احمق اُلو! ___ وہ تم نے کیوں نکال لیا ___ اسی میں تو سب کچھ تھا۔ واپس

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

پھینکو اسے" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" مم ـــ مم ـــ مگر یہ تو اسلحہ ہے سر ـــ خوفناک اسلحہ ـــ نہیں سر ـــ آپ ـــ" ڈاکٹر رائز نے بُری طرح اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اسے اندر بلاؤ" ـــ صفدر نے یکلخت ایک فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ ڈاکٹر رائز کی فطرت سمجھ گیا تھا۔ وہ بے حد چالاک اور ہوشیار آدمی تھا۔ اور صفدر سمجھ گیا تھا کہ اس کی فوری ہلاکت ضروری ہے ورنہ یہ آدمی کسی بھی وقت پالنسہ بدل سکتا تھا۔

" اندر آجاؤ" ـــ ڈاکٹر نالشی نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس سر" ـــ باہر سے ڈاکٹر رائز کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے وہ بڑے محتاط انداز میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پستول موجود تھا۔

اسی لمحے صفدر نے پوری قوت سے ڈاکٹر نالشی کو ڈاکٹر رائز پر اچھال دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے فرش پر جا گرے۔ چونکہ یہ ٹکر اچانک تھی اس لئے لامحالہ پستول ڈاکٹر رائز کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گرا۔ اور دوسرے لمحے صفدر نے نہ صرف اچھل کر اُسے اٹھایا بلکہ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر رائز سنبھل کر اٹھتا صفدر پستول کا رُخ اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا چکا تھا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک ڈاکٹر رائز کی پیشانی پر پڑی اور اس کی کھوپڑی سینکڑوں حصوں میں تقسیم ہو کر فرش پر بکھر گئی۔

" اوہ ـــ اوہ! ـــ یہ تم نے کیا کیا" ـــ ڈاکٹر نالشی جو کراہتا ہوا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اٹھ رہا تھا ڈاکٹر رائز کی یہ حالت دیکھ کر بُری طرح کانپنے لگا۔

" یہ زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہا تھا ـــ اور اگر تم نے بھی کوئی ایسی حرکت کی تو یہی انجام تمہارا بھی ہو سکتا ہے" ـــ صفدر نے سائلنسر لگے پستول کا رُخ ڈاکٹر نالشی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

" مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو" ـــ ڈاکٹر نالشی نے بُری طرح گھبرا کر کہا۔ اس کا سکڑا ہوا چہرہ خوف کی شدت سے اور بھی زیادہ سکڑ گیا تھا۔

" سنو! ـــ تمہاری لیبارٹری میں اور کتنے افراد ہیں" ـــ صفدر نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" زیادہ نہیں ہیں ـــ ڈاکٹر رائز کے علاوہ پانچ سائنسدان اور آٹھ محافظ ہیں ـــ اور باہر رہائشی کوٹھیوں میں چھ عورتیں ہیں۔ بس"۔ ڈاکٹر نالشی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ان سب سائنسدانوں اور محافظوں کو تم ایک کمرے میں اکٹھا کرو گے یہ پستول میرے ہاتھ میں دبا رہے گا ـــ تم نے مجھے اب اپنا دوست ظاہر کرنا ہے سمجھے! ـــ میرے دوسرے ہاتھ میں انجکشن ہے ـــ سوچ لو ـــ جہاں مجھے محسوس ہوا کہ تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی ہے ـــ میں نہ صرف گولی چلا دوں گا۔ بلکہ یہ سوئی بھی تمہارے جسم میں داخل ہو جائے گی" ـــ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم ـــ مم ـــ مگر تم چاہتے کیا ہو ـــ؟ یہ سُن لو کہ تم مجھے مار تو سکتے ہو ـــ لیکن اس لیبارٹری سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے ـــ یہاں ایسا حفاظتی انتظام ہے جو ماسٹر کمپیوٹر سے چلتا ہے ـــ اور میں خود

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

بھی ایک محدود حصے تک حرکت کر سکتا ہوں ـــــ سارا کام کمپیوٹر کے ذریعے ہی مشینوں سے لیا جاتا ہے" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے کہا۔ وہ شائد اب خاصا سنبھل گیا تھا۔

" مجھے ریڈ ٹاک کا فارمولا چاہیئے" ـــــ صفدر نے غرا کر کہا۔

" ریڈ ٹاک کا فارمولا ـــــ اوہ تو تم فارمولا لینے آئے ہو ریڈ ٹاک کا۔ وہ تو ناممکن ہے ـــــ جہاں فارمولا موجود ہے میں خود وہاں نہیں جا سکتا ـــــ اور نہ دنیا کا کوئی اور آدمی جا سکتا ہے" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے کہا اور صفدر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر نالشی درست کہہ رہا ہے۔

" کوئی بات نہیں ـــــ میں خود حاصل کر لونگا ـــــ یہ میرا دردِ سر ہے میں تمہیں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم وہ کرو" ـــــ صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــــ تمہاری مرضی ـــــ لیکن اس کے لئے مجھے اپنے دفتر میں جا کر جنرل میٹنگ کال کرنا ہوگی۔ آؤ" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے مطمئن انداز میں کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

دروازے سے باہر نکل کر وہ ایک راہداری میں آئے وہاں راہداری کے کونے پر تین مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ لیکن ڈاکٹر نالشی کو ساتھ دیکھ کر وہ مطمئن انداز میں کھڑے رہے۔

" میرا سامان پوچھو کہاں ہے" ـــــ صفدر نے سرگوشیانہ لہجے میں ڈاکٹر نالشی سے کہا۔

" سنو! ـــــ بیگ کا سامان کہاں ہے" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے قریب

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جا کر تحکمانہ انداز میں پوچھا۔

" سر! ـــــ وہ ادھر پڑا ہے ـــــ ڈاکٹر صاحب نے نکال کر رکھا ہے" ـــــ ایک مشین گن بردار نے کہا۔

" اس بیگ میں ڈال کر مجھے دو ـــــ وہ بے حد ضروری ہے"۔ اس بار صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور کاندھے سے لٹکا ہوا خالی بیگ اتار کر اس آدمی کی طرف اچھال دیا۔

اس آدمی نے ڈاکٹر نالشی کی طرف دیکھا تو ڈاکٹر نے سر ہلا دیا ـــــ وہ راہداری کے سرے پر رُکے ہوئے تھے۔ وہ آدمی جلدی سے بیگ لے کر دائیں طرف گیا اور جب چند لمحوں بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا تو بیگ واقعی بھرا ہوا تھا۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر اس سے بیگ لے لیا۔

" یہ مشین گن مجھے دکھاؤ" ـــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے وہ ہاتھ ڈاکٹر نالشی کے جسم کے بالکل قریب کر دیا جس میں سُرنج پکڑی ہوئی تھی۔

" دے دو ـــــ دے دو ـــــ یہ اپنا آدمی ہے" ـــــ ڈاکٹر نالشی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اور اس آدمی نے بوکھلا کر مشین گن کاندھے سے اتار کر صفدر کی طرف بڑھا دی۔

صفدر ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول ڈاکٹر نالشی کے جسم کی اوٹ لیتے ہوئے پہلے ہی بیگ میں ڈال چکا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین گن جھپٹی۔ اور پھر اس نے انجکشن بھی بیگ میں ڈالا اور مشین گن سیدھی کر لی۔

" ہاں! ـــــ اب چلیں ڈاکٹر" ـــــ صفدر نے کہا اور ڈاکٹر ہپناٹزم کے کسی معمول کی طرح آگے بڑھنے لگا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تم لوگ دائیں طرف ہو جاؤ" ـــــ صفدر نے مشین گن برداروں سے کہا اور وہ تینوں تیزی سے دائیں طرف ہٹ گئے۔ ویسے ان سب کے چہروں پر ثبت حیرت اور بوکھلاہٹ صفدر کو نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی ان سب کو اس سارے کھیل کی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے وہ ڈاکٹر نالسی کی وجہ سے خاموش تھے۔

جیسے ہی وہ دائیں طرف ہٹے، صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے ڈاکٹر کو ایک طرف دھکیلا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کی بارش نے ان تینوں افراد کو لٹو کی طرح گھما کر فرش پر پھینکا اسی لمحے صفدر کو دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ بائیں طرف موجود ایک دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔ کیونکہ ڈاکٹر نالسی کو دوڑ کر اس نے اس دروازے میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔

ڈاکٹر نالسی نے واقعی موقع سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اور جب تک صفدر گھومتا۔ وہ دوڑ کر قریبی دروازے میں داخل ہو چکا تھا۔

صفدر بجلی کی تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صفدر مشین گن سمیت اچھل کر دروازے کے اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نالسی غائب ہو چکا تھا۔ صفدر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

اسی لمحے صفدر کے عقب میں وہ دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا جس سے وہ اندر داخل ہوا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی کمرے کا فرش بجلی کی سی تیزی سے نیچے جانے لگا۔ اچانک حرکت کی وجہ سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

صفدر لڑکھڑا کر نیچے فرش پر گر گیا۔ اور پھر جب تک وہ سنبھلتا۔ اس کے چاروں طرف ٹھوس دیواریں آ چکی تھیں۔ دروازہ غائب ہو چکا تھا۔

کمرے کا تیزی سے نیچے جاتا ہوا فرش اب رک گیا تھا۔ اور پھر اچانک چھت میں سے صفدر کو ایک آواز سنائی دی اور صفدر یہ آواز پہچان گیا۔ یہ ڈاکٹر نالسی کی آواز تھی۔

"تم بے حد خطرناک ـــ سنگدل ـــ اور عیار آدمی ہو ـــ تم نے میرے کئی آدمی مار دیئے ہیں ـــ ڈاکٹر رائز میرا بیحد قیمتی آدمی تھا ـــ اس لئے اب تم موت سے نہیں بچ سکتے ـــ میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا ـــ تمہیں عبرتناک موت ماروں گا ـــ اور تم چاہے کچھ بھی کر لو۔ اب موت سے نہیں بچ سکتے ـــ تم نے مجھے بے حد نقصان پہنچایا ہے ـــ تم نے ڈاکٹر ٹومتھی اور ڈاکٹر گاسکر کو بھی موت کی نیند سلا دیا ہے ـــ تم بے حد خطرناک آدمی ہو اور اب میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح موت سے بچ نکلتے ہو" ـــ؟

ڈاکٹر نالسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بیحد غصیلا تھا۔

"تم احمق ہو ڈاکٹر نالسی! ـــ میرے بیگ میں جو کچھ موجود ہے۔ اس کے باوجود تم میری موت کی باتیں کر رہے ہو ـــ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میرے بیگ میں اس وقت اس قدر خوفناک اور طاقتور بم موجود ہے ـــ جو ایٹم بم سے بھی زیادہ طاقتور ہے ـــ اور میری انگلی کے ایک اشارے سے وہ پھٹ جائے گا اور اس کے بعد میں نے تو بہرحال مرنا ہی ہے ـــ لیکن یاد رکھو کہ تمہارے سمیت تمہاری پوری لیبارٹری ریزوں میں تبدیل ہو جائے گی ـــ میں اسی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

لئے تو بیگ حاصل کرنے کے لئے بے چین تھا ـــــ تمہارا ڈاکٹر رائز تم سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اسی لئے اس نے بیگ میں سے سامان ہی نکال لیا تھا ـــــ مگر میں نے تمہاری مدد سے ہی وہ سامان دوبارہ حاصل کر لیا ہے ـــــ اب بولو! ـــــ مجھے مارنا چاہتے ہو ـــــ یا اپنے سمیت پوری لیبارٹری تباہ کرنا چاہتے ہو" ـــــ؟ صفدر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں اس طرح فنا کر دوں گا کہ تم عبرت ناک موت مرو گے" ڈاکٹر نالشی نے بڑی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے جو داؤ کھیلا تھا اُسے اب اس کے نتیجے کا انتظار تھا۔ وہ ڈاکٹر نالشی کے ذہن کو سمجھ چکا تھا۔ اس لئے اس نے یہ داؤ کھیلا تھا۔

صفدر کو معلوم تھا کہ اب ڈاکٹر نالشی پہلے اسے بیہوش کر کے اس سے بیگ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا ـــــ اس کے بعد ہی باقی کارروائی کرے گا۔ وہ کسی طرح بھی لیبارٹری کو تباہ کرنے کا رسک نہیں لے گا جس کے ساتھ اس کی اپنی جان بھی ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔

صفدر اب بڑی محتاط نظروں سے پورے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ اور پھر اچانک اُسے چھت کے ایک سوراخ سے ہلکی نیلے رنگ کی گیس کا جھکا سا اترتا دکھائی دیا تو اس نے سانس روک لیا۔ گیس تیزی سے اب اندر آنے لگی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے اداکاری کا آغاز کیا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا دھڑام سے فرش پر گر گیا۔ اس کے گرنے کا انداز سو فیصد فطری تھا۔ لیکن اب اُسے سانس روکنے میں خاصی مشکل

پیش آ رہی تھی۔ گیس مسلسل اندر آ رہی تھی۔ اس کی آمد میں کوئی کمی نہ ہوئی تھی اور پھر یکلخت صفدر کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی حالانکہ اس نے ابھی تک سانس روک رکھی تھی۔ لیکن شائد یہ گیس انتہائی زود اثر تھی کہ سانس روک لینے کے باوجود اس نے صفدر کے ذہن پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا تھا۔

صفدر کے لئے یہ لمحات بے حد نازک تھے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب اگر وہ بیہوش ہوا تو پھر اس دنیا میں تو اس کی آنکھیں کسی صورت نہ کھل سکتی تھیں اس لئے اس نے اپنی پوری قوتِ ارادی سے ان اُمڈتے ہوئے اندھیروں کو دھکیلنا شروع کر دیا۔ لیکن اس قدر دیر سے سانس رُکنے کی وجہ سے اس کا سینہ پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا۔ اور پھر اچانک جیسے غبارہ پھٹنے سے ہوا نکلتی ہے اس طرح یکلخت صفدر کا سانس سیٹی کی آواز سے باہر نکل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا۔ شائد ہمیشہ کے لئے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

جیپ ریت میں دھنستے دھنستے اچانک ایک خوفناک جھٹکے سے اس طرح گہرائی میں گئی جیسے وہ سینکڑوں فٹ گہرائی میں نیچے گر رہی ہو۔ اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کے پرخچے اڑ گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہنوں پر تاریکی سی چھا گئی۔

پھر درد کی تیز ترین لہر تھی جس نے عمران کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا اور آنکھیں کھلتے ہی اسے اپنے سامنے کرنل ٹاڈ کھڑا ہوا نظر آیا۔ کرنل ٹاڈ کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر تھا جس کا آدھا سے زیادہ حصہ خون میں تر تھا اور اس سے اب بھی خون کے قطرے ٹپک کر فرش پر گر رہے تھے درد کی یہ تیز لہر عمران کو اپنے بازو سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو اس کے بائیں بازو پر زخم کا گہرا نشان موجود تھا۔ جس میں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔ وہ اس وقت ایک ستون کے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ساتھ لوہے کی باریک زنجیر سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی طرح کی زنجیروں سے ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھوں میں بھی کلپ ہتھکڑیاں تھیں۔ اور پیروں میں بیڑیاں تھیں۔

"ہونہہ! ـــــ تو تم ہو عمران! ـــــ تم اب مجھے پہلے یہ بتاؤ گے کہ تم نے میرا بلیک ایجنٹ والا کارڈ کیسے جعلی بنا لیا۔ جب کہ حکومت ایکریمیا کے بڑے سے بڑے ماہرین بھی اسے نہیں بنا سکتے" ـــــ کرنل ٹاڈ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم کرنل ٹاڈ ہو بلیک ایجنٹ! ـــــ اس کے باوجود تم گھٹیا درجے کے ایجنٹوں سے بھی بدتر انداز میں خنجر ہاتھ میں اٹھائے کھڑے ہو" ـــــ عمران نے سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

"میں اس خنجر سے تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے سرد لہجے میں کہا اور دوبارہ خنجر ہاتھ میں پکڑے تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ خنجر دوسری بار عمران کے بازو یا جسم میں اتارتا اچانک دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"کرنل ـــــ کرنل ـــــ ڈاکٹر ناٹسی نے لنک ڈور بند کر دیا ہے۔ وہ خود اس آدمی سے پوچھ گچھ کر رہا ہے ـــــ میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی ـــــ لیکن اس کے اسسٹنٹ ڈاکٹر رائز نے بتایا کہ وہ فی الحال ہم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا" ـــــ آنے والے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھٹی ہوئی تھیں اور چہرے پر بے پناہ پریشانی کے آثار تھے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"ہونہہ! ــــ تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈاکٹر نالسی اب سارا کریڈٹ خود لینا چاہتا ہے ــــ حالانکہ اُسے میرے حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اُسے یہ جرأت کیسے ہوئی کہ وہ میرے حکم کے خلاف کام کرے" ــــ کرنل ٹاڈ نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ایکریمیا کا سب سے بڑا سائنسدان ہے کرنل ٹاڈ! ــــ تم اس کے مقابلے میں کیا ہو ــــ صرف ایک ایجنٹ" ــــ عمران نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ لگانے میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ کی۔

"شٹ اپ! ــــ میں پہلے اس اُلو کی دُم سائنسدان کا دماغ درست کر لوں ــــ پھر تم سے بھی نمٹتا ہوں" ــــ کرنل ٹاڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ ابھی جا کر اس سائنسدان کا گلا دبا دے گا۔

آنے والا اُدھیڑ عمر بھی ہونٹ کاٹتا ہوا واپس مڑا اور پھر کرنل ٹاڈ کے پیچھے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران نے دروازہ بند ہوتے ہی ایک طویل سانس لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ وہ سب ہوش میں آ چکے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے عمران صاحب" ــــ کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"بہت مختصر سا وقفہ ملا ہے ــــ اور اس وقفے میں ہر قیمت میں آزاد ہونا ہے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بازوؤں کو تیزی سے مروڑنا شروع کر

دیا۔ کلائیوں کو مخصوص انداز میں مروڑنے کے بعد اس کے انگوٹھے پر موجود ناخن کلپ ہتھکڑی کے درمیان بٹن تک پہنچ گیا اور پھر کٹاک کی آواز سے اس کی کلائیاں آزاد ہو گئیں۔ اور کلپ ہتھکڑی نیچے فرش پر جا گری۔ اب صرف جسم سے بندھی ہوئی باریک زنجیر رہ گئی تھی۔ عمران نے اپنے بازوؤں کو آگے کی طرف حرکت دینے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن باریک زنجیریں بہت سختی سے باندھی گئی تھیں لیکن عمران کے بازو آہستہ آہستہ آگے ہوتے گئے۔ گو اُسے ایسا کرنے میں شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ باریک زنجیر کی کڑیاں اس کے گوشت کو رگڑ کر کاٹ رہی تھیں۔ لیکن چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ بازوؤں کو آگے لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور پھر عمران نے ہاتھوں کی رینج میں آنے والی زنجیروں کو پکڑا اور پھر اس نے ہونٹ بھینچ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک زوردار جھٹکے سے مخالف سمتوں میں موڑ دیا۔ کٹاک کی تیز آواز ابھری اور زنجیر ٹوٹ گئی۔ لیکن عمران کے ہاتھوں سے خون رسنے لگا۔ زنجیر ٹوٹتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے باقی زنجیر علیحدہ کر کے پھینکی اور پھر جھک کر اس نے کلپ ہتھکڑی کی طرح بیڑی کا بٹن دبا کر اُسے بھی کھول دیا۔ اب وہ پوری طرح آزاد ہو چکا تھا۔

"خوب! ــــ تم واقعی حیرت انگیز انسان ہو ــــ کبھی کبھی تو مجھے یقین ہی نہیں آتا کہ کیا تم واقعی انسان ہو یا کوئی جن" ــــ جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

لیکن عمران اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے تیزی سے دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف بھی توجہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

نہ دی تھی۔

دروازہ آہستہ سے کھول کر عمران نے باہر جھانکا تو اس دروازے کے باہر مشین گن سے مسلح ایک نوجوان کھڑا نظر آیا۔ عمران نے دروازہ شور سے کھولا تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ عمران دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا تھا۔ اور پھر وہ نوجوان جیسے ہی مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا، عمران عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اور دوسرے لمحے وہ نوجوان بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر اس سٹون کے قریب جا گرا۔ جس کے ساتھ پہلے عمران بندھا ہوا تھا۔ جبکہ مشین گن عمران کے ہاتھوں میں تھی۔ نوجوان نیچے گر کر تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات جما دی۔ اور پھر وہ جیسے ہی چیختا ہوا نیچے گرا، عمران نے آگے بڑھ کر مشین گن کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جما دیا۔ اور وہ نوجوان بُری طرح تڑپتا ہوا ساکت ہو گیا۔

عمران نے مشین گن کو دوبارہ دستے سے پکڑا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے ہمیں تو کھولو ـــــ کہاں جا رہے ہو" ـــــ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم بندھے رہنے کی عادت ڈال لو ـــــ آخر تمہیں نکاح کی زنجیر سے تو بندھنا ہے" ـــــ عمران نے مڑے بغیر کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا۔ وہ دراصل مشین گن استعمال نہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے باہر کے ماحول کا علم نہ تھا اور بغیر مشین گن استعمال کئے وہ لان زنجیروں کو نہ توڑ سکتا تھا۔ اس لئے وہ مشین گن استعمال

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنے سے پہلے باہر کا ماحول چیک کر لینا چاہتا تھا۔

راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے دروازے میں رُک کر سر باہر نکالا تو اسے اسی ادھیڑ عمر آدمی کی آواز سنائی دی۔ وہ کسی اور سے بات کر رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ آواز قریب ہی ایک کمرے سے آ رہی تھی۔ عمران دبے پاؤں چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ کرنل ٹاڈ لاکھ کوشش کرے، لنک ڈور نہیں کھل سکتا ٹونی! جب تک ڈاکٹر نائسی نہ چاہے ـــــ اور ڈاکٹر نائسی فون کا بھی جواب نہیں دے رہا ـــــ اب ہم کیا کریں ـــــ اس کرنل ٹاڈ نے تو ہمیں بُری طرح مروا دیا ہے" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر اسمتھ! ـــــ کیوں نہ ہم کرنل ٹاڈ کو ہی ختم کر دیں اور حکومت کو کہیں کہ وہ ان لوگوں سے لڑتے ہوئے مارا گیا ہے ـــــ پھر ہم بندھے ہوئے ان لوگوں کو حکومت کے حوالے کر دیں گے ـــــ اور لیبارٹری میں جانے والے آدمی کو بھی کرنل ٹاڈ کے کھاتے میں ڈال دیں کہ وہی اسے لے کر آیا تھا" ـــــ دوسری آواز سنائی دی۔

"نہیں نہیں ـــــ ایسا سوچنا بھی حماقت ہے ـــــ وہ بلیک ایجنٹ ہے انتہائی خطرناک ـــــ اگر اسے ذرا بھی شک پڑ گیا تو وہ ہمارا ہی خاتمہ کر دے گا" ـــــ ادھیڑ عمر ڈاکٹر اسمتھ کی تیز آواز سنائی دی اور عمران اچانک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اندر جاتے ہی اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس ادھیڑ عمر کے ساتھ موجود گٹھے ہوئے جسم

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کا مالک گولیوں کی زد میں آکر بُری طرح چیختا ہوا فرش پر گر گیا۔

"خبردار! ـــــ ہاتھ اٹھا دو" ـــــ عمران نے مشین گن کا رُخ ڈاکٹر اسمتھ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

لیکن ڈاکٹر اسمتھ کی حالت ایسی تھی جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہو اس کی آنکھیں پھٹ کر کانوں تک پہنچ چکی تھیں۔

"تت ـــ تت ـــ تم تو بندھے ہوئے تھے زنجیروں سے ـــــ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں ہاتھ اٹھا کر گھوم جاؤ ـــــ جلدی۔ ورنہ" ـــــ عمران نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

اور ڈاکٹر اسمتھ اتنی تیزی سے گھوما کہ شائد لٹو بھی اس کی تیز رفتاری پر شرمندہ ہو جاتے اور عمران نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر بھی مشین گن کا دستہ رسید کیا۔ ایک ہی وار ڈاکٹر اسمتھ کے لئے کافی ہو گیا اور وہ اوہ کی آواز نکالتا ہوا دیوار سے ٹکرایا اور پھر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کا چہرہ خوف کی زیادتی سے مسخ ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر اسمتھ کے بیہوش ہوتے ہی عمران نے اس کے دفتر کی تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ میز کی ایک دراز سے ایک ایسی فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جس میں سنٹر کی پوری تفصیل موجود تھی عمران نے سرسری طور پر اُسے دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

اسی لمحے عمران کو باہر سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

وہ تیزی سے اچھل کر دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ہی کرنل ٹاڈ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا لیکن سامنے پڑی ہوئی ٹونی کی لاش دیکھ کر وہ وہیں دروازے میں ہی رُک گیا۔ عمران دروازے کی اوٹ میں سانس روکے کھڑا تھا۔ کرنل ٹاڈ چند لمحے دروازے میں کھڑا آہٹ لیتا رہا۔ لیکن عمران کے سانس روک لینے کی وجہ سے اُسے اندر عمران کی موجودگی کا احساس نہ ہوا۔ تو اس نے پہلے ایک بازو اندر کیا پھر دوسرا۔ اور پھر یکلخت اچھل کر اندر آ گیا۔

"بس اب ہاتھ اٹھا دو کرنل ٹاڈ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے دروازے کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرا لمحہ عمران کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اچانک مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں بلند ہوتی گئی۔ کرنل ٹاڈ نے واقعی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ عجیب انداز میں اچھلا تھا اور عمران اس کے اس داؤ کو فوری طور پر سمجھ ہی نہ سکا تھا۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر اس دیوار سے جا ٹکرائی جس کی جڑ میں ڈاکٹر اسمتھ پڑا ہوا تھا۔

کرنل ٹاڈ نے مشین گن نکلتے ہی ہوا میں ہی اُلٹی قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے میں وہ اس جگہ موجود تھا جہاں مشین گن گری تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ جھک کر مشین گن اٹھاتا، عمران کی لات حرکت میں آئی اور ایک کرسی اُڑتی ہوئی کرنل ٹاڈ کے جسم کی طرف گولی کی طرح بڑھی۔ لیکن دوسرے لمحے کرسی کرنل ٹاڈ کی تھپکی کھا کر ایک طرف جا گری۔ اور کرنل ٹاڈ نے یکلخت پیر کی مدد سے مشین گن کو اوپر اچھالا اور جب تک عمران اس پر چھلانگ لگاتا، وہ مشین گن ہاتھ میں پکڑ چکا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کرنل ٹاڈ کی پھرتی واقعی عمران جیسے آدمی کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہو رہی تھی۔

جیسے ہی مشین گن کرنل ٹاڈ کے ہاتھ میں آئی۔ عمران بھی اپنی فارم میں آگیا۔ اور اس نے بجلی کی سی تیز رفتاری سے اپنا دایاں ہاتھ کرنل ٹاڈ کی طرف جھٹکا اور کرنل ٹاڈ کے ہاتھ سے نہ صرف مشین گن نکل گئی بلکہ وہ چیخ مار کر پہلو کے بل ایک لمحے کے لئے جھکا۔ عمران کی کف میں موجود تیز دھار لیکن باریک پھل کا استرے نما چاقو اس کے ہاتھ کو ضرب لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھلا اور درمیانی میز پر پیر رکھتا ہوا کسی عقاب کی طرح کرنل ٹاڈ سے جا ٹکرایا اور سنبھل کر سیدھے ہوتے ہوئے کرنل ٹاڈ کو ساتھ لیتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ لیکن کرنل ٹاڈ نے یکلخت اپنا گھٹنا موڑ کر عمران کو پوری قوت سے میز پر واپس دھکیل دیا۔ اور عمران پشت کے بل اس طرح میز پر گرا کہ اس کا آدھا اوپر والا جسم میز کی سطح پر اور آدھا نیچے لٹک رہا تھا۔ اور اس کے اوپر کرنل ٹاڈ آگرا۔ اور اس نے پوری قوت سے عمران کے جسم پر خوفناک انداز میں دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ چونکہ میز اور دیوار کے درمیان فاصلہ کافی تھا اس لئے عمران پیر دیوار سے لگا کر بھی اپنے جسم کو سیدھا نہ کر سکتا تھا۔ اسے پلک جھپکنے میں محسوس ہو گیا تھا کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ لازماً ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے اس نے پوری قوت سے اپنا سر اونچا کیا اور کرنل ٹاڈ اس کے داؤ میں آگیا۔ اس نے یہی سمجھا کہ عمران سر اونچا کر کے اسے ٹکر مارنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے جوابی طور پر اسے ٹکر مارنا چاہی اور عمران نے نہ صرف یکلخت سر نیچے میز کی طرف کیا

بلکہ بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو پوری قوت لگا کر موڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیونکہ ٹکر مارنے کے لئے کرنل ٹاڈ کو اپنا اوپر والا جسم ڈھیلا کرنے کے ساتھ ساتھ نچلے جسم کو ذرا سا پیچھے کرنا پڑا تھا۔ اور اس طرح عمران کے جسم پر پڑا ہوا اس کا بے پناہ دباؤ قدرے ہلکا پڑ گیا تھا اور یہی عمران چاہتا تھا۔ چنانچہ اس ہلکے دباؤ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اپنے جسم کو موڑنے میں نہ صرف کامیاب ہو گیا بلکہ اب صورت حال پہلے کے برعکس ہو گئی۔

اب کرنل ٹاڈ نیچے تھا اور عمران اس کے اوپر۔ کرنل ٹاڈ نے بھی نیچے آتے ہی عمران والا داؤ کھیلنا چاہا۔ لیکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے داؤ میں آنے والا نہ تھا۔ اس نے دوسرا کام کیا اور کرنل ٹاڈ کے پیروں پر پیر رکھ کر یکلخت اچھل کر دھم سے اس کے جسم پر گرا اور کرنل ٹاڈ کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عمران بھی اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

کرنل ٹاڈ اس بری طرح تڑپا تھا کہ عمران کا توازن بگڑ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کرنل ٹاڈ یکلخت قلابازی کھا کر میز کی دوسری طرف پہنچ گیا۔

"فرار مت ہونا کرنل ٹاڈ" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے وہ واقعی کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا کرنل ٹاڈ کے اوپر عین اس وقت جا گرا جب کرنل دروازے تک پہنچ چکا تھا۔ کرنل ٹاڈ نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کی دونوں پسلیوں میں اپنی کہنیاں مارنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران کا پورا جسم کرنل ٹاڈ سے نہ ٹکرایا تھا بلکہ اس نے اس کی گردن میں بازو پہلے ڈالے تھے اور اس کا باقی جسم فضا میں ہی گھوم گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور نتیجہ یہ کہ وہ کرنل ٹاڈ کو ساتھ لئے فرش پر گرا اور پھر کرنل ٹاڈ یکلخت چیختا ہوا کسی گیند کی طرح فضا میں اچھلا اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا کرنل ٹاڈ اچھل کر اس کے سامنے ہی کھڑا تھا۔

"اور بھی جتنے داؤ آتے ہیں آزما لو کرنل" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں فنا کر دوں گا کمینے" ——— کرنل ٹاڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کے دائیں پہلو پر حملہ کیا۔ لیکن عمران ایسے داؤ جانتا تھا اس لئے وہ اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اور اس کی توقع کے عین مطابق کرنل ٹاڈ ہوا میں ہی بائیں طرف گھوم گیا۔ لیکن اس بار اس کے حلق سے انتہائی کریہہ چیخ نکلی۔ عمران کا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا تھا اور اس کا بھرپور مکہ کرنل ٹاڈ کی ٹھوڑی کے نیچے پڑا تھا۔ یہ مکہ اس قدر طاقتور تھا کہ کرنل ٹاڈ چیختا ہوا پہلو کے بل میز سے جا ٹکرایا۔

"بس بلیک ایجنٹ کو میں اس سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر دونوں پیر کرنل ٹاڈ کی میز سے لٹکتی ہوئی ایک ٹانگ کے پیر پر رکھ دیئے اور کرنل ٹاڈ نے عمران کی توقع کے عین مطابق اسے پیچھے دھکیلنے کے لئے اس کے سینے میں دوسری لات مارنی چاہی کہ عمران نے اس کی لات پکڑی اور دوسرے لمحے کمرہ کرنل ٹاڈ کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخوں سے لرزنے لگا۔ عمران نے اس کی دوسری ٹانگ پکڑ کر پوری قوت سے اپنے جسم کو میز کی طرف دوہرا کر لیا۔ اور کرنل ٹاڈ کی ٹانگ فضا میں اٹھتی ہوئی اس کے سر

کی طرف مڑ گئی۔ اور کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس کے کولہوں کے جوڑ اکھڑ گئے۔ اور عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور کرنل ٹاڈ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح گھسٹ کر میز سے نیچے فرش پر آ گرا۔

"ہونہہ! ——— میں نے تو سمجھا تھا کہ بلیک ایجنٹ کوئی سپر چیز ہو گی۔ اور اسے یقیناً مارشل آرٹ کے کارگر داؤ آتے ہوں گے ——— اس لئے میں نے تمہیں وقفہ بھی دیا کہ شاید تم کوئی نیا داؤ استعمال کرو اور اس طرح کم از کم میری معلومات میں ہی اضافہ ہو جائے ——— لیکن تم تو عام مارشل فائٹروں سے بھی نکمے ثابت ہوتے ہو" ——— عمران نے بڑے حقارت آمیز لہجے میں فرش پر پڑے ہوئے کرنل ٹاڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اور وہ اس طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پیر چلاتی ہے۔

دوسرے لمحے کرنل ٹاڈ کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور میز کی سائیڈ سے گھوم کر اس نے سب سے پہلے تو مشین گن پر قبضہ کیا اور پھر اس نے جھک کر ڈاکٹر اسمتھ کو کاندھے پر لاد لیا۔ ڈاکٹر اسمتھ ابھی تک بیہوش تھا۔

عمران ڈاکٹر اسمتھ کو کاندھے پر لادے کمرے سے نکلا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی ابھی تک بندھے ہوئے تھے۔

کرنل ٹاڈ کو اس نے بیکار کر دیا تھا اس لئے اب فوری طور پر اس سے اسے کوئی خطرہ نہ تھا۔ اب اگر کوئی خطرہ تھا تو صرف یہاں سنٹر کے آدمیوں سے۔ اور ڈاکٹر اسمتھ کی بات چیت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس سنٹر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

کا انچارج ڈاکٹر اسمتھ ہی ہے۔ دوسری بات جو اس کے ذہن میں تھی وہ لیبارٹری میں کسی غیر آدمی کی موجودگی تھی جس کے خلاف کرنل ٹاڈ اور ڈاکٹر اسمتھ دونوں پریشان تھے۔ لیکن یہ آدمی کون تھا۔ کیا یہ صفدر تھا یا کوئی اور چکر تھا۔ یہ بات اب وہ ڈاکٹر اسمتھ سے اگلوانا چاہتا تھا۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے تو دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ ڈاکٹر اسمتھ کی اندر موجودگی کی وجہ سے وہ اب فوری طور پر بیرونی خطرے سے محفوظ ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھی اسی طرح ستونوں سے بندھے کھڑے تھے۔

دروازہ بند کر کے عمران نے ڈاکٹر اسمتھ کو نیچے فرش پر لٹایا اور پھر اس نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے گولیوں کی بوچھاڑ جولیا کے جسم سے بندھی ہوئی زنجیروں کے اس حصے پر پڑی جو اس کے جسم سے گذر کر ستون کے عقب میں جا رہی تھیں۔ گولیوں نے پلک جھپکنے میں زنجیریں توڑ دیں اور پھر عمران نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں میں موجود کلپ ہتھکڑی بھی کھول دی۔

"بیڑی تم خود کھول لو" ـــــ عمران نے کہا اور پھر یہی اقدام اس نے باقی ساتھیوں کے ساتھ بھی کیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ سب آزاد ہو چکے تھے۔

اسی لمحے ڈاکٹر اسمتھ کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے اس کی طرف مڑ گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ـــــ عمران نے اس کی طرف مشین گن سیدھی کرتے ہوئے غرا کر کہا اور ڈاکٹر اسمتھ جو ہوش میں آنے کے بعد حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا، ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"لیبارٹری میں کون گیا ہے ـــــ پوری تفصیل بتاؤ ـــــ اور یہ سن لو کہ تمہارا کرنل ٹاڈ بے کار ہو چکا ہے ـــــ میں نے تمہارے اس بلیک ایجنٹ کے کولہے کی ہڈیاں توڑ ڈالی ہیں ـــــ اور اگر تم بھی چھلنی ہونے سے بچنا چاہتے ہو تو سب کچھ سچ سچ بتا دو ـــــ میں تمہیں چھوڑ دوں گا ـــــ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے ـــــ لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو تم ـــــ" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں ڈاکٹر اسمتھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو ـــ میں بتا دیتا ہوں ـــ میں سب کچھ بتا دوں گا ـــ سب کچھ سچ سچ بتاؤں گا" ـــ ڈاکٹر اسمتھ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور پھر ڈاکٹر اسمتھ نے کرنل ٹاڈ کی آمد اور اس کے ہیلی کاپٹر کے انجن سے لپٹ کر اندر آنے والے آدمی کی حالت ـــ اس کے علاج سے لے کر کرنل ٹاڈ کی سویٹی کے ساتھ عیاشی ـــ اور پھر اس آنے والے آدمی کا ڈاکٹر ٹومتھی۔ ڈاکٹر گاسکر اور ایک محافظ راکی کو قتل کرنے کے بعد لیبارٹری میں گھسنے اور وہاں گرفتار ہونے تک ساری تفصیلات عمران اور اس کے ساتھیوں کو لفظ بہ لفظ بتا دیں ـــ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی تفصیلات بھی بتا دیں۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی صفدر ہے۔ کم از کم صفدر کے زندہ ہونے کا ثبوت اسے مل چکا تھا اور فی الحال اتنا ہی اس کے لئے کافی تھا۔

"یہاں سنٹر میں تمہارے کتنے آدمی اور ہیں" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"تقریباً ڈیڑھ سو آدمی ہیں ـــــ لیکن وہ سب مشینوں کے آپریشن سے تعلق رکھتے ہیں ـــــ مسلح محافظ صرف چار تھے جن کا انچارج ٹونی تھا جسے تم نے مشین گن کی گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر اسمتھ! ـــــ ہم نے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے ـــــ بولو! داخل ہونے کا طریقہ کیا ہے ـــــ سچ سچ بتانا ورنہ ـــــ" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری میں داخلہ قطعی ناممکن ہے ـــــ ڈاکٹر نالسی کی اجازت کے بغیر رابطہ گیٹ نہیں کھل سکتا ـــــ اس گیٹ کی بناوٹ ایسی ہے کہ اس پر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی یہ گیٹ نہیں ٹوٹ سکتا" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس لڑکی سویٹی کا ذکر کیا تھا ـــــ جو تم نے لیبارٹری سے کرنل ٹاڈ کے لئے منگوائی تھی ـــــ وہ لڑکی کہاں ہے" ـــــ؟ عمران نے اچانک پوچھا۔

"اوہ سویٹی! ـــــ ہاں سویٹی یہیں ہے ـــــ وہ ابھی تک کرنل ٹاڈ کے بیڈ روم میں ہے ـــــ لنک ڈور چونکہ بند ہو چکا ہے اس لئے وہ نہیں جا سکی" ـــــ ڈاکٹر اسمتھ نے چونکتے ہوئے کہا۔ حالات ہی ایسے پیش آ رہے تھے کہ اسے سویٹی کا بالکل خیال ہی نہ رہا تھا۔ اور اب عمران کے یاد دلانے پر وہ اسے یاد آئی تھی۔

"آؤ میرے ساتھ ـــــ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نہیں جا سکتی" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ڈاکٹر اسمتھ کو لئے وہ اپنے باقی ساتھیوں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

سمیت چلتا ہوا ڈاکٹر اسمتھ کے دفتر میں پہنچا تو وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ کرنل ٹاڈ وہاں موجود نہ تھا اور اس جگہ گھسٹنے کے آثار البتہ دروازے تک جاتے نظر آ رہے تھے۔

"یہ کرنل ٹاڈ کہاں گیا" ـــــ؟ عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اسے دوسری راہداری سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ مزید چونک پڑا۔

"ایک طرف ہو جاؤ سب" ـــــ عمران نے چونکتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خود اس نے ڈاکٹر اسمتھ کو بازو سے پکڑ کر دروازے کی اوٹ میں کر لیا۔

عمران کے باقی ساتھی بھی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔

"خبردار! ـــــ اگر آواز نکالی تو ـــــ" عمران نے غراتے ہوئے ڈاکٹر اسمتھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز دروازے کے سامنے ایک لمحے کے لئے رکی۔ مگر دوسرے لمحے وہ آواز تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

عمران نے اس آواز کے آگے بڑھتے ہی تیزی سے دروازے میں آ کر ادھر جھانکا جدھر آواز گئی تھی اور پھر باہر دیکھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔ کیونکہ اس نے راہداری میں مڑتے ہوئے کرنل ٹاڈ کو دیکھ لیا تھا۔ اور کرنل ٹاڈ اس طرح دوڑ رہا تھا جیسے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ا ک کے کولہے کے جوڑ اُترے ہی نہ ہوں۔

کرنل ٹاڈ جس طرف مُڑا تھا اُدھر سے ہی عمران اور اس کے ساتھی ڈاکٹر اسمتھ بھی آئے تھے۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کرنل ٹاڈ انہیں تلاش کرنے کے لئے گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب عمران اور اس کے ساتھی نہ ملیں گے تو وہ واپس آئے گا۔

"اس کا خیال رکھنا ——— میں ابھی آیا" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں سے ڈاکٹر اسمتھ کے متعلق اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر خود تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر کرنل ٹاڈ گیا تھا۔

عمران ابھی راہداری کے موڑ تک پہنچا بھی نہ تھا کہ اچانک اُسے پیچھے دفتر والے کمرے سے اپنے ساتھیوں کی خوفناک چیخیں سُنائی دیں۔ یہ چیخیں ایسی تھیں کہ جیسے کوئی بلندی سے کسی گہرائی میں گرتے وقت چیختا ہے۔

چیخیں سنتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے واپس دوڑا۔ لیکن دوسرے لمحے یکلخت اس کے اپنے قدم لڑکھڑا گئے۔ اس کے قدموں میں موجود فرش لرزنے لگا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیز سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی یکلخت اس کے سامنے اندھے شیشے کی دیوار آ گئی۔ یہ اندھے شیشے کی دیوار اچانک فرش سے نکل کر چھت تک چلی گئی تھی۔ اور پھر ایسی ہی سرسراہٹ اُسے اپنے عقب میں بھی سنائی دی عمران تیزی سے پلٹا اور پھر ایک طویل سانس لے کر رُک گیا۔ کیونکہ ایسی ہی اندھے شیشے کی دیوار اس کے عقب میں بھی وجود میں آ گئی تھی اور ابھی طویل سانس لینے کے بعد اس کا منہ بند بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک دیواروں

کے درمیان فرش یکلخت اس کے قدموں تلے سے سرک کر غائب ہو گیا۔ اور عمران منہ کے بل نیچے گہرائی میں گرتا چلا گیا۔

عمران نے سنبھلنے کی کوشش کی۔ لیکن سنبھلتے سنبھلتے بھی اس کا جسم نیچے کسی انتہائی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر شدید تھا کہ عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کا پورا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکیوں نے مکمل غلبہ پا لیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ڈاکٹر نالٹی نے ایمیدان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن سے اپنا انگوٹھا ہٹا لیا۔ اور کٹاک کی آواز کے ساتھ اندر دبا ہوا بٹن واپس اپنی جگہ پر آگیا۔

" اوہ گاڈ! ۔۔۔ یہ نجانے کونسی مخلوق ہے ۔۔۔ بہرحال اب میں اسے بتاؤں گا کہ موت کسے کہتے ہیں " ۔۔۔ ڈاکٹر نالٹی نے کرسی کی پشت کی طرف ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے سامنے ایک بڑی سی مشین کی سکرین پر اس کمرے کا منظر ابھرا ہوا تھا جس میں وہ پٹیوں میں بندھا ہوا آدمی فرش پر ڈھیر ہوا پڑا تھا۔

" باس! ۔۔۔ اب اس کا کیا کرنا ہے " ۔۔۔ مشین کی سائیڈ میں کھڑے ہوئے ایک نوجوان نے پوچھا۔

" تم پہلے تو یہ چیک کرو کہ کیا واقعی یہ بیہوش بھی ہوا ہے یا نہیں۔ اب مجھے کسی چیز پر اعتماد نہیں رہا " ۔۔۔ ڈاکٹر نالٹی نے چونکتے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ہوئے کہا۔

" باس! ۔۔۔ اس قدر زیادہ گیس کے باوجود بھی یہ بیہوش نہ ہوا ہو گا یہ یہ کیسے ممکن ہے " ۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر ڈکسن! ۔۔۔ اس آدمی سے ملنے سے پہلے سب کچھ ناممکن تھا۔ لیکن اب مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سب کچھ ممکن ہو ۔۔۔ تم پہلے چیک کرو " ۔۔۔ ڈاکٹر نالٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس " ۔۔۔ ڈاکٹر ڈکسن نے مشین کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس نے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس نے بٹن آف کر دیئے۔

" سر! ۔۔۔ یہ بیہوش ہے ۔۔۔ مکمل طور پر بیہوش ۔۔۔ میں نے چیک کر لیا ہے " ۔۔۔ ڈاکٹر ڈکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اچھا! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اب ایسا کرو کہ تم دو آدمیوں کو ساتھ لے کر جاؤ ۔۔۔ اور اس آدمی کو وہاں سے نکال کر ٹیکس روم میں پہنچا دو میں اب کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا ۔۔۔ اور سنو! تم نے خود اس کے کاندھے سے لٹکا ہوا بیگ انتہائی احتیاط سے اٹھانا ہے ۔۔۔ اس میں یقیناً انتہائی خوفناک اسلحہ ہے ۔۔۔ بیگ تم یہیں لے آنا اور اس آدمی کو ٹیکس روم میں لے جا کر اس کے جسم سے ساری پٹیاں کھول کر اسے تابوت میں اچھی طرح بند کر دینا ۔۔۔ ہر کام احتیاط سے کرنا۔ یہ انتہائی خوفناک مخلوق ہے " ۔۔۔ ڈاکٹر نالٹی نے ڈاکٹر ڈکسن کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" شیشے کے تابوت میں سر! ۔۔۔ لیکن سر! اس میں تو یہ دم گھٹ کر ہی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

مر جائے گا" ——— ڈاکٹر ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم اس کے ساتھ آکسیجن لگا دینا ——— میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے ——— لیکن میں اسے اوپن جگہ پر رکھنا اب خطرناک سمجھتا ہوں"۔ ڈاکٹر نالٹسی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" سر! ——— پھر تو اسے بیہوشی کے عالم میں ہی کیوں نہ گولی مار دی جائے اگر یہ انتہائی خطرناک ہے تو" ——— ڈاکٹر ڈکسن نے کہا۔

" تم صرف سائنسدان ہو ڈاکٹر ڈکسن! ——— لیکن اب مجھے عقل آگئی ہے ——— یہ کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ میں نے پہلے تو صرف ان کے متعلق سنا تھا لیکن اب مجھے تجربہ ہو گیا ہے ——— مجھے یقین ہے کہ اس کی پٹیوں کے اندر یا ان پٹیوں میں بھی کوئی خاص چیز ہو گی ——— ورنہ اگر یہ واقعی زخمی ہوتا تو اس قدر تیزی اور پھرتی نہ دکھا سکتا۔ اس لئے میں نے کہا کہ پٹیاں اتار دینا ——— اور کھلی جگہ پر جیسے ہی اسے ہوش آیا اس نے پھر کوئی حیرت انگیز داؤ استعمال کر کے ہمیں لے ڈوبنا ہے اس لئے میں نے اسے تابوت میں بند کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ یہ وہاں سے فرار نہ ہو سکے اور نہ ہمارے خلاف کوئی حربہ اختیار کر سکے ——— یہ وہاں مکمل طور پر بے بس ہو گا اور پھر اس تابوت کے ساتھ میں آکوٹک ٹی مشین لگا کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا ——— اس طرح اس کا باپ بھی اصل حالات بتانے پر مجبور ہو جائے گا" ——— ڈاکٹر نالٹسی نے تفصیل سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس" ——— ڈاکٹر ڈکسن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

ڈاکٹر ڈکسن کے جانے کے بعد ڈاکٹر نالٹسی اٹھا اور اس نے ایک کونے میں رکھے ہوئے وائرلیس فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔

" یس سر ——— جیرم اٹنڈنگ سر" ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" جیرم! ——— مین لیبارٹری کا حفاظتی نظام ٹھیک کام کر رہا ہے نا"؟ ڈاکٹر نالٹسی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر ——— بالکل او۔ کے ہے سر" ——— دوسری طرف سے جیرم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ جیسے اسے ڈاکٹر نالٹسی کی یہ بات پوچھنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

" اس کا خاص خیال رکھنا ——— اور تم اپنے کمرے کا دروازہ لاک رکھنا ——— تاکہ اسے باہر سے نہ کھولا جا سکے" ——— ڈاکٹر نالٹسی نے ایک اور حکم دیتے ہوئے کہا۔

" بہتر سر ——— جیسے آپ کا حکم ——— لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں باس کہ اس حکم کی وجہ کیا ہے" ——— ؟ جیرم نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" وجہ بعد میں بتائی جائے گی ——— بہرحال اتنا سن لو کہ موسمیاتی سنٹر سے ایک خوفناک مجرم لیبارٹری میں داخل ہوا ہے۔ اور وہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتا ہے ——— میں نے اسے قابو تو کر لیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی چکر چلا دے ——— اس لئے تم ہر لحاظ سے محتاط رہنا ——— اول ایسا ہو گا تو نہیں۔ لیکن پھر بھی احتیاط اچھی چیز ہے" ——— ڈاکٹر نالٹسی نے کہا۔ لیکن اب اسے خود اپنی بات پر شرمندگی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

محسوس ہو رہی تھی کہ آخر اس نے ایسا حکم دیا ہی کیوں۔ ظاہر ہے وہ آدمی بیہوش پڑا تھا اور پھر شیشے کے تابوت میں بند ہو جانے کے بعد تو وہ ایک بے ضرر سا کیڑا بن جائے گا۔ لیکن شاید کسی لاشعوری خوف کی وجہ سے وہ جیرم کو کال کر بیٹھا تھا۔

"ٹھیک ہے سر ـــــ آپ بے فکر رہیں" ـــــ جیرم نے کہا۔

"اوکے" ـــــ ڈاکٹر نالٹسی نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اور مڑ کر دوبارہ اسی مشین کی طرف متوجہ ہوا۔ لیکن سکرین پر اب وہ کمرہ خالی نظر آ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر ڈکسن اس آدمی کو وہاں سے نکال کر لے جا چکا ہے۔ چنانچہ اس نے مشین بند کی اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ ریلیکس رُوم میں پہنچ کر اس آدمی سے پوچھ گچھ کر سکے۔

مختلف راہداریوں سے گذرنے کے بعد وہ ایک بڑے کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نالٹسی جب اندر داخل ہوا تو اس وقت ڈاکٹر ڈکسن کے ساتھی اس آدمی کو شیشے کے تابوت میں بند کر کے آکسیجن سیٹ تابوت کے ساتھ فکس کرنے میں مصروف تھے۔ ایک طرف پٹیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔

تابوت میں پڑے ہوئے آدمی کے جسم پر اب صرف زیر جامہ نظر آ رہا تھا۔ اس کا باقی جسم ننگا تھا۔

"باس! ـــ یہ شخص واقعی زخمی ہے ـــــ اس کے پورے جسم کی کھال پھٹی ہوئی تھی اور اسی لئے اس پر پٹیاں باندھی گئی تھیں" ڈاکٹر ڈکسن نے ڈاکٹر نالٹسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ـــ واقعی اس کے تو پورے جسم پر زخم ہی زخم ہیں جن پر دوا

RAFREXO@HOTMAIL.COM

لگی ہوئی ہے ـــــ اس کے باوجود نہ صرف یہ چل پھر رہا تھا ـــــ بلکہ حیرت انگیز پھرتی اور چستی کا مظاہرہ بھی کر رہا تھا ـــــ واقعی یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے" ـــــ ڈاکٹر نالٹسی نے کہا۔ اس کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"تابوت کے ساتھ آکسیجن۔ ٹی بھی فکس کر دو" ـــــ ڈاکٹر نالٹسی نے کہا اور ڈاکٹر ڈکسن سر ہلاتا ہوا کونے میں پڑی ہوئی ایک مشین کی طرف بڑھ گیا جو ایک ٹرالی پر رکھی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر ڈکسن نے ٹرالی گھسیٹی اور اسے تابوت کے ساتھ رکھ کر اس مشین کی سائیڈوں سے لٹکنے والی تاریں تابوت میں لگے ہوئے مختلف پوائنٹس پر ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اس کے بعد اس نے مشین کی دوسری طرف کی تاریں دیوار میں نصب ایک بڑے سے سوئچ بورڈ کے مختلف پوائنٹس کے ساتھ ایڈجسٹ کیں اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔

ڈاکٹر ڈکسن کے ایک ساتھی نے دو کرسیاں لا کر تابوت کے ساتھ رکھ دی تھیں اور ڈاکٹر ڈکسن اور ڈاکٹر نالٹسی دونوں ان کرسیوں پر بیٹھ گئے ٹرالی والی مشین میں سے منسلک تار کے ساتھ ایک عجیب و غریب ساخت کا مائیک لگا ہوا تھا۔ وہ ڈاکٹر ڈکسن نے ڈاکٹر نالٹسی کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس کے ساتھ آنے والے دونوں آدمیوں میں سے ایک تو ہٹ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔ جب کہ دوسرا اس ٹرالی مشین کے ساتھ رُک گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ ڈکسن" ـــــ ڈاکٹر نالٹسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تابوت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے تابوت کے ساتھ لگے ہوئے ایک سوئچ کو آن کر دیا۔ تابوت کے اندر ہلکے نیلے رنگ کی گیس پھیل گئی یہ گیس صرف چند لمحے نظر آتی رہی۔ اس کے بعد خود بخود غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی تابوت میں لیٹے ہوئے آدمی کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے سر کو ادھر اُدھر گھما کر دیکھا اور پھر اس کی نظریں ڈاکٹر نالسی پر جم گئیں۔

"تم میری آواز سن رہے ہو ـــــ اب تم کسی صورت بھی بچ کر نہیں جا سکتے ـــــ میں نے تمہیں زندہ تابوت میں بند کر دیا ہے ـــــ اب تم میرے سوالوں کے جواب دینے پر مجبور ہو ـــــ ورنہ میں تمہیں کتے کی موت مرنے پر مجبور کر دوں گا" ـــــ ڈاکٹر نالسی نے مائیک میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا اور آنکھیں باہر کو اُبل آئی تھیں شائد غصے نے اس کا بلڈ پریشر بہت ہائی کر دیا تھا۔

"پلیز ڈاکٹر نالسی! ـــــ آرام سے بات کیجئے ـــــ آپ کا بلڈ پریشر بہت ہائی جا رہا ہے" ـــــ ساتھ بیٹھے ڈاکٹر ڈکسن نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"تم نہیں جانتے ڈاکٹر ڈکسن! ـــــ اس شخص نے مجھے کس طرح بیوقوف بنایا ہے ـــــ مجھے اس کی شکل دیکھتے ہی غصہ آ جاتا ہے۔ میں تو اس کی بیہوشی میں ہی بوٹیاں اُڑا دیتا ـــــ لیکن میں صرف اس سے اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مجھے بتائے کہ یہ آخر کس طرح یہاں موسمیاتی سنٹر میں پہنچ گیا ـــــ اور موسمیاتی سنٹر میں اور کون کون غدار موجود ہے"۔ ڈاکٹر نالسی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ایک غدار تو تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہے ڈاکٹر نالسی! ـــــ کیا تمہیں

RAFREXO@HOTMAIL.COM

یقین ہے کہ اس نے مجھے واقعی تابوت میں صحیح طرح سے بند کیا ہے؟ میں جب چاہوں آزاد ہو سکتا ہوں" ـــــ تابوت پر موجود مائیک سے اندر لیٹے ہوئے آدمی کی اطمینان بھری آواز سنائی دی اور اس بار ڈاکٹر نالسی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ڈکسن بھی بُری طرح اچھل پڑا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کیا بکواس ہے ـــــ تت ـــــ تم کیا بکواس کر رہے ہو" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــــ یہ پھر کوئی نیا چکر چلانا چاہتا ہے" ـــــ ڈاکٹر نالسی نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں ہی اچھل کر تیزی سے تابوت کی طرف بڑھے۔ ان کا انداز بے اختیارانہ تھا۔

"باس! ـــــ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا ـــــ اس نے مجھے غدار کہا ہے" ـــــ ڈاکٹر ڈکسن نے بُری طرح ایک سوئچ کی طرف جھپٹتے ہوئے کہا۔

"خبردار! ـــــ رُک جاؤ" ـــــ ڈاکٹر نالسی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ڈکسن نے بڑی مشکل سے اس سوئچ کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو کنٹرول کیا۔

"مجھے تابوت کے پرلے حصے میں ایک دراڑ نظر آ رہی ہے"۔ ڈاکٹر نالسی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سر! ـــــ یہ دراڑ نہیں ہے ـــــ تار کا سایہ ہے" ـــــ مشین کے پاس کھڑے ہوئے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سایہ نہیں ـــــ سایہ نہیں ہو سکتا ـــــ تم سب مجھے بیوقوف سمجھتے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ہو ــــــ ڈاکٹر نالشی کو" ــــــ ڈاکٹر نالشی نے غصے سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ مائیک پھینک کر تیزی سے اچھل کر تابوت کی دوسری طرف آگیا۔

"ارے ہاں! ــــ یہ تو تار ہے ــــ لیکن یہ تار غلط فٹ ہے۔" ڈاکٹر نالشی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اُس نے تار کا ساکٹ میں نصب پوائنٹ ایک جھٹکے سے کھینچ لیا۔ اس تار کے ساکٹ سے علیحدہ ہوتے ہی یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی شیشے کے تابوت کے ہزاروں ٹکڑے فضا میں بکھر گئے اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرنل ٹاڈ کی آنکھیں کھلیں تو اس کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکل گئیں۔ اس نے سر جھٹک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران غائب تھا۔ کرنل ٹاڈ آہستہ آہستہ گھسٹتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا پورا جسم پسینے سے تر تھا۔ کولہوں کے جوڑ اکھڑ جانے کی وجہ سے اس کا نچلا جسم بے کار ہو گیا تھا۔ صرف اوپر والا جسم ہی حرکت کر سکتا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر خون کی بجائے گرم لاوا دوڑتا پھر رہا ہو۔ اس کی ایک ایک رگ پھٹ رہی تھی۔ لیکن وہ دانت بھینچے دروازے کی طرف گھسٹتا گیا۔

اسی لمحے اُسے دوسری طرف سے اونچی ایڑی کی ٹک ٹک سنائی دی اور پھر ایک موڑ مڑ کر سویٹی دروازے کے سامنے آگئی۔

"سویٹی ــــ سویٹی پلیز" ــــ کرنل ٹاڈ نے بُری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"اوہ کرنل! ــــ تمہاری یہ حالت ــــ کیا ہوا ــــ یہاں کیا ہو رہا ہے۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

وہ لنک ڈور بھی بند ہے ـــــ وہاں بھی لاشیں پڑی ہوئی ہیں ـــــ ڈاکٹر اسمتھ کہاں ہے" ـــــ؟ سویٹی نے کرنل ٹاڈ کو دیکھتے ہی بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا ـــــ گھبراؤ نہیں ـــــ سنٹر میں دشمن گھس آئے ہیں ـــــ ایک کام کرو۔ مجھے گھسیٹ کر اس بیڈ رُوم میں لے چلو۔ میرے کولہوں کا جوڑ اکھڑ گیا ہے ـــــ میں تمہیں ایک ترکیب بتاؤں گا اگر تم نے ویسے ہی کیا تو میں ٹھیک ہو جاؤں گا ـــــ اور سنو! ـــــ اگر ٹھیک نہ ہوا تو دشمن تم سب کا خاتمہ کر دیں گے ـــــ ہر چیز تباہ کر دیں گے ـــــ پلیز جلدی کرو" ـــــ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا" ـــــ سویٹی نے خوف زدہ لہجے میں کہا اور پھر کرنل ٹاڈ کا بازو پکڑ کر اُسے گھسیٹنے لگی۔ کرنل ٹاڈ دوسرے بازو سے خود بھی زور لگا رہا تھا۔ اس لئے سویٹی پر پورا دباؤ نہ پڑا اور وہ اُسے آسانی سے گھسیٹتی ہوئی راہداری سے گذر کر بیڈ رُوم کے کھلے دروازے سے اندر لے گئی۔

"مجھے کسی طرح اٹھا کر اس بیڈ پر ڈال دو ـــــ دیکھو میں دونوں ہاتھوں سے زور لگاتا ہوں ـــــ تم میرا نچلا دھڑ اٹھا کر اوپر پھینکو ـــــ جلدی کرو" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ بیڈ کی پٹی پر رکھے اور اپنا اوپر والا دھڑ بازوؤں کی مدد سے اونچا کر لیا۔ جب کہ سویٹی نے اس کی دونوں ٹانگیں جھک کر پکڑیں اور پھر پورا زور لگا کر اس نے انہیں اٹھا کر بیڈ پر پھینک دیا۔ لیکن وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی جیسے اس نے ٹنوں وزن اٹھا لیا۔

اوہ ـــــ بہت بہت شکریہ سویٹی! ـــــ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بھولوں گا" ـــــ کرنل ٹاڈ نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب ایسا کرو کہ میری ٹانگیں ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر انہیں اپنی بیلٹ سے باندھ دو ـــــ جلدی کرو کہیں وہ دشمن آ نہ جائیں"۔ کرنل ٹاڈ نے اس کی کمر سے بندھی ہوئی بیلٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا" ـــــ؟ سویٹی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جلدی کرو ـــــ سوالات میں وقت ضائع مت کرو ـــــ جلدی کرو" ـــــ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں کہا اور سویٹی نے جلدی سے اپنی کمر سے بیلٹ کھولی اور پھر کرنل ٹاڈ کو پہلو کے بل لٹا کر اس نے اس کی دونوں پنڈلیاں ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر بیلٹ کی مدد سے انہیں اچھی طرح باندھ دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب مجھے دھکا دے کر نیچے فرش پر گرا دو۔ جلدی کرو ـــــ دھکا اس طرح دینا کہ میرا پورا جسم بیک وقت نیچے گرے" ـــــ کرنل ٹاڈ نے کہا اور سویٹی بیڈ پر چڑھی اور اس نے ایک ہاتھ کرنل ٹاڈ کی پشت پر رکھا اور دوسرا کولہوں سے ذرا نیچے اور پھر اس نے زور سے کرنل ٹاڈ کو بیڈ کے کنارے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں کی کوششوں کے بعد کرنل ٹاڈ کا بندھا ہوا جسم یکلخت بیڈ کے کنارے سے رول ہو کر نیچے گرا۔ اور کرنل ٹاڈ پہلو کے بل ایک زوردار دھماکے سے فرش پر گرا۔ اس کے حلق سے چیخ نکل گئی لیکن ساتھ ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے کولہوں کا اکھڑا ہوا جوڑ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دوبارہ اپنی جگہ پر فٹ ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل ٹاڈ یکلخت اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہوگیا تھا۔ لیکن اب اس کی ٹانگیں باقاعدہ حرکت کر رہی تھیں۔ اس نے جلدی سے پنڈلیوں سے بندھی ہوئی بیلٹ کھولی اور پھر اچھل کر اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہوگیا۔ پھر اس نے آگے پیچھے قدم اٹھا کر دیکھا۔

"تم یہیں رکو اور دروازہ بند کرلو ——— اب میں دیکھتا ہوں انہیں"۔ کرنل ٹاڈ نے تیز لہجے میں مڑ کر سویٹی سے کہا جو ابھی تک بیڈ پر کھڑی حیرت سے کرنل ٹاڈ کو ٹھیک ہوتے دیکھ رہی تھی۔

کرنل ٹاڈ بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے نکلا اور پھر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈاکٹر اسمتھ کے دفتر کے دروازے پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا۔ لیکن اندر خاموشی دیکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس راہداری کی طرف مڑ گیا جو اس بڑے کمرے کی طرف جاتی تھی۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے تھے۔ لیکن کمرے میں پہنچ کر وہ ٹھٹھک گیا۔ ہر طرف زنجیریں ٹوٹی ہوئی پڑی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی غائب تھے۔

کرنل ٹاڈ تیزی سے واپس مڑا اور ابھی راہداری میں ہی تھا کہ اُسے دُور سے ہلکی سی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اُسے سرسر کی تیز آوازیں بھی سنائی دیں۔ اس نے اپنی رفتار بڑھا دی اور پھر راہداری کا موڑ مڑتے ہی وہ نہ صرف ٹھٹھک کر رک گیا بلکہ حیرت سے اس کی آنکھیں بھی پھٹی ہوئی گئیں۔ سامنے اندھے شیشے کی ایک دیوار نے راہداری بند کر دی تھی۔ اس شیشے میں سے کچھ نظر نہ آرہا تھا اور ابھی

وہ دیکھ کر اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ دیوار یہاں کیسے آئی کہ اچانک سرسر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ زمین میں غائب ہوگئی اب راہداری کا فرش برابر ہوچکا تھا۔ اور سامنے ڈاکٹر اسمتھ کے دفتر کا دروازہ نظر آرہا تھا۔

اسی لمحے دفتر سے ڈاکٹر اسمتھ چھلانگ لگا کر باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ اس کے چہرے پر خوف اور کامیابی کے ملے جلے آثار تھے۔

"اوہ کرنل ٹاڈ! ——— میں نے انہیں نچلے سٹور میں پھینک دیا ہے۔ اس عمران کے باہر نکلتے ہی میرا داؤ لگ گیا ——— وہ لوگ جس جگہ کھڑے تھے وہ حصہ کھلنے والا تھا ——— میں نے اچانک سوئچ دبایا اور وہ سب بُری طرح چیختے ہوئے نیچے جا گرے ——— اور پھر میں نے راہداری والا سسٹم آن کر کے اس عمران کو قید کیا اور پھر اُسے بھی نیچے سٹور میں پھینک دیا" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے دوڑ کر کرنل ٹاڈ کی طرف آتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

اوہ ویل ڈن ڈاکٹر اسمتھ! ——— ویل ڈن! ——— یہ سٹور کہاں ہے کہیں وہ اس سے نکل نہ آئیں" ——— کرنل ٹاڈ نے کہا۔

ارے نہیں کرنل! ——— اب تو ان کی روحیں بھی باہر نہ آسکیں گی یہ انتہائی زہریلی دوا کا سٹور ہے ——— اس لئے اس کا سسٹم ہی ایسا بنایا گیا ہے کہ اندھے شیشے کی دیواریں راہداری میں قائم کر کے اس دوا کو نیچے پھینکا جاتا ہے ——— اور ادھر میرے کمرے کے فرش کے ایک حصے کو کھول کر دوسری دوا پھینک دی جاتی ہے ——— یہ دونوں ادویات نیچے جا کر جب ایک دوسرے سے ملتی ہیں تو ان سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایک ایسی دوا کیمیائی تبدیلی کی وجہ سے ایسی بن جاتی ہے جو خود بخود ایک پائپ کے ذریعے اس مشینری کی طرف جاتی ہے جو صحرا میں ہوا کا طوفان پیدا کرتی ہے ——— اس دوا کی وجہ سے ہی طوفان میں بے پناہ تیزی پیدا ہو جاتی ہے ورنہ تو وہ ایک عام ہوا ہی رہ جاتی۔" ڈاکٹر اسمتھ نے کرنل ٹاڈ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ وہ پیچے اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے۔" کرنل ٹاڈ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"ہلاک نہیں تو پھڑک ضرور رہے ہوں گے ——— یہ دونوں دوائیں سال میں ایک بار ڈالی جاتی ہیں اور آئندہ منگل کو سال ہونے والا ہے اس لئے اس کی مقدار تو تقریباً نہ ہونے کے برابر ہو گی ——— لیکن بہرحال اس کے اثرات اتنے تو ہوں گے ہی کہ وہ پھڑک پھڑک کر ہی مر جائیں ——— اب وہ زندہ تو کسی صورت بھی وہاں سے نہیں نکل سکتے کیونکہ وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر بھی ہمیں چیک کر لینا چاہیئے تاکہ پوری طرح اطمینان ہو جائے" ——— ڈاکٹر ٹاڈ نے کہا۔

"یس سر! ——— ہم انہیں سکرین پر چیک کر سکتے ہیں" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور پھر وہ کرنل ٹاڈ کو ہمراہ لئے ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ یہ کمرہ لفٹ کی طرح نیچے اترتا تھا جب کمرے کی حرکت رکی تو وہ ایک اور راہداری میں تھے اس راہداری میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"یہ مین آپریشن روم کی سکیورٹی گارد ہے جناب! ——— ان کا تعلق صرف نیچے سے ہے" ——— ڈاکٹر اسمتھ نے کرنل ٹاڈ کو بتایا اور کرنل ٹاڈ نے سر ہلا دیا۔

راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر لوہے کا ایک سٹیئرنگ لگا ہوا تھا اور اس کے نیچے ایک ڈائل تھا۔ دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب جل رہا تھا۔ ڈاکٹر اسمتھ نے سٹیئرنگ کو دائیں طرف گھمایا تو ڈائل پر ایک سوئی حرکت کرنے لگی۔ وہ اسے دائیں طرف اس وقت تک گھماتا رہا جب تک کہ سوئی چالیس کے ہندسے پر نہ پہنچ گئی۔ اس کے بعد اس نے زوردار جھٹکا دے کر اس لوہے کے سٹیئرنگ کو باہر کی طرف کھینچا۔ کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس سٹیئرنگ کا راڈ ذرا سا باہر کو نکل آیا اور پھر ڈاکٹر اسمتھ نے اسے بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا اور ڈائل پر موجود دوسری سوئی حرکت میں آ گئی۔

جب یہ سوئی ساٹھ کے ہندسے پر پہنچی تو ڈاکٹر اسمتھ نے اس لوہے کے سٹیئرنگ کو پہلے اوپر کی طرف جھٹکا دیا اور پھر نیچے کی طرف اور اس کے ساتھ ہی تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ بلب بجھ گیا۔ اور بھاری دروازہ اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مشینوں کا بے پناہ شور سنائی دینے لگا۔

ڈاکٹر اسمتھ اور کرنل ٹاڈ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں ہر طرف مختلف ڈیزائنوں اور ساخت کی مشینری نہ صرف موجود تھی بلکہ وہ خود بخود چل بھی

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

رہی تھی۔

ہال نما کمرے کے اندر ایک بھی آدمی موجود نہ تھا۔ تمام مشینری آٹومیٹک تھی اور مسلسل چل رہی تھی۔

"یہ سنٹر کا مین آپریشن روم ہے سر! ۔۔۔ یہاں سوائے میرے اور کسی کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے ۔۔۔ آپ میرے علاوہ پہلے آدمی ہیں جو اندر داخل ہو رہے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

"وہ سکرین کہاں ہے ۔۔۔ تم اُسے چیک کرو۔ ایسی مشینری میں نے بے شمار بار دیکھی ہے" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے اُکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے ڈاکٹر اسمتھ پر غصہ آ رہا تھا جو اُسے مشینری اس طرح دکھا رہا تھا جیسے وہ کسی سکول کا طالب علم ہو اور زندگی میں پہلی بار ایسی مشینری دیکھ رہا ہو۔

"یس سر! ۔۔۔ آئیے" ۔۔۔ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کی سائیڈ میں موجود چند بٹن دبائے تو مشین کے اوپر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر چند لمحے پہلے تو دھبے اور لکیریں سی نظر آتی رہیں۔ اس کے بعد ایک بڑے سے کمرے کا واضح منظر اُبھر آیا۔ جس میں دُودھیا رنگ کا دھواں سا بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اور اس دھوئیں کے نیچے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے انسانی قد و قامت جیسے دھبے صاف نظر آ رہے تھے۔ جو بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"یہ دھبے دیکھ رہے ہیں آپ! ۔۔۔ یہ ان لوگوں کے جسم ہیں۔ یہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہلاک ہو چکے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر اسمتھ نے پُرمسرت لہجے میں کہا۔

"ہوں! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ یہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں" کافی دیر تک مسلسل سکرین پر موجود دھوئیں کو دیکھنے کے بعد کرنل ٹاڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پھر بند کر دوں اسے جناب" ۔۔۔ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ بند کر دو ۔۔۔ یہاں بے پناہ شور ہے ۔۔۔ اب ہمیں لیبارٹری کا پتہ کرنا ہے" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ نے جلدی سے بٹن آف کئے اور واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سر! ۔۔۔ اب لیبارٹری کا کچھ کریں ۔۔۔ یہ ڈاکٹر ناکسی بے حد خطرناک آدمی ہے ۔۔۔ اگر اس نے واقعی میرے خلاف رپورٹ کر دی تو میرا تمام کیریئر تباہ ہو جائے گا" ۔۔۔ ڈاکٹر اسمتھ نے باہر نکل کر دروازہ بند کرتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔ میری یہاں موجودگی کے بعد تمہارے اوپر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ۔۔۔ سمجھ گئے" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے کہا اور ڈاکٹر اسمتھ کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تھینک یو سر" ۔۔۔ ڈاکٹر اسمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے بہرحال اچھا کیا کہ ان کا اس طرح خاتمہ کر دیا ۔۔۔ لیکن تم نے جلدی کی ۔۔۔ میں اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں اُڑانا چاہتا تھا ۔۔۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔۔۔ جو ہوا درست ہی ہو گیا" ۔۔۔ کرنل ٹاڈ نے واپس چلتے ہوئے کہا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

سر! ــــ یہ بیحد خطرناک لوگ تھے ــــ اگر میں انہیں اس چکر میں نہ پھنساتا سر ــــ تو نجانے یہ کیا کر دیتے" ــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا۔

"شٹ اپ! ــــ تم میری توہین کر رہے ہو ــــ بلیک ایجنٹ کے مقابلے میں کوئی خطرناک نہیں ہوتا ــــ اور سنو! آئندہ میرے سامنے ایسے توہین آمیز الفاظ منہ سے نہ نکالنا۔ یہ میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں" ــــ کرنل ٹاڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر" ــــ ڈاکٹر اسمتھ نے سہم کر جواب دیا۔

لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچ کر وہ سیدھے دفتر میں آئے اور پھر ڈاکٹر اسمتھ نے وائرلیس فون کے ذریعے لیبارٹری میں ڈاکٹر نالٹی سے رابطہ ملانا شروع کیا۔ لیکن باوجود کوشش کے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔

"یہ لیبارٹری میں آخر کیا ہو رہا ہے ــــ ڈاکٹر نالٹی سے رابطہ کیوں نہیں ہو رہا ــــ کیا اس دروازے کو کھلوانے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔ میں لیبارٹری میں خود جا کر حالات چیک کرنا چاہتا ہوں ــــ یہ میرے فرائض میں شامل ہے" ــــ کرنل ٹاڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"سر! ــــ ایک راستہ ہے۔ ایمرجنسی ڈور ہے۔ لیکن سر ــــ" ڈاکٹر اسمتھ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا ــــ جلدی بولو" ــــ کرنل ٹاڈ غصے سے دھاڑا۔

"لیکن سر! ــــ یہ ایمرجنسی ڈور سوائے صدر مملکت کے براہ راست حکم کے نہیں کھل سکتا" ــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ــــ لیبارٹری خطرے میں ہے اور ہم صدر مملکت سے اجازت لیتے پھریں ــــ سنو! یہ میرا حکم ہے کہ جلدی کھولو یہ ایمرجنسی ڈور"۔

کرنل ٹاڈ نے غصیلے اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تو لکھ کر دیجئے سر! ــــ اس میں شک یہ ہے کہ ہمیں صحرا میں موجود طوفانی ہوائیں پیدا کرنے والی مشینری بند کرنا پڑے گی ــــ یہ راستہ صحرا سے جاتا ہے سر" ــــ ڈاکٹر اسمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ لاؤ کاغذ۔ میں لکھ کر تمہیں آرڈر دیتا ہوں" ــــ کرنل ٹاڈ نے کہا۔ اور ڈاکٹر اسمتھ نے سر ہلاتے ہوئے پیڈ اٹھایا اور پھر قلم اٹھا کر اس نے کرنل ٹاڈ کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل ٹاڈ نے کاغذ پر حکم لکھا اور نیچے اپنے دستخط کر کے مخصوص نشان بھی لکھ دیا۔

"یہ لو ــــ اب جلدی کرو" ــــ کرنل ٹاڈ نے قلم واپس میز پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ــــ میں مشینری بند کرنے کا آرڈر دیتا ہوں۔ بہرحال آدھا گھنٹہ تو اس طوفان کے مکمل خاتمے میں لگ جائے گا۔ اس کے بعد ہم جیپ کے ذریعے باہر نکل سکیں گے" ــــ ڈاکٹر اسمتھ نے کہا اور حکم نامہ اس نے میز کی دراز میں ڈال کر اسے تالا لگایا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر وہ کسی کو طوفانی ہوائیں پیدا کرنے والی مشینری کے بند کرنے کا حکم دینے میں مصروف ہو گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

عمران نے کی آنکھ کھلی تو اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم لاش میں تبدیل ہو چکا ہو۔ قطعی بے جان اور بے حس و حرکت۔ اس نے نظریں گھمائیں تو یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا گول سوراخ نظر آ رہا تھا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی دُودھیا رنگ کی گیس اور عجیب کڑوی سی بُو پھیلی ہوئی تھی۔ یہ بُو ایسی تھی جیسے کڑوے باداموں کی ہوتی ہے۔ اس نے کوشش کر کے اپنا سر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی اُسے احساس ہوا کہ اس کا سر حرکت تو کر رہا ہے لیکن بے حد آہستہ ایسے جیسے اس کے سر کا وزن ٹنوں میں ہو۔ سر کے حرکت کرنے سے اُسے کچھ حوصلہ ہوا اور اس نے اپنے باقی جسم کو حرکت میں لانے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن بے پناہ کوشش کے باوجود وہ بہت معمولی سی حرکت دے سکا۔ جسم واقعی بے جان ہو چکا تھا۔ لیکن حرکت اس میں موجود تھی لیکن اس کی رفتار بے حد آہستہ تھی۔ عمران مسلسل کوشش

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کرتا رہا۔ اب دُودھیا رنگ کی گیس بھی ہلکی پڑتی جا رہی تھی اور بُو بھی کم ہوتی جا رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کمرے کی فضا صاف ہوتی جا رہی ہو۔ اور جیسے جیسے فضا صاف ہوتی جا رہی تھی عمران کی کوشش بھی بار آور ثابت ہو رہی تھی۔ اس کا جسم آہستہ آہستہ حرکت میں آنے لگا تھا۔

کافی دیر بعد عمران اس قابل ہوا کہ وہ اُٹھ کر بیٹھ سکے۔ اس کے باقی ساتھی ابھی تک فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ البتہ تنویر اور کیپٹن شکیل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں جب کہ جولیا کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں نعمانی بھی آنکھیں بند کئے پڑا ہوا تھا۔

"اپنے جسموں کو حرکت میں لانے کی کوشش کرو" ——— عمران نے اپنی طرف سے زور سے کہا۔ لیکن اس کی آواز ایسے نکلی جیسے وہ بولنے کی بجائے بڑبڑا رہا ہو۔ زبان بھی پوری طرح حرکت میں نہ آ رہی تھی۔ اس نے اب خود اٹھنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ کھڑا ہونے میں کامیاب تو ہو گیا۔ لیکن اس کا توازن درست نہ ہو رہا تھا۔ وہ بار بار نیچے گر پڑتا۔ لیکن مسلسل حرکت کی وجہ سے اس کے جسم کی حرکت اب پہلے کی نسبت قدرے تیز ہوتی جا رہی تھی۔ کمرے کی فضا بھی اب مکمل طور پر صاف ہو چکی تھی۔

اب کیپٹن شکیل اور تنویر بھی حرکت کرنے کی کوشش کر رہے تھے ادھر جولیا اور نعمانی کی آنکھیں بھی کھل گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کھڑا ہونے میں پوری طرح کامیاب ہو گیا۔ تو اس نے باقاعدہ ایسے ورزش شروع کر دی جس سے جسم وارم اپ ہو جائے۔ ادھر اس کے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ساتھی اب لڑکھڑا کر اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب کسی باغ میں ورزش کرنے میں مصروف ہوں۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب قدرے ٹھیک ہو چکے تھے۔ ان کے ڈوبتے ہوئے سانس بھی معمول پر آ گئے تھے اور بالکل زرد پڑے ہوئے چہرے دوبارہ سُرخی مائل ہو گئے تھے۔

"یہ ہمیں آخر ہو کیا گیا ہے ——— صرف نیچے گرنے سے تو ایسی حالت نہیں ہوتی" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں ایسی گیس موجود تھی جس نے ہمیں بے جان کر دیا تھا۔ اور نجانے یہ گیس کیلخت ختم کیسے ہو گئی ہے ——— اگر یہ ختم نہ ہوتی تو شائد ہمیں ہوش بھی نہ آتا اور ہم اسی بیہوشی کے عالم میں ہی ختم ہو جاتے ——— یہ گیس جہاں تک میں سمجھا ہوں ٹی سکس آر گنائیم سے ملتی جلتی ہے۔ اس سے ہوا میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ اسی گیس کی مدد سے ہی صحرا میں طوفان پیدا کئے جاتے ہیں" ——— عمران نے ورزش کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ اب باہر صحرا میں طوفان ختم ہو گئے ہوں گے" ——— جولیا نے کہا۔ وہ بھی باقاعدہ ورزش کرنے میں مصروف تھی۔

"ہاں! ——— لگتا تو ایسا ہی ہے ——— بہرحال اب پہلی بات تو یہاں سے نکلنا ہے" ——— عمران نے کہا۔ اس کی مشین گن بھی ایک طرف پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور پھر وہ اس ہال نما کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن یہ کمرہ ہر طرف سے مکمل طور پر بند تھا۔ چھت بھی اب بالکل سپاٹ نظر آ رہی تھی حالانکہ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

وہ جانتے تھے کہ وہ چھت سے ہی نیچے گرے ہیں۔ چھت کی بلندی خاصی تھی۔ لیکن اس کے باوجود نیچے گرنے سے اُسے زیادہ چوٹیں نہ آئی تھیں۔ شائد اس کی وجہ وہاں اس دُودھیا گیس کی موجودگی تھی جس کے دباؤ نے ان کے جسموں کو سنبھال لیا تھا۔ اور وہ پوری قوت سے نیچے نہ گرے تھے۔

اس کمرے میں سوائے اُس کٹے ہوئے گول حصے کے جو پائپ کی طرح آگے جاتا ہوا نظر آ رہا تھا اور کوئی معمولی سا رخنہ بھی موجود نہ تھا۔ یہ کٹا ہوا حصہ اتنی بلندی پر بھی نہ تھا کہ وہ اس میں داخل نہ ہو سکتے۔

"آؤ! ——— اب یہی پائپ ہی ہے۔ شائد آگے کوئی راستہ مل جائے" ——— عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر اچھل کر بازوؤں کے بل اس پائپ کے کنارے پر چڑھا اور پھر رینگتا ہوا وہ آگے بڑھتا گیا۔ آگے بالکل اندھیرا تھا۔ لیکن عمران رینگتا ہوا مشین گن سمیت آگے بڑھتا گیا۔ پائپ خاصا طویل ثابت ہو رہا تھا۔ اور پھر جب پائپ ختم ہوا تو عمران اچھل کر ایک بڑی حوض نما جگہ میں جا گرا۔ یہ حوض کسی دھات کا بنا ہوا تھا۔ اس کے اوپر بڑی بڑی نلکیاں سی تھی۔ عمران یہاں پوری طرح بیٹھ بھی نہ سکتا تھا۔ اور اب اس کا سانس بھی رُکتے لگا تھا۔ اُسے اپنے جسم پر بے پناہ دباؤ کا احساس ہو رہا تھا اس نے مشین گن کی نال ایک نلکی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کی بارش کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے شیشہ ٹوٹ کر گرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی تازہ ہوا کا جھونکا اندر آتا دکھائی دیا۔ نلکی والا حصہ اب روشن ہو گیا تھا۔ عمران نے سر اوپر اٹھایا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

اور دوسرے لمحے اس کا سر باہر نکل آیا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھا جس کی دیوار کے ساتھ ایک بہت بڑی مشین تھی۔ جس کے جار نما حوض میں وہ کھڑا تھا۔ اور نیچے فرش پر شیشے کے بیشمار ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور سامنے دیوار میں اس نلکی کا بقایا حصہ ابھی تک موجود تھا۔ عمران نے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر اس نے اپنے دونوں بازو باہر نکالے اور دوسرے لمحے وہ اس تنگ سے سوراخ سے آہستہ آہستہ گھسٹتا ہوا باہر آ کر کمرے میں کود گیا۔ اس کے بعد جولیا بھی باہر آ گئی اور پھر ایک ایک کر کے باقی سب ساتھی بھی اس جار کے سوراخ سے باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔ صرف کیپٹن شکیل کو باہر نکلتے ہوئے خاصی رگڑیں سہنی پڑی تھیں کیونکہ اس کے کاندھے باقی ساتھیوں کی نسبت زیادہ چوڑے تھے۔ لیکن وہ بھی باہر نکل آنے میں بہرحال کامیاب ہو گیا۔

اس کمرے کا بھی کوئی دروازہ نہ تھا۔ ہر طرف سپاٹ دیواریں تھیں۔ عمران نے مشین گن کی نال اس نلکی کے بقایا حصے کی طرف کی جو ابھی تک دیوار میں موجود تھی اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز نے چند ہی لمحوں میں اس نلکی کے بقایا حصے کو بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور اب دیوار میں موجود سوراخ میں سے باہر آسمان نظر آنے لگ گیا تھا۔ اور باہر طوفانی ہواؤں کا شور بھی نہ تھا۔

"کیپٹن شکیل! ـــــ تم مجھے کاندھوں پر اٹھا لو ـــــ میں باہر نکلتا ہوں ـــــ پھر میں تمہیں باہر کھینچ لوں گا ـــــ میرے خیال میں ہم باہر صحرا میں پہنچ جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے سر ہلا دیا۔ اور پھر سوراخ کے نیچے اکڑوں بیٹھ گیا۔ عمران اس کے کاندھوں پر چڑھا اور کیپٹن شکیل آہستہ آہستہ اٹھتا گیا۔ اس کا چہرہ عمران کا وزن اٹھانے کی وجہ سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ لیکن دیوار کا سہارا لے کر وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا اور دوسرے لمحے عمران اچھل کر بازوؤں کے بل اوپر اٹھتا گیا اور پھر گھسٹ کر وہ اس سوراخ سے باہر نکل گیا۔

"آیئے مس جولیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مڑ کر جولیا سے کہا اور جولیا آگے بڑھ آئی۔ اس کا خیال تھا کہ کیپٹن شکیل دوبارہ نیچے بیٹھے گا لیکن کیپٹن شکیل نے بجائے نیچے بیٹھ کر اسے کندھوں پر اٹھانے کے جولیا کے دونوں بازو پکڑے اور دوسرے لمحے جولیا اس طرح فضا میں اٹھتی ہوئی اس کے کندھوں پر جا بیٹھی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پلاسٹک کی بنی ہوئی ہو۔

"ارے کمال ہے ـــــ تم نے تو جولیا کو ایسے اٹھا لیا جیسے اس کا وزن ہی نہ ہو" ـــــ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران کا وزن اٹھانے کے بعد مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں ویٹ لفٹنگ میں ورلڈ چیمپئن ہو گیا ہوں ـــــ اب عمران کے مقابلے میں جولیا کا کیا وزن ہو سکتا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے جولیا بھی اس سوراخ سے باہر پہنچ گئی۔ اوپر سے عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کھینچ لیا تھا۔

"آؤ تنویر" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور اس بار وہ دوبارہ نیچے بیٹھ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

گیا۔ اور چند لمحوں بعد تنویر اور اس کے باقی ساتھی بھی باہر پہنچ گئے۔
اب کمرے میں کیپٹن شکیل رہ گیا تھا۔

"آجاؤ کیپٹن" ——— سوراخ میں سے جھانکتے ہوئے عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ شائد سوراخ کے دھانے پر لیٹا ہوا تھا اس کا ایک ہاتھ سوراخ سے گذر کر نیچے کمرے میں لٹکا ہوا تھا۔ لیکن ابھی بھی بلندی خاصی تھی۔

"آپ میرا وزن کیسے کھینچیں گے" ——— ؟ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وزن ——— تو کیا واقعی تمہارا بھی وزن ہے ——— یار شادی سے پہلے ہی اگر وزن دار ہو گئے ہو تو بعد میں کیا ہو گا ——— جمپ لگا کر میرا ہاتھ پکڑ لو ——— جلدی کرو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر کیپٹن شکیل نے ہائی جمپ لگا کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اوپر اٹھتا گیا جیسے کسی کرین نے اُسے اوپر اٹھا لیا ہو۔

"کمال ہے ——— آپ نے تو مجھے مس جولیا سے بھی وزن میں ہلکا کر دیا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے باہر آتے ہوئے ہنس کر کہا۔

عمران نے اُسے جتنی آسانی سے باہر کھینچ لیا تھا۔ اس سے تو ظاہر یہی ہوتا تھا جیسے کیپٹن شکیل کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔

"جولیا کے ساتھ مناسبت مت پیدا کرو ——— ایسا نہ ہو کہ تنویر کا خیال بدل جائے اور پھر تم ———" عمران نے مسکرا کر کہا اور کیپٹن شکیل

RAFREXO@HOTMAIL.COM

قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

ہر طرف صحرا پھیلا ہوا تھا جس میں عام سی ہوا چل رہی تھی وہ خوفناک طوفانی ہواؤں کا کہیں وجود نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ طوفانی ہوائیں کہاں چلی گئیں" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تنویر کے مقابلے میں کوئی طوفان بھلا کہاں ٹھہر سکتا ہے" ——— عمران نے مسکرا کر کہا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگا۔

"اب کیا ہم نے صحرا سے باہر جانا ہے ——— وہ لیبارٹری اور صفدر" ——— ؟ کیپٹن شکیل نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کسی خاص مقصد کے تحت یہ طوفانی ہوائیں بند کی گئی ہیں ——— اور اب ہم نے اس خاص مقصد کو تلاش کرنا ہے"۔ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"اوہ! ——— ادھر جیپ کے ٹائروں کے نشانات" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس طرف کو دوڑنے لگا جدھر اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ وہ سب بھی عمران کے پیچھے دوڑنے لگے۔

"اوہ! ——— کہیں کہیں نشانات موجود ہیں ——— ورنہ ہوا نے انہیں مٹا دیا ہے ——— آؤ ہمیں ان کا تعاقب کرنا ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے ایک قطار کی صورت میں دوڑنے لگے۔

عمران کی تیز نظریں مٹے ہوئے جیپ کے ٹائروں کے نشانات بھی چیک کرتی جا رہی تھیں۔ اور صحرا میں ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ اچانک

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

ایک جگہ رُک گئے۔ یہاں جیپ کے نشانات خاصے گہرے تھے جیسے وہ یہاں کافی دیر رُکی رہی ہو۔

عمران غور سے ریت کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اچانک اس نے بیٹھ کر اپنا ہاتھ ریت میں داخل کر دیا۔ وہ ریت کے اندر کسی چیز کو ٹٹول رہا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ تک وہ ریت میں اِدھر اُدھر ہاتھ چلاتا رہا اور پھر اچانک اس کا ہاتھ کسی سخت چیز سے ٹکرایا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے انگلیوں کی مدد سے اس سخت چیز کا اندازہ لگایا۔ یہ کوئی ہینڈل سا تھا۔ عمران نے اسے پکڑ کر دائیں بائیں کرنا چاہا۔ لیکن وہ سختی سے اپنی جگہ پر جما ہوا تھا۔

پھر عمران نے اس کے کنارے پر ہاتھ رکھ کر اُسے زور سے نیچے دبایا تو دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی صحرا کا سامنے کا حصہ یکلخت فضا میں کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا گیا۔ نیچے ایک پختہ سڑک جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اُسی لمحے دُور سے بے تحاشا گولیاں چلنے کی آوازیں انہیں سنائی دیں اور وہ سب چونک پڑے۔

"آؤ! ـــــ یہ شائد لیبارٹری کا کوئی خفیہ دروازہ ہے" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اس سڑک پر دوڑتا ہوا نیچے گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑتے گئے۔ تیز فائرنگ کی آوازیں اب بھی مسلسل سنائی دے رہی تھیں اور پھر یکلخت ان آوازوں کے درمیان ایک انسانی چیخ سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ چیخ کی آواز وہ پہچان گیا تھا یہ یقیناً صفدر

کی آواز تھی۔

سڑک کے اختتام پر ایک دروازہ دکھائی دیا۔ جو کھلا ہوا تھا اور اس کے اندر ریت پر چلنے والی ایک بڑی سی سرخ رنگ کی جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی۔

جیپ کے قریب سے گذرتے ہوئے وہ ایک راہداری میں داخل ہوئے تو انہیں ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے دو افراد وحشیانہ انداز میں لڑ رہے ہوں۔ عمران کے دوڑنے کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی۔ راہداری کے اختتام پر پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رُک گیا۔

"میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دُونگا" ـــــ راہداری کے تنگ موڑ سے کرنل ٹاڈ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران ـــ مشین گن سنبھالے اچھل کر آگے بڑھ گیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دھماکہ ہوتے ہی صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ سی لگ گئی ہو اور تکلیف کی بے پناہ شدت کی وجہ سے ہی بے اختیار اس کے حلق سے چیخ سی نکل گئی۔ کمرے میں دوسری چیخیں بھی گونج رہی تھیں۔

صفدر کو ایک لمحے کے لئے تو ذہن پر اندھیرا سا چھاتا ہوا محسوس ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے صفدر نے ہونٹ بھینچ کر سر کو جھٹکا اور شاید تکلیف کی شدت کی وجہ سے ہی اس کا ذہن اندھیرے میں نہ ڈوب سکا اور اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ تابوت کی بجائے فرش پر الٹا پڑا ہوا ہے۔ اور اس کے جسم کے مختلف حصوں خصوصاً پشت سے خون کے قطرے رس رہے تھے۔ اور کمرے میں موجود چاروں افراد بری طرح پھڑک رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ چیخ رہے تھے۔

صفدر اچھل کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ تابوت پھٹ گیا تھا اور اس کے شیشے کی کرچیوں نے اسے تو صرف معمولی سا زخمی کیا تھا جبکہ ڈاکٹر نالٹی اور اس کے ساتھی شیشے کی کرچیوں سے اس طرح زخمی ہوئے تھے جیسے ان پر گولیوں کی بارش کر دی گئی ہو۔ ڈاکٹر نالٹی کا جسم سب سے زیادہ زخمی تھا۔ اس کی حالت تو ایسے محسوس ہو رہی تھی جیسے اس کے پورے جسم کو چھلنی کر دیا گیا ہو۔ اور پھر صفدر کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ تم ہو گیا۔

صفدر اب باقی افراد کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ تینوں البتہ ڈاکٹر نالٹی کی نسبت کم زخمی تھے۔ لیکن وہ بھی مسلسل چیختے ہوئے فرش پر پڑے پھڑک رہے تھے۔ ان کی حالت بھی بے حد خراب تھی۔ صفدر کے اندازہ لگایا کہ ان میں سے صرف ایک آدمی کم زخمی ہے۔ وہ شاید بچ جائے باقی دو کی حالت خراب تھی۔ چنانچہ صفدر اس کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ——— ؟ صفدر نے اس آدمی کے پھڑکتے ہوئے جسم کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ڈکسن ——— میں ڈاکٹر ڈکسن ہوں ——— ڈاکٹر نالٹی نے بڑا ظلم کیا ہے ——— گیس کی موجودگی میں ہوا کا دباؤ کنٹرول کرنے والا پلگ نکال دیا ——— اس طرح شیشے کا تابوت پھٹ گیا ——— اوہ! میں مر رہا ہوں ——— میں مر رہا ہوں" ——— اس آدمی نے بری طرح ایڑیاں رگڑتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر مزید کچھ پوچھتا، ڈاکٹر ڈکسن کے منہ سے خون کا فوارہ سا چھوٹ نکلا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں چڑھ

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

گئیں اور ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ شیشے کی کوئی کرچی یقیناً اس کے دل میں گھس گئی تھی۔

صفدر اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ کیونکہ باقی دو بھی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ختم ہو چکے تھے۔

صفدر خود مسلسل جسمانی اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے نڈھال ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بمشکل سنبھالا دیا ہوا تھا۔

جب چاروں افراد ختم ہو گئے تو صفدر مڑا اور اس نے ڈاکٹر ڈکسن کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ گو لباس پر خون کے بڑے بڑے دھبے موجود تھے لیکن بہرحال ننگا ہونے سے یہ لباس پھر بھی غنیمت تھا اس نے لباس اتار کر پہن لیا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے جسم پر زخم ضرور تھے لیکن وہ اتنے شدید نہ تھے کیونکہ تابوت کی دیواریں اور چھت پھٹ کر سائیڈوں میں پھیلے تھے۔ صرف نچلے حصے نے صفدر کو زخمی کیا تھا۔

صفدر دروازے سے باہر نکلا تو وہ ایک راہداری میں تھا راہداری سے گذرتا ہوا وہ آگے بڑھتا گیا۔ مختلف موڑ مڑنے کے بعد وہ اچانک ایک کمرے کے دروازے پر رُک گیا۔ راہداری کا اختتام اسی دروازے پر ہوا تھا۔

یہ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اور صفدر کو اندر سے ہلکی ہلکی بھنبھناہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے مشینری چلنے کی آواز ہو۔ صفدر نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر زور سے دستک دی۔

"کون ہے" ——— ؟ اندر سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

"دروازہ کھولو ——— میں ڈاکٹر نالٹی ہوں" ——— صفدر نے ڈاکٹر نالٹی کے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس! ——— آپ" ——— اندر سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ دروازے میں ایک نوجوان کھڑا تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ نوجوان، صفدر کو دیکھ کر پیچھے ہٹتا، یکلخت صفدر اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ نوجوان چیختا ہوا پلٹ کر صفدر کے سینے سے آ لگا۔ صفدر کے اس کی گردن اور کمر کے گرد بازو ڈال دیئے تھے اور پھر وہ اُسے دھکیلتا ہوا کمرے کے اندر لے گیا۔ پورا کمرہ عجیب و غریب اور پیچیدہ مشینوں سے پُر تھا۔ یہ مشینیں ایسی تھیں کہ جیسے بڑے بڑے کمپیوٹر کام کر رہے ہو۔ کمرے میں وہ نوجوان اکیلا تھا۔

"خبردار! ——— اگر حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس نوجوان کی گردن پر بازو کا دباؤ بڑھا دیا اور نوجوان جو اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔

"تت ——— تت ——— تم کون ہو" ——— ؟ نوجوان کے حلق سے گھٹی گھٹی آواز نکلی۔

"پہلے اپنا نام بتاؤ ——— جلدی" ——— صفدر نے بازو کو آہستہ سے جھٹکا دیتے ہوئے پوچھا۔

"نج ——— نج ——— جیرم ——— میرا نام جیرم ہے" ——— نوجوان نے کراہتے ہوئے رُک رُک کر جواب دیا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"سنو جیرم! — میں نے لیبارٹری کے اندر داخل ہو کر ریڈ ٹاک کا فارمولا حاصل کرنا ہے — لیبارٹری کے سب افراد میرے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں — ڈاکٹر نالسی، ڈاکٹر ڈکسن سب — اب بولو! — تم مرنا چاہتے ہو یا زندہ رہنا چاہتے ہو — ہاں یا نہ میں جواب دو۔ جلدی" — صفدر کے لہجے میں بھوکے بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔

"مم — مم — میں زندہ رہنا چاہتا ہوں — مجھے مت مارو۔" جیرم نے بُری طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو سنو! — مجھے ریڈ ٹاک کا فارمولا دے دو — جلدی — ورنہ میں نے بازو کو ذرا سا اور جھٹکا دیا تو تمہاری گردن کی ہڈی ٹوٹ جائے گی" — صفدر کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔

"فف — فف — فارمولا — وہ تو مین لیبارٹری کے اندر ہے — اور وہاں کوئی نہیں جا سکتا" — جیرم نے جواب دیا۔

"تو پھر تم چھٹی کرو — تمہارا کیا فائدہ" — صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے بازو کا دباؤ بڑھا دیا۔

"رُک — ر — رُک جاؤ — مم — مت مارو — مم — میں بتاتا ہوں" — جیرم نے بُری طرح پھڑکتے ہوئے کہا اور صفدر نے دباؤ کم دیا۔

"یہ سامنے والی مشین کے ذریعے دروازہ کھل جائے گا — مجھے مت مارو — میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں" — جیرم نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"چلو آگے بڑھو — اور سنو! — اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی

RAFREXO@HOTMAIL.COM

کوشش کی تو پلک جھپکنے میں موت کے گھاٹ اتار دوں گا" — صفدر نے اُسے مشین کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

جیرم مشین تک دوڑتا گیا اور پھر رُک کر اس نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنی گردن مسلنی شروع کر دی اور صفدر نے آگے بڑھ کر اپنی اُنگلی سیدھی کر کے اس کی پشت سے لگا کر دبا دی۔

"جلدی کرو — ورنہ گولی مار دوں گا" — صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور جیرم نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر موجود سوئیاں تیزی سے حرکت کرنے لگیں۔ اسی لمحے مشین میں سے ایک مشینی سی آواز نکلی۔

"کوڈ بتاؤ — مین کمپیوٹر کو کوڈ بتاؤ" — مشینی آواز یہی فقرہ بار بار دوہرا رہی تھی۔

"کوڈ زیرو تھری۔ زیرو الیون تھرٹی فور ریڈ ٹاک زیرو سکس" — جیرم نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

"اوکے — ریڈ ٹاک پی کاک" — مشینی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"نو ریڈ ٹاک بلیس" — جیرم نے جواب دیا۔

"اوکے — ریڈ ٹاک بلیس ارسال کیا جا رہا ہے" — مشینی آواز نے جواب دیا اور مشین سے تیزی سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اس کی سوئیاں ایک بار پھر اِدھر اُدھر تیزی سے حرکت کرنے لگیں اور بے شمار بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

چند لمحوں بعد کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ مشین کے نچلے حصے میں ایک خانہ کھلا۔ لیکن وہ خالی تھا

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"بیس کوڈ اینڈ ٹائم" ——— مشین میں سے وہی کمپیوٹر کی آواز نکلی۔

"ڈاکٹر نالشی ——— ون زیرو ون ٹائم ون آور" ——— جیرم نے کہا۔ اور ایک بار پھر کھٹاک کی آواز سنائی دی اور ایک مائیکرو فلم یکلخت اچھل کر اس کھلے خانے میں آگری۔ اور جیرم نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اُسے اٹھا لیا۔

"یہ فارمولا ہے ——— ریڈ ٹاک کا فارمولا ——— لیکن ایک گھنٹے کے اندر اندر اسے واپس مشین میں ڈالنا ہوگا۔ ورنہ یہ واش ہو جائے گا" ——— جیرم نے کہا اور صفدر نے یکلخت زور سے جیرم کی گردن پر ضرب لگائی اور جیرم چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر گرا اور صفدر نے اس کے ہاتھ سے وہ مائیکرو فلم جھپٹ لی۔ اس نے اُسے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے جیرم کو گردن سے پکڑا اور فضا میں لٹکا لیا۔

"سنو جیرم! ——— اب تم مجھے اس لیبارٹری سے باہر نکلنے کا راستہ بتاؤ گے" ——— صفدر نے غراتے ہوئے اس کی گردن کو جھٹکا دیا ہی تھا کہ اچانک ایک کونے میں موجود مشین سے یکلخت سائرن کی سی آواز بلند ہونے لگی۔

"اوہ! ——— ایمرجنسی ڈور کھل رہا ہے" ——— جیرم نے چیختے ہوئے کہا اور صفدر نے یکلخت اس کی گردن چھوڑ دی۔

"کونسا ایمرجنسی ڈور" ———؟ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کوئی ایمرجنسی ڈور کھول کر لیبارٹری میں داخل ہو رہا ہے ——— اوہ! ——— یہ تو نہیں کھل سکتا ——— کسی طرح نہیں کھل سکتا" ——— جیرم

RAFREXO@HOTMAIL.COM

نے بُری طرح چیختے ہوئے متوحش لہجے میں کہا۔

اور ابھی صفدر اس مشین کی طرف متوجہ ہی تھا کہ یکلخت جیرم اپنی جگہ سے اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے کے آخری کونے تک پہنچ گیا۔ صفدر نے اس کے پیچھے دوڑ لگائی۔

"خبردار! ——— ہاتھ اٹھا دو ——— ورنہ بھون ڈالوں گا" ——— اچانک جیرم کے ہاتھوں میں ایک مشین گن نظر آنے لگی۔ یہ مشین گن نجانے کس مشین کی آڑ میں چھپی ہوئی تھی۔

صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔

"مُڑ جاؤ ——— مجھے وہ فلم واپس مشین میں ڈالنی ہے ——— یہ ملک کا سب سے بڑا راز ہے ——— یہ میں کسی صورت باہر نہیں جانے دونگا ——— اور سنو! ——— میں ٹریگر دبا دونگا۔ اس لئے قطعاً بے حس و حرکت رہنا" ——— جیرم کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی وہ چونکہ سائنسدان تھا اس لئے اُسے اس لائن کے داؤ پیچ کا پوری طرح علم نہ تھا۔ ورنہ وہ فائر کر کے صفدر کا خاتمہ کر کے بھی فلم حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن یا تو اناڑی پن کی وجہ سے اُسے خیال نہ آیا تھا یا پھر ہو سکتا ہے اُسے مشینری کے تباہ ہونے کا خطرہ ہو ——— یا پھر اُسے یہ خطرہ بھی ہو سکتا تھا کہ کہیں گولی اس فلم کو نہ لگ جائے۔ بہرحال جو کچھ بھی تھا اس نے فوری فائر نہ کھولا تھا۔

صفدر کو اس کا سایہ بتا رہا تھا کہ وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اور پھر جیسے ہی وہ قریب آیا، صفدر یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مُڑا اور دوسرے لمحے جیرم بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک مشین سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

جا ٹکرایا۔ جب کہ مشین گن صفدر کے ہاتھ میں تھی۔ اور دوسرے لمحے صفدر نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فائر کھول دیا۔ اور جرم جو مشین سے ٹکرا کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا یکلخت گھوم کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

صفدر نے فوری ٹریگر اس لئے دبا دیا تھا کہ اب وہ مزید وقت ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ذہن میں جرم کی یہ بات موجود تھی کہ ایک گھنٹے بعد فلم خود بخود واش ہو جائے گی اور وہ اب ہر صورت میں اس گھنٹے میں اس فلم کا کچھ ایسا بندوبست کر لینا چاہتا تھا جس سے وہ فارمولا مکمل طور پر حاصل کر سکے۔

جرم کا خاتمہ کرتے ہی صفدر تیزی سے دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے خیال آگیا کہ اسے یہ بات تو چیک کرنی چاہیئے کہ یہ فلم، واقعی اس قدر اہم ترین فارمولا ہے یا جرم نے اس کے ساتھ اولی فراڈ کیا ہے۔ کیونکہ جتنی آسانی سے اس قدر اہم فارمولا باہر آگیا تھا اس بات پر صفدر کو شک پڑ رہا تھا۔ لیکن وہ اسے چیک کیسے کرے یہ بات اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر اس نے مختلف مشینوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ مشینیں اسی طرح باقاعدہ کام کر رہی تھیں۔ ان کی کارکردگی میں ذرا برابر بھی فرق نہ آیا تھا۔

صفدر ہونٹ بھینچے ایک ایک مشین کے قریب رک رک کر ان پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھتا۔ لیکن یہ ایسی زبان تھی کہ اسے تو صرف مختلف قسم کے پیچیدہ اور گنجلک سے ہندسے ہی لکھے نظر آ رہے تھے۔

جب تقریباً تمام مشینوں کا جائزہ لینے کے بعد اسے کچھ سمجھ میں نہ آیا تو وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ وہ جس طرح بھی ممکن ہو نہ صرف اس لیبارٹری سے نکلے بلکہ اس موسمیاتی سنٹر سے بھی باہر نکل جائے۔

ابھی صفدر دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ یکلخت اسے باہر راہداری میں قدموں کی آواز سنائی دی اور صفدر تیزی سے دروازے کی اوٹ میں رک گیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والوں کی تعداد صرف دو ہے۔

"یہ کوئی سائنسدان ہی ہو سکتے ہیں" ——— صفدر نے دل میں سوچا۔

اسی لمحے دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی اور پھر ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھول دو ——— میں ڈاکٹر اسمتھ ہوں موسمیاتی سنٹر کا انچارج"

بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

اور صفدر کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل ٹاڈ بھی اس کے ہمراہ ہو گا۔ اور کرنل ٹاڈ کے متعلق اسے معلوم تھا کہ وہ ایک بلیک ایجنٹ ہے۔ ایسا آدمی بے حد ہوشیار ہوتا ہے۔ اس لئے اسے آسانی سے ڈاج بھی نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ان کے فوری خاتمے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر نہ صرف یکلخت دروازہ کھول دیا بلکہ دوسرے لمحے اس نے ٹریگر بھی دبا دیا۔ اور اسی طرح ٹریگر دباتا ہوا وہ اچھل کر باہر آگیا۔ راہداری مشین گن کی فائرنگ اور دو انسانی چیخوں سے بیک وقت گونج اٹھی۔ راہداری میں دو ہی افراد

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

تھے اور دونوں ہلاک ہو چکے تھے۔ ان میں سے ایک تو ڈاکٹر اسمتھ تھا جبکہ دوسرے کو صفدر نہ پہچانتا تھا۔ یقیناً وہ کرنل ٹاڈ ہی ہو سکتا تھا۔

صفدر ان دونوں کے ہلاک ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا راہداری کے دوسرے سرے کی طرف لپکا۔ لیکن جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑا۔ اچانک ایک سائیڈ سے اس پر مشین گن کی فائرنگ ہوئی اور صفدر کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور صفدر اچھل کر فرش پر گرا اور رول ہوتا ہوا کافی آگے تک چلا گیا۔ گولی اس کی ران میں لگی تھی۔ لیکن رول ہونے کی وجہ سے وہ باقی گولیوں سے بچ نکلا۔

مشین گن بردار موڑ کی سائیڈ پر ہی موجود تھا۔ صفدر کے چیخ کر گرنے کی وجہ سے وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اسی لمحے صفدر نے یکلخت اچھل کر سر کی ٹکر اس کے پیٹ میں ماری اور مشین گن بردار ٹکر کھا کر پشت کے بل نیچے گرا۔ لیکن پھر حیرت انگیز مہارت سے قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ البتہ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی۔

صفدر ران میں گولی لگنے کی وجہ سے تیزی سے نہ اٹھ سکا اور اس آدمی نے یکلخت دونوں پیر جوڑ کر بڑے ماہرانہ انداز میں فلائنگ کک اٹھتے ہوئے صفدر کے سینے میں مارنی چاہی۔ لیکن صفدر اٹھتے اٹھتے یکلخت سائیڈ میں گرا اور فلائنگ کک مارنے والے کے دونوں پیر پوری قوت سے سامنے دیوار سے جا ٹکرائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح واپس آیا جیسے گیند دیوار سے لگ کر واپس آتی ہے اور اس کے جسم نے صفدر کو پوری طرح چھاپ لیا۔ صفدر نے جسم کو دائیں طرف موڑ کر

RAFREXO@HOTMAIL.COM

اپنے آپ کو اس کے شکنجے سے بچانا چاہا۔ لیکن دوسرے آدمی نے یکلخت اس کی ناک پر بڑے بھرپور انداز میں ٹکر ماری اور صفدر کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ لیکن اس ٹکر سے پیدا ہونے والی شدید ترین درد نے لاشعوری طور پر اس کی دونوں ٹانگوں کو بجلی کی سی تیزی سے اوپر اٹھنے پر مجبور کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے اوپر چھایا ہوا آدمی اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا اور صفدر سانپ کی سی تیزی سے پلٹا۔ لیکن وہ آدمی بھی مارشل آرٹ کا ماہر تھا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ یکلخت پلٹ کر صفدر سے لپٹ گیا اور اب وہ دونوں آدھے آدھے دھڑ پر کھڑے ایک دوسرے کو گرانے کے لئے پورا زور لگا رہے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے دو کوبرے سانپ اپنے پھن کو اٹھائے ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہوں۔ دونوں پر ہی وحشیانہ انداز چھایا ہوا تھا۔ کیونکہ دونوں کو علم تھا کہ ہار کا مطلب سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے اچانک دوسرے آدمی نے اپنے جسم کو یکلخت پیچھے کی طرف ایک جھٹکے سے ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں کہنیاں مڑ کر پوری قوت سے صفدر کی پسلیوں میں گھس گئیں۔ اور صفدر کراہتا ہوا پشت کے بل فرش پر گر گیا۔ دوسرا آدمی کہنیاں موڑے پورے جسم کے وزن سے اوپر گرا۔ ساتھ ہی اس کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا"۔

لیکن اس بار صفدر اسے ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا۔ جیسے ہی وہ کہنیاں موڑے اس پر گرا۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے مڑ گیا اور وہ آدمی صفدر کے پہلو پر گرا اور اس کی دونوں کہنیاں پوری قوت سے

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

فرش سے جا ٹکرائیں۔

"ویل ڈن صفدر" ——— اچانک صفدر کو عمران کی مانوس آواز سنائی دی۔ اور صفدر کے جسم کو جھٹکا سا لگا پھر جیسے اس کے جسم میں کسی نے توانائی سے بھرپور انجکشن لگا دیا ہو۔ اس نے یکلخت اپنا بازو موڑ کر اپنے پر گرنے والے کی گردن پکڑی اور پھر فرش پر الٹ گیا۔ لیکن وہ آدمی بھی بے حد کایاں تھا۔ اس نے مڑتے مڑتے بھی صفدر کے پیٹ میں لات مار کر گھٹنا پوری قوت سے جڑ دیا۔ اور صفدر کی گرفت اس کی گردن پر ختم ہو گئی۔

"صفدر زخمی ہے عمران" ——— صفدر کو جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کوئی بات نہیں ——— بہرحال صفدر سپر ایجنٹ ہے ——— اب دیکھو کہ بلیک ایجنٹ اور سپر ایجنٹ میں سے وائٹ ایجنٹ کون ثابت ہوتا ہے" ——— عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

عمران کی بات سن کر صفدر سمجھ گیا کہ اس سے لڑنے والا کرنل ٹاڈ ہے۔ ایکریمیا کا بلیک ایجنٹ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر زیادہ محتاط ہو گیا۔

جیسے ہی صفدر کی گرفت اس کی گردن پر ڈھیلی پڑی، کرنل ٹاڈ نے یکلخت اپنے جسم کو فضا میں اچھالا اور دوسرے لمحے وہ حیرت انگیز طور پر اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن صفدر نے یکلخت اپنی ایک ٹانگ جو زخمی نہ تھی قوس کی صورت میں گھما کر اس کی پنڈلیوں پر بھرپور ضرب لگائی اور کرنل ٹاڈ کے قدم اکھڑے اور وہ اچھل کر نیچے گرنے لگا۔ لیکن دونوں ہاتھ نیچے رکھ کر اس نے اپنے آپ کو پوری طرح گرنے سے

RAFREXO@HOTMAIL.COM

بچا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ صفدر اس کے ہٹتے ہی تیزی سے گھسٹتا ہوا ایک طرف ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے یکلخت وہ فلم نکال کر ایک طرف کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف اچھال دی۔

"یہ فارمولا ہے ——— اس نے ایک گھنٹے کے اندر واش ہو جانا ہے ——— آپ اسے لے کر نکل جائیں" ——— صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور فارمولے کا سن کر کرنل ٹاڈ جو دوبارہ صفدر پر چھلانگ لگا رہا تھا حیرت انگیز تیزی کے ساتھ فضا میں ہی پلٹا اور اس نے عمران پر حملہ کر کے اس سے فارمولا چھیننا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا ایک بار پھر فرش پر آ گرا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے اس کے سینے پر زوردار ضرب لگا کر اسے واپس پلٹا دیا تھا۔

"تنویر! ——— تم کھڑے منہ دیکھ رہے ہو ——— صفدر زخمی ہے، وہ کھڑا نہیں ہو سکتا" ——— یکلخت جولیا نے چیخ کر کہا اور تنویر جو شاید پہلے سے ہی اس موقع کے انتظار میں کھڑا تھا بھوکے عقاب کی طرح فرش پر گرے ہوئے کرنل ٹاڈ پر جا پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

"ہٹ جاؤ تنویر! ——— میں اب اس سے نمٹ لوں گا ——— اب فارمولا محفوظ ہاتھوں میں ہے" ——— صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے یکلخت دونوں پیر سمیٹے اور پھر یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کی ران زخمی ہی نہ ہو۔

کرنل ٹاڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

"سپر ایجنٹ کو اتنی دیر تو نہیں لگانی چاہیے صفدر" ——— عمران کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرنل ٹاڈ کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی۔ اس بار صفدر نے واقعی حیرت انگیز داؤ کھیلا تھا۔ اس نے یکلخت اپنے اوپر والے جسم کو قوس کی صورت میں پیچھے کیا اور پھر جیسے ہی کرنل ٹاڈ نے اچھل کر اس پر فلائنگ کِک لگانی چاہی جو کہ ایسے موقع پر انتہائی خطرناک ثابت ہوتی، صفدر نے یکلخت پہلو بدلا اور کرنل ٹاڈ کا جسم جیسے ہی فضا میں تیرتا ہوا اس کے اوپر آیا صفدر کے دونوں ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور کرنل ٹاڈ کی ایک ٹانگ تو سیدھی رہ گئی جب کہ دوسری یکلخت ضرب کھا کر نیچے کو مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا اوپر والا جسم تیزی سے خود بخود نیچے کی طرف جھکا اور صفدر نے اس کی سیدھی ٹانگ پکڑ کر تیزی سے موڑ دی اور دوسرے لمحے وہ لڑکھڑاتا ہوا پوری قوت سے اس کے اوپر جا گرا۔ کرنل ٹاڈ کا جسم مڑنے کی وجہ سے زمین سے ٹکرا کر رُکا ہی تھا کہ صفدر کے اوپر گرنے کی وجہ سے وہ دائرے کی صورت میں ہو گیا یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہوا اور ساتھ ہی بلیک ایجنٹ کرنل ٹاڈ کے حلق سے پہلی بار خوفناک چیخ نکلی۔ مارشل آرٹ کا یہ سب سے مشکل اور خطرناک داؤ تھا۔ جس میں کبھی بھی ایک ماہر آدمی نہیں پھنستا لیکن صفدر نے جس حیرت انگیز پھرتی سے یہ داؤ لگایا تھا۔ وہ واقعی قابل داد تھی۔

کرنل ٹاڈ کی ریڑھ کی ہڈی کے بیک وقت کئی مہرے کڑکڑا کر ٹوٹ گئے اور ساتھ ہی اس کی دائیں ران جو پہلے نیچے گئی تھی کی ہڈی بھی دو

RAFREXO@HOTMAIL.COM

جگہ سے ٹوٹ گئی۔ اور وہ اس طرح فرش پر ڈھیر ہو گیا جیسے گول سی گٹھڑی پڑی ہوتی ہے۔ اور صفدر اس کے اوپر پڑا ہوا بُری طرح ہانپ رہا تھا۔ اس خوفناک داؤ کو لگانے میں واقعی صفدر نے پوری انرجی صرف کر دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نیچے گرنے کے بعد اب اس میں حرکت کرنے کی بھی طاقت نہ رہی تھی۔

"یہ ہوتی ہے مات! ——— دیکھا تنویر! ——— اسے کہتے ہیں مارشل آرٹ۔ یہ مارشل آرٹ کا سب سے مشکل داؤ ہے" ——— عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے ہانپتے ہوئے صفدر کو کھڑی بنتے ہوئے کرنل ٹاڈ کے جسم سے اٹھا کر علیحدہ کر دیا۔

کرنل ٹاڈ کا سانس رُک چکا تھا۔ اور وہ اس خوفناک داؤ میں پھنس کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

"واقعی حیرت انگیز داؤ ہے ——— میں نے اس کے متعلق سُنا ضرور تھا لیکن آج تک اسے لگتا نہ دیکھا تھا ——— ویسے صفدر! ——— تم نے حیرت انگیز پھرتی سے کام لیا ہے ——— میں تو اپنے آپ کو ہی مارشل آرٹ کا ماہر سمجھتا تھا لیکن تم تو واقعی چھپے رستم نکلے یار ——— ویل ڈن" ——— تنویر نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں آگے بڑھ کر صفدر کو سنبھال کر کھڑے ہونے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ویل ڈن یار! ——— مجھے یہ داؤ سکھاؤ گے۔ پلیز" ——— تنویر بے اختیار صفدر سے لپٹ گیا۔

"صفدر! ——— واقعی تم میری توقعات پر پورے اُترے ہو۔ میں

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

جانتا ہوں کہ تم پوری ٹیم میں سب سے زیادہ مارشل آرٹ کے ماہر ہو ——— لیکن جس قدر حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ زخمی ہونے کے باوجود تم نے کیا ہے ——— شائد میں خود بھی ایسا نہ کر سکتا" ——— عمران نے آگے بڑھ کر باقاعدہ صفدر کو تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب! ——— آپ کے یہ الفاظ ہی میرا اصل انعام ہیں" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ جب کہ جولیا صرف عقیدت مندانہ نظروں سے صفدر کو ایک ٹک گھورے جا رہی تھی۔ شائد اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ خاموش اور کم طبع صفدر اس قدر حیرت انگیز لڑاکا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

صفدر کی ٹانگ سے ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کے زخم کا معائنہ کیا۔

" کوئی بات نہیں ——— گولی اندر موجود نہیں ہے صرف زخم ہے۔ جولیا! ——— تم کوئی کپڑا باندھ دو زخم پر ——— اور ہاں صفدر! ——— یہ فارمولا کیسے ملا ——— اور وہ ایک گھنٹے والی بات کیا کر رہے تھے تم" عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔ اور جواب میں صفدر نے جیرم کے ساتھ ہونے والی گفتگو اور پھر اس کے مشین آپریٹ کرنے سے اس فارمولے کے باہر نکلنے تک سارے واقعات مختصر طور پر بتا دیئے جب کہ اس دوران جولیا صفدر کی قمیض کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر اس کے زخم پر باندھنے میں مصروف رہی۔

" اوہ! ——— کہاں ہیں وہ مشینیں" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔ اور صفدر نے راہداری کے آخر میں دروازے کی طرف اشارہ کر دیا۔

RAFREXO@HOTMAIL.COM

" تنویر! ——— تم نعمانی کا پتہ کرو۔ وہ پچھلی راہداری میں رک گیا تھا۔ اور دیکھو کہ لیبارٹری میں کوئی اور آدمی تو نہیں ہے ——— اور جولیا! تم صفدر کو سنبھال کر اس جیپ کی طرف لے چلو ——— میں ابھی آ رہا ہوں" عمران نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور خود دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں جیرم کی لاش پڑی تھی۔

" آؤ صفدر" ——— جولیا نے صفدر کو سہارا دے کر چلنے کیلئے کہا۔

" کوئی بات نہیں مس جولیا! ——— اب میں آسانی سے چل سکتا ہوں" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس طرف کو بڑھ گئے جہاں وہ سرخ رنگ کی بڑی سی ریت پر چلنے والی جیپ موجود تھی۔

" لیبارٹری میں اور کوئی آدمی نہیں ہے ——— ایک کمرے میں البتہ چار آدمی مرے پڑے ہیں ان کے جسموں میں شیشے کی بے شمار کرچیاں گھسی ہوئی ہیں" ——— تھوڑی دیر بعد تنویر اور نعمانی نے واپس آ کر کہا۔

" وہ ڈاکٹر نالسی اور اس کے ساتھی ہیں ——— انہوں نے مجھے تابوت میں بند کر دیا تھا۔ پھر نجانے کس طرح قدرت کو مجھ پر رحم آ گیا اور تابوت پھٹ گیا" ——— صفدر نے جو پچھلی سیٹ پر آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ طویل سانس لے کر رہ گئے کیونکہ دوڑ کر آنے والا عمران تھا۔

" میں نے فارمولا وقتی طور پر محفوظ کر لیا ہے۔ لیکن جلدی کرو۔ ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہے ——— کیونکہ ایک مشین بتا رہی ہے کہ سپیشل فورس یہاں پہنچنے والی ہے۔ شائد کمپیوٹر نے کہیں کوئی اطلاع

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem

دے دی ہے" ـــــ عمران نے اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد جیپ مڑ کر اسی سڑک پر دوڑتی ہوئی کھلے ڈھکن نما حصے سے نکل کر صحرا میں پہنچ گئی۔ چونکہ جیپ مخصوص ساخت کی تھی اس لئے وہ ریت پر اس طرح دوڑ رہی تھی جیسے کوئی کار پختہ سڑک پر دوڑتی ہے۔ عمران نے اس کا رخ اس طرف رکھا تھا جس طرف آرلین قصبہ تھا اور عمران جانتا تھا کہ ڈیسی آسانی سے ان کی واپسی کا بندوبست کر سکتا ہے۔

"اب یہاں سے نکلیں گے کیسے" ـــــ؟ جولیا نے جو عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہم تو شاید نکل جائیں ـــــ لیکن تنویر کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب! ـــــ تنویر کیوں نہیں نکل سکتا" ـــــ؟ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیونکہ مجنوں کا تو اصل ٹھکانہ ہی صحرا ہے۔ اس نے شہروں میں جا کر کیا کرنا ہے۔ کیوں تنویر" ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا اور مڑ کر تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم اپنی فکر کرو۔ میری بات چھوڑو" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے بھلا کیا فکر ہو سکتی ہے۔ میری لیلیٰ تو میرے پاس بیٹھی ہے۔ اب میں تو ساری عمر اسی صحرا میں گذار سکتا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور جولیا کے گھومتے ہوئے ہاتھ سے بچنے کیلئے اس نے تیزی سے سر سٹیئرنگ پر رکھ دیا اور ساتھ ہی جیپ میں قہقہے گونج اٹھے۔

ختم شد

عمران اور فورسٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

بلاسٹرز

مکمل ناول

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ـــــ پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ـــــ جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ـــــ جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز ـــــ جن کی تلاش میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے۔

بلاسٹرز ـــــ جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فورسٹارز ـــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ـــــ جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اتر آیا۔

- کیا عمران اور فورسٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ـــــ یا ـــــ؟
- انتہائی پرخطر جدوجہد ـــــ تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول ـــــ

RAFREXO@HOTMAIL.COM

http://www.esnips.com/web/ImranSeries-MazharKaleem